# عربی محاورات

## مع ترجمہ و تعبیرات

اُسید الحق قادری

# عربی محاورات

اُسید الحق قادری

ناشر
تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات (73)

**ARBI MUHAWRAT**

By : USAIDUL HAQ QADRI

First edition:october 2011

usaidul Haq Qadri

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mahalla,
Budaun-243601 (U.P.) India
Phone : 0091-9358563720



| *Distributor* | *Publisher* |
|---|---|
| **Maktaba Jaam-e-Noor**<br>422, Matia Mahal,<br>Jama Masjid, Delhi-6 | **Tajul Fuhool Academy**<br>Budaun |

# انتساب

اپنے دوست

**شِحات الأزرق منصور الحسيني**

کے نام

جن سے دوستی اس کتاب کی ترتیب کا بہانہ بن گئی

**اسید الحق قادری**

## فہرست مشمولات

# اظہاریہ

ستمبر ۱۹۹۹ء سے جولائی ۲۰۰۴ء تک مَیں بسلسلہ حصول علم قاہرہ (مصر) میں مقیم رہا اور اپنے ظرف کے مطابق تھوڑا بہت علم حاصل کیا، ازہر شریف میں میرے حصول علم کا اصل میدان تو علوم دینیہ بالخصوص علوم قرآن اور تفسیر رہا، مگر اپنے ذاتی ذوق کی بنیاد پر عربی ادب کا بھی کچھ نہ کچھ مطالعہ کرتا رہا، یہ مطالعہ قدیم کلاسیکی ادب، جدید ادب، قدیم وجدید شاعری، اسلامیات اور خالص ادبیات سبھی کو شامل رہا، مَیں نے ایک ڈائری بنالی تھی دوران مطالعہ کوئی شگفتہ جملہ، محاورہ، مثل یا جدید اصطلاح نظر سے گزرتی تو اس کو نوٹ کرتا جاتا تھا تاکہ گفتگو یا تحریر میں ان سے مدد لی جاسکے، دو تین سال کی محنت کے نتیجے میں عربی لکھنے، عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کرنے کی تھوڑی شد بد پیدا ہوگئی۔

۲۰۰۲ء میں ایک اتفاق کے تحت محبّ گرامی شحات الازرق الحسینی سے ملاقات ہوئی ☆ انہوں نے جامعہ ازہر (قاہرہ) کے شعبہ اردو سے اردو میں ایم.اے. کیا تھا، اس کے بعد ''قرۃ العین حیدر کی ناول 'گردش رنگ چمن' میں اردو محاورے کا استعمال'' کے موضوع پر ایم.فل.کی تیاری کررہے تھے، انہیں کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جو اردو اور عربی دونوں زبانوں پر نظر رکھتا ہو، یہ شحات کی محبت اور ان کا حسن ظن تھا کہ انہیں میرے اندر یہ دونوں خوبیاں نظر آگئیں، حالانکہ من آنم کہ من دانم

بہرحال ان سے ربط ضبط بڑھا تو انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ قرۃ العین حیدر کے ناول ''گردش رنگ چمن'' میں اردو محاورات کی نشاندہی کرکے ان کو عربی میں منتقل کردوں، زبان وادب کی رو سے چونکہ یہ چیز خود میرے لیے بہت مفید تھی اس لیے میں نے منظور کرلیا اور کام

☆ یہ حسینی سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، مصر کے مشہور تاریخی شہر الاقصر کے مضافات میں ایک گاؤں نجع الضمان کے رہنے والے ہیں۔

شروع کر دیا، پہلے تقریباً چھ سات سو صفحات کا ناول پڑھا اور اس میں اردو محاورات پر نشان لگاتا گیا، پھر ان محاورات کو عربی میں منتقل کیا☆ اس عمل کے دوران محاورات کے ترجمے کی دشواری اور نزاکت کا احساس ہوا، مگر اس کے نتیجے میں خود مجھے دونوں زبانوں کے محاورات کی اچھی خاصی شد بد ہوگئی، اور دونوں زبانوں کے محاورات کا ایک معتد بہ ذخیرہ بھی جمع ہوگیا، یہیں سے خیال پیدا ہوا کہ اپنی اس محنت کا حاصل مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تاکہ بعد میں آنے والے طلبہ کو ترجمے کی ان دشواریوں کا سامنا نہ ہو جن سے میں گزرا ہوں۔

دعائیں دیں مرے بعد آنے والے میری وحشت کو
بہت کانٹے نکل آئے مرے ہمراہ منزل سے

شحات الازرق جن کے لیے یہ "جوئے شیر" لائی گئی تھی انہوں نے بھی اصرار کیا، ان کا کہنا تھا کہ یہ کتاب ہندوستانی طلبہ کے لیے تو مفید ہوگی ہی، ان مصری طلبہ کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوگی جو اردو زبان کی تحصیل کر رہے ہیں، اسی دوران جامعہ ازہر میں شعبہ اردو کے استاذ ڈاکٹر ابراہیم صاحب سے ملاقات ہوئی، مَیں نے ان کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے بھی اس کام کی اہمیت کا اندازہ کر کے حوصلہ افزائی کی، چنانچہ میں نے کام شروع کیا اور دوران قیام مصر ہی یہ کام ۲۰۰۴ء کے ابتدائی مہینوں میں پایہ تکمیل کو پہنچا، کتاب مکمل کرنے کے بعد نظر ثانی اور اصلاح کے لیے ڈاکٹر ابراہیم صاحب کے حوالے کر دی ☆☆ ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے کتاب پر نظر ثانی کی اور کئی جگہ اصلاحات کیں، کچھ عربی مثالوں کا اضافہ بھی کیا۔ اس کے بعد ارادہ تھا کہ کتاب پر ایک مبسوط مقدمہ لکھ کر جلد اس کو شائع کر دیا جائے گا، مقدمہ کے نکات اور کچھ حصہ میں نے لکھ بھی لیا تھا کہ اسی دوران جون ۲۰۰۴ء میں میرا تربیت افتا کا کورس مکمل ہوگیا اور ۳۱/ جولائی ۲۰۰۴ء کو مَیں انڈیا واپس آ گیا۔

---

☆ اس کام کے دوران دو مرتبہ ان کے گاؤں نجع الضمان جانے اور ہفتہ عشرہ وہاں قیام کرنے کا بھی اتفاق ہوا، یہ گاؤں قاہرہ سے کم وبیش ایک ہزار کلومیٹر دور ہے، یہاں دوران قیام مصر کی دیہی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جنوب مصر کی دیہاتی زبان اور اس کے محاورات وتعبیرات سے بھی واقفیت ہوئی۔

☆☆ عربی تو ڈاکٹر موصوف کی مادری زبان ہے، لیکن اردو پر بھی اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں، شستہ اردو لکھتے بھی ہیں اور اردو میں بے تکلف گفتگو بھی کرتے ہیں، اردو زبان کی تحصیل کے لیے انہوں نے چند برس پاکستان میں گزارے ہیں۔

مصر کے دوران قیام مَیں نے ''عربی اور اردو محاورات کا تقابلی جائزہ'' کے عنوان سے ایک مضمون قلم بند کیا تھا، جو ماہنامہ جام نور دہلی شمارہ جولائی ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا، مضمون میں مَیں نے کتاب کا ذکر بھی کر دیا تھا کہ یہ کتاب عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے، خیال تھا کہ ہندوستان آ کر چند ماہ میں کام مکمل کر کے کتاب پریس کے حوالے کر دوں گا، مگر یہاں آ کر دوسری مصروفیات اس طرح دامن گیر ہوئیں کہ اس کتاب کی اشاعت میں تاخیر ہوتی چلی گئی، جن لوگوں بالخصوص طلبہ نے جام نور میں میرا مضمون پڑھا تھا ان کی طرف سے کتاب کی اشاعت کے تقاضے بھی ہوتے رہے، مگر نامعلوم وجوہ سے اس کتاب کا کام التواہی میں رہا، گو کہ اس ۶/سال کی مدت میں ۲۵/سے زیادہ کتب ورسائل کی تالیف، ترتیب، ترجمہ، تحقیق اور تخریج کا کام ہوا مگر پتا نہیں کیوں اس کتاب پر توجہ کرنے کی نوبت نہیں آئی، یہ تاخیر کچھ اتنی غیر معمولی تھی کہ بعض احباب نے یہ ''حسن ظن'' فرمالیا کہ اس قسم کی کسی کتاب کا ''وجودِ ذہنی'' ہوتو ہو مگر خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اس سال رمضان (۱۴۳۲ھ/ اگست ۲۰۱۱ء) میں اس کتاب پر توجہ کرنے کا موقع ملا، پہلے میں نے محاوروں کی صرف عربی مثالیں لکھی تھیں، مدرسہ قادریہ بدایوں کے بعض طلبہ کی خواہش پر ان مثالوں کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے، واقعی یہ ضروری تھا، اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے، مقدمہ از سر نو لکھا ہے، اس میں حتی الامکان محاورات پر مختلف جہتوں سے تفصیلی بحث کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن پھر بھی بعض مباحث کے اضافے کی گنجائش سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔

عربی اور اردو دونوں زبانیں گونا گوں اور متنوع المعنی محاورات اور تعبیرات سے مالا مال ہیں، زیر نظر کتاب میں موجود محاورات کی تعداد ''مشتے نمونہ از خروارے'' (جس کو عربی محاورے میں غَيْضٌ مِنْ فَيْضٍ کہتے ہیں) سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی، یہ کتاب غالباً اس سلسلے کا نقش اول ہے، ابھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش باقی ہے نیز اس کتاب میں بھی حذف واضافہ اور اصلاح وترمیم کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

میں یہاں خصوصیت سے ان چند حضرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے کسی نہ کسی پہلو سے

کتاب کی ترتیب میں تعاون کیا ہے۔

شحات الازرق جو اس کتاب کی ترتیب کے اصل محرک ہیں، میرے بے تکلف دوست اور کرم فرما ہیں، درحقیقت یہ کتاب انہیں کی خاطر لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم (صدر شعبہ اردو، جامعہ ازہر مصر) نے کتاب کو بنظر غائر دیکھا اور ضروری اصلاحات وترمیمات سے نوازا۔ ڈاکٹر عصام ابوغربیہ سے تربیت افتا کے کورس کے دوران مَیں نے عربی ادب وانشا میں کافی استفادہ کیا ہے، انہیں اردو تو نہیں آتی لیکن کتاب کے محاورات اور عربی مثالوں کو انھوں نے دیکھا اور کتاب پر تقریظ لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ محترم ڈاکٹر مصطفیٰ شریف صاحب اور مخدومی ڈاکٹر علیم اشرف جائسی صاحب کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود کتاب پر نظر فرمائی، بعض جگہ اصلاح کی اور مفید مشوروں سے نوازا، نیز اپنے تاثرات لکھ کر اس کتاب کو درجہ استناد عطا فرمادیا۔ ان دونوں حضرات نے کتاب کے مرتب کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اُس کو مَیں اِن بڑوں کی اپنے چھوٹوں پر شفقت سمجھتا ہوں۔

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں کے طلبہ عزیزم حافظ عبدالعلیم قادری اور عزیزی حافظ امیر رضا قادری نے کتاب کی پروف ریڈنگ میں بڑی محنت کی ہے، رب قدیر ومقتدر انہیں علم نافع کی دولت سے نوازے اور دارین کی برکات عطا فرمائے۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ عربی تو بہر حال میری مادری زبان نہیں ہے، اردو جو مادری زبان ہے اس میں بھی کسی قسم کی ہمہ دانی کا دعویٰ نہیں رکھتا ہوں، کتاب میں اگر کوئی کام کی بات ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جو غلطیاں ہیں وہ سب میری کم علمی کا نتیجہ ہیں، اگر اس کتاب سے کسی طالب علم کو کوئی فائدہ پہنچے تو کتاب کے مرتب کے لیے دعائے خیر کرے اور اہل علم وادب سے گزارش ہے کہ اگر ترتیب، ترجمہ یا تعبیر میں کہیں کوئی غلطی دیکھیں تو اپنی نجی محفلوں میں مذاق اڑانے کی بجائے مرتب کو مطلع کر کے مخلصانہ علمی تعاون فرمائیں۔

**ربنا لاتؤاخذنا إن نسينا أو أخطئنا**

اسید الحق قادری بدایونی — ۹/ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ

خانقاہ قادریہ، بدایوں — ۸/ اکتوبر ۲۰۱۱ء

# تقریظ☆

ڈاکٹرابراہیم محمدابراہیم
صدرشعبہ اردو،جامعہ ازہر،مصر

**الحمد لله وحده،والصلاة والسلام على من لا نبي بعده**

**أما بعد:**

یہ اپنی نوعیت کی نئی اور اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے،جس میں قابل قدر تعداد میں عربی محاورات جمع کر دیے گئے ہیں،ان کے ساتھ ساتھ کہیں ان کا متبادل اردو محاورہ اور بعض جگہ ان کی تشریح کی گئی ہے،ان عربی محاورات کے ساتھ عربی جملے بھی دے دیے گئے ہیں جو ان محاورات کے استعمال کا طریقہ اور ان کا معنی مراد واضح کررہے ہیں۔جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ بڑی اہم کتاب ہے،خاص کر ان غیر عرب لوگوں کے لیے جو عربی سیکھ رہے ہیں،غالباً اس سے پہلے کسی کو اس قسم کی کتاب کا خیال نہیں آیا،اگر چہ یہ مواد مختلف کتابوں اور مقالات میں بکھرا ہوا موجود تھا،لیکن ایک کتاب میں اس کو منظّم و مرتب شکل میں سلیقے سے جمع کرنا یقیناً ایسا کارنامہ ہے جس کے لیے مؤلف کی ستائش کی جانی چاہیے۔

محاورات کسی بھی زبان میں ایک اہم اور دقیق وسیلہ اظہار ہے،اس کی اہمیت تو اس حیثیت سے ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم اپنی بات کو مزید پُر اثر اور خوبصورت بنا سکتے ہیں اور محاورے کے ذریعے ہم ایسی طوالت سے مستغنی ہوجاتے ہیں جو قاری یا سامع کو اکتاہٹ کا شکار کردیتی ہے،بشرطیکہ ہم محاورے کا استعمال خوبصورتی کے ساتھ کریں اور محاورے کو استعمال کرنے میں ہم تکلف سے گریز کریں۔

---

☆تقریظ کا اصل عربی متن کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

محاورے کی نزاکت اور دقت اس جہت سے ہے کہ محاورہ دو معنی کا احتمال رکھتا ہے ایک معنی حقیقی یا معنی قریب، جو خارجی طور پر محاورے کے الفاظ کو لاحق ہوتا ہے، اس معنی حقیقی یا معنی قریب کو ہر وہ شخص بہ آسانی سمجھ سکتا ہے جو اس زبان سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتا ہو، لیکن یہ معنی اس محاورے سے مقصود نہیں ہوتا۔ دوسرے محاورے کا وہ معنی جو معنی مجازی یا معنی بعید ہوتا ہے اور یہ معنی داخلی طور پر محاورے میں ہوتا ہے، یہی معنی دراصل محاورے کا مقصود و مراد ہوتا ہے، اس معنی کو اہل زبان ادبی یا لغوی شعور کے ذریعے سمجھ لیتے ہیں، جب کہ غیر اہل زبان اس معنی کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک اس زبان کا گہرا مطالعہ نہ کر لیں یا اہل زبان کے ساتھ کچھ وقت نہ گزار لیں، محاورے کے معنی حقیقی اور معنی مجازی کو ایک باریک ڈور مربوط کرتی ہے جو ان دونوں کے درمیان ایک قدر مشترک کو جنم دیتی ہے۔ محاورے کے استعمال کی باریکی اور دقت اسی میں پوشیدہ ہے، اس لیے کہ محاورے کے استعمال میں ذرا سی غلطی محاورے کے معنی کو کبھی کبھی سر تا پا بدل کر رکھ دیتی ہے، اور جس اسلوب کو قوی اور خوبصورت بنانے کے لیے ہم محاورے کو لائے تھے وہ اس غلطی سے مضبوط ہونے کی بجائے اور کمزور ہو جاتا ہے۔

یہیں سے ہم زیر نظر کام (کتاب) کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں، اردو والے جو عربی پڑھ رہے ہیں ان کے لیے بھی اور وہ اہل عرب جو اردو پڑھ رہے ہیں ان کے لیے بھی، اسی طرح ہم اس بات کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں کہ مؤلف کتاب برادرم اسید الحق محمد عاصم قادری نے ان عربی محاورات کی جمع و ترتیب، تہذیب و ترجمہ، شرح اور مثالوں کے سلسلے میں کس قدر محنت صرف کی ہے، اسی لیے یہ میری سعادت ہے کہ مؤلف نے مجھ سے کتاب پر نظر ثانی کرنے اور اس پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی، اولاً تو اس لیے کہ کتاب کا موضوع اہم ہے دوسرے یہ کہ وہ غیر عرب جو عربی سیکھ رہے ہیں ان کو ایسی کتاب کی ضرورت بھی تھی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کام میں جتنی محنت صرف کی گئی ہے اللہ اس کو اتنا ہی مفید بنائے۔

یہ بھی میری سعادت ہی ہے کہ مجھے مؤلف کتاب برادر عزیز اسید الحق محمد عاصم قادری سے تعارف حاصل ہوا، جو اتر پردیش کے ایک شہر بدایوں سے نسبت رکھتے ہیں، اس شہر نے بے شمار علما، شعرا اور ادبا پیدا کیے ہیں جن پر برصغیر ہند و پاک کے لوگ بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔ ہم امید

کرتے ہیں کہ اسید الحق بھی انہیں علما کی صف میں شامل ہوں گے۔ خاص کر جب کہ انہوں نے جامعہ ازہر شریف میں کلیہ اصول الدین کے شعبہ تفسیر سے فراغت حاصل کی ہے، اور پھر کامل ایک سال گہرا مطالعہ کرنے کے بعد مصری دارالافتا سے اجازت افتا بھی حاصل کی ہے۔

غالباً اسید الحق کا شمار قابل ذکر شعرائے بدایوں میں بھی ہوتا ہے، کیوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ شعر بھی کہتے ہیں، ان کا تعلق اس صوبے سے ہے جس کے لیے اردو مادری زبان کا درجہ رکھتی ہے یعنی اتر پردیش سے، اگر چہ میں نے اب تک موصوف کی شاعری کا مطالعہ نہیں کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا ان سے تعارف ابھی حال ہی میں ہوا ہے، یہ تعارف میرے عزیز ترین پاکستانی دوست حافظ محمد منیر کے ذریعے ہوا جنہوں نے ابھی حال ہی میں جامعۃ الدوَل العربیۃ قاہرہ کے معہد البحوث والدراسات العربیۃ سے ایم فل.کی ڈگری حاصل کی ہے۔

آخر میں مؤلف کتاب کے لیے نیک خواہشات اور تمام ہندوستانی مسلمانوں کے لیے سلام وتحیت۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم
صدر شعبہ اردو، فیکلٹی آف ہیومنٹیز،
جامعہ الازہر (شعبہ نسواں) قاہرہ

جولائی ۲۰۰۴ء

# تقریظ☆

ڈاکٹر عصام ابوغربیہ
پروفیسر: قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ مصر

**الحمد لله رب العالمین حمدا دائما طیبا مبارکا فیه ملء السموات وملء الأرض وما بینهما کما ینبغي لجلال وجهه وعظیم سلطانه، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد وعلی آله وأصحابه ومن والاه.**

**وبعد:**

پیش نظر کتاب بڑی اہم اور مفید کتاب ہے، اس میں مؤلف نے بڑی تعداد میں عربی محاورات جمع کر دیے ہیں اور بڑی کامیابی سے ان کو اردو میں منتقل کیا ہے، یقیناً مؤلف نے بیش قیمت جواہر پیش کیے ہیں، ان محاورات کو جمع کرنے، ترتیب دینے، سمجھنے اور پھر ان کو اردو میں منتقل کرنے میں مؤلف نے بڑی محنت کی ہے، حالانکہ ترجمہ کرنے میں بڑی دشواریاں اور نزاکتیں ہوتی ہیں۔

مؤلف کتاب برادرم اسید الحق محمد عاصم قادری دارالافتا (قاہرہ) میں عربی زبان وادب کی تحصیل کے لیے میرے درس میں شریک ہوئے ہیں تاکہ فہم قرآن میں یہ معاون ہو سکے، میں جو کچھ نحو وصرف اور لغت وانشا کے درس دیا کرتا تھا اس سے انہوں نے بخوبی استفادہ کیا، یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لیے عظیم فائدہ ہے جو علوم اسلامیہ کی درس وتدریس میں مشغول ہو۔

اسید الحق سے روابط وتعلقات کے دوران میں نے ان کے اندر علم نافع کی تحصیل کے لیے

---

☆ تقریظ کا اصل عربی متن کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

بڑا شوق وجذبہ دیکھا، یہی ان لوگوں کا طریقہ ہے جو علوم تفسیر، حدیث اور فقہ کو اس جذبہ کے تحت حاصل کرتے ہیں کہ ان کی صلاحیتیں کامل ہوں، مطالعہ وسیع ہو اور غلطیاں کم ہوں۔

میں برادرم اسید الحق کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کی یہ کتاب ایک بہترین نقطۂ آغاز ثابت ہو ،ان سے اور ان کے علم سے ہمیشہ اور ہر جگہ فائدہ اٹھایا جاتا رہے۔

نیک خواہشات اور دعاؤں کے ساتھ

۲۸؍جولائی ۲۰۰۴ء

عصام عید فہمی ابو غربیہ
استاذ شعبہ نحو، صرف، عروض
کلیہ ''دار العلوم'' جامعہ قاہرہ

☆☆☆

# تقریظ

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف
صدر شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

**بسم الله الرحمن الرحيم**

**الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين و على آله الطيبين الطاهرين وصحبه الأكرمين أجمعين.**

وبعد:

قرآن کریم اور حدیث نبوی علی صاحبه الصلاة والسلام عربی ادب کے دو اساسی اور اصلی مصادر ہیں، عربی ادب خواہ قدیم ہو یا جدید ان دو عظیم مصادر کا ہمیشہ مرہون منت رہے گا، کیوں کہ ان مصادر نے نہ صرف یہ کہ عربی ادب کو اپنی فصاحت و بلاغت سے سرفراز کیا بلکہ اس کے معمولی اور عام کلمات کو بھی عظیم القدر اور واجب التعظیم بنادیا، قرآن کریم کے صرف ایک کلمے پر غور کرنے سے پتہ چلے گا کہ ہمارا یہ دعوی کتنا سچا ہے:

جاہلی دور میں ''قَابَ قَوْسَيْنِ'' ایک معمولی نوعیت کا کلمہ تھا، جس کو جنگ ختم کرنے اور متحارب فریقین میں صلح کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، لیکن قرآن مجید نے اس کا مرتبہ اتنا اونچا کردیا کہ ''قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى'' سنتے ہی ہمارے سر عقیدت سے جھک جاتے ہیں کیوں کہ یہ قرآنی کلمہ عرش عظیم پر محبوب و محبّ کے قرب کو بتارہا ہے۔

کسی بھی زبان کے محاورات کے سلسلے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ ان میں عموماً مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں اگر حقیقی معنی لیے جائیں تو ان کی روح ہی ختم ہوجائے گی، اکثر مترجمین

مطالعہ کی کمی یا محاورات کی عدم معرفت کی وجہ سے فاش غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں اور جب معاملہ کلام الٰہی یا حدیث رسول ﷺ کا ہوتا ہے تو اس کی نزاکت اور بھی بڑھ جاتی ہے، حال ہی میں ایک اسکالر نے ''أصابتہ الجروح البلیغة'' کا ترجمہ He received eloquent injuries کیا تھا کیوں کہ ان کے سامنے بلیغ کے معنی صرف eloquent ہی کے تھے۔اسی طرح ایک مترجم نے قرآن کریم کی آیت شریف ''وَرَفَعَ سَمْکَھا'' کا ترجمہ He lifted its fish کیا تھا، جب کہ ''سَمْك'' اور ''سَمَك'' کے معنی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

عالمگیریت (globalization) کے دور میں ترجمے کی بڑی اہمیت ہے، ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مترجم دونوں زبانوں (جس سے ترجمہ کیا جارہا ہے source language اور جس میں ترجمہ کیا جارہا ہے Target language) کا ماہر ہو اور ہر دو زبان کی تعبیرات ومحاورات کا کامل درک رکھتا ہو، ظاہر ہے کہ یہ درک قیل وقال سے نہیں بلکہ ہر دو زبان کے گہرے مطالعے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

زیر نظر کتاب ایک ایسے ہی عالم کے نوک قلم سے معرض وجود میں آئی ہے جو الحمدللہ بہ یک وقت دونوں زبانوں پر گہری نظر رکھتے ہیں، مزید یہ کہ وہ صوفی بھی ہیں عالم بھی، ادیب بھی ہیں ناقد بھی، مترجم بھی ہیں مؤلف بھی، اور ماہر لسانیات بھی، اردو نے تو انہیں کے خانوادوں میں انگڑائیاں لی ہیں، عربی ادب کی آخری پناہ گاہ (جامع ازہر) میں ان کا قیام اور وہاں کے عبقری اساتذہ سے ان کا استفادہ اس پر مستزاد۔

مولانا موصوف سے میری پہلی ملاقات شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ میں ہوئی، نورانی متبسم چہرہ اور انداز تکلم ان کی خاندانی اور ذاتی علمی وجاہت کی گواہی دے رہا تھا، عربی زبان اور بالخصوص محاورات کے سلسلے میں ان کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ وہ صرف اسید الحق ہی نہیں بلکہ ''اسد الادب'' بھی ہیں اللھم زد فزد

مصری اساتذہ کی تقریظ کے بعد اِس ہندستانی طالب علم کی تقریظ کی چنداں ضرورت نہیں تھی، لیکن مولانا اسید صاحب کی خواہش تھی کہ بحیثیت خادم عربی مَیں بھی کتاب پر اظہار رائے کروں، لہٰذا چند سطور عرض کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

یہ عاجز مولانا کی خدمت میں اس نادر کتاب کی تالیف پر ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہے مگر ساتھ ہی شکوہ وشکایت کی بھی اجازت چاہتا ہے، تہنیت تو اس لیے کہ مولانا موصوف نے عوام وخواص دونوں کے لیے یہ عمدہ کتاب ترتیب دی، اور شکوہ وشکایت اس پر کہ مولانا نے اپنے خاندانی عثمانی جود وسخا کے باوجود اس کتاب میں نہایت بخل سے کام لیا، کاش اس میں مزید محاورات وتعبیرات شامل ہوتے تو اس کتاب کی اہمیت اور بڑھ جاتی۔

کتاب میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں نظر سے گزریں، مجھے امید ہے کہ پروف ریڈنگ کے دوران ان غلطیوں کو دور کرلیا جائے گا۔☆

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مولانا محترم کی اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے، اور ان کے علمی فیضان کو جاری وساری رکھے، آمین بحق سید المرسلین وبحق طٰہٰ ویٰسین

۵/اکتوبر ۲۰۱۱ء

خادم لغة القرآن الكريم

**محمد مصطفیٰ شریف**

پروفیسر وصدر شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

ڈائرکٹر: دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد

☆☆☆

☆ ڈاکٹر صاحب کے توجہ دلانے پر پروف ریڈنگ پر خاص توجہ کی گئی ہے اور حتی الامکان کتابت کی غلطیاں درست کرلی گئی ہیں۔ (مرتب)

# مقدمہ

## عربی اور اردو محاورات: تحقیق و تجزیہ

کسی بھی زبان کے منظوم و منثور ادب میں محاوروں کی لسانی، تہذیبی اور اسلوبی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لسانیات بالخصوص ادبیات کے باب میں محاورے کی ہمہ گیریت کا اندازہ محض اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کسی زبان سے اس کے محاورات الگ کر لیے جائیں تو جو کچھ باقی بچے گا وہ شاید ایک بے روح جسم کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔ محاورہ اپنی ہیئت ترکیبی اور معنوی گہرائی کے اعتبار سے زبان کی ایک خوبصورت فنی پیداوار ہوتا ہے۔ عام طور پر محاورہ تشبیہ، استعارہ اور کنایہ جیسی اصناف بلاغت کے حسین امتزاج سے تشکیل پاتا ہے اور عوام و خواص کا بے تکلف اور برجستہ استعمال اس کی فصاحت، بلاغت، ہمہ گیریت اور مقبولیت پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ سید محمد محمود اکبر آبادی محاورے کی ہمہ گیریت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> بیان کے اسالیب میں محاورہ سب سے ہمہ گیر، بار آور اور مفید اسلوب ہے، شکل اور صورت کے اعتبار سے بھی محاورہ زبان کی ایک حسین فنی پیدا وار ہے، کب بننا شروع ہوتا ہے اور کب بن چکتا ہے یہ ایک دقیق لسانی بحث ہے اور زبان پیدا ہونے کی وسیع تر بحث کی ایک شاخ ہے، محاورے کے وجود میں آنے کے اسباب اور منازل حیات و ارتقا کا پتا چلا لینا، مفرد الفاظ کے وجود کی تحقیق سے زیادہ دشوار ہے اور لسانیات کے علاوہ معاشرت کی تاریخ سے بھی متعلق ہے(۱)

---

۱۔ اردو زبان اور اسالیب: ج۱/ص ۱۹۸، بحوالہ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۴۷/۴۸۔

یہاں ہم اردو اور عربی دونوں زبانوں کے محاورات کی تعریف و تفہیم، ان کے لفظی اور معنوی حدود اربعہ، ان محاورات کے تاریخی، تہذیبی اور سماجی پس منظر، دونوں زبانوں کے محاورات کا تقابل و تجزیہ اور ایک زبان سے دوسری زبان میں ان کے ترجمے کی مشکلات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

**اردو محاورے کی تعریف و تفہیم:** اردو کے علمائے ادب محاورے کی کسی جامع و مانع تعریف پر متفق نظر نہیں آتے، اس سلسلے میں مختلف لوگوں نے مختلف تعریفات پیش کی ہیں جو باہم متعارض و متضاد ہیں، ان تعریفات میں ہمیں ڈاکٹر یونس اگاسکر کی پیش کردہ تعریف کسی حد تک جامع اور مکمل نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> صوری اعتبار سے محاورہ الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے لغوی معنی کی بجائے ایک قرار یافتہ معنی نکلتے ہوں، محاورے میں عموماً علامت مصدر ''نا'' لگتی ہے جیسے آب آب ہونا، دل ٹوٹنا، خوشی سے پھولے نہ سمانا، محاورہ جب جملے میں استعمال ہوتا ہے تو علامت مصدر ''نا'' کی بجائے فعل کی وہ صورت آتی ہے جو گرامر کے اعتبار سے موزوں ہوتی ہے جیسے دل ٹوٹ گیا، دل ٹوٹ جاتے ہیں، دل ٹوٹ جائے گا وغیرہ (۱)۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی اس تعریف میں چند نکات قابل توجہ ہیں:

۱۔ محاورے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ''الفاظ کا مجموعہ'' ہو، یعنی محاورہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہوتا ہے، گویا محاورہ یک لفظی نہیں ہوسکتا۔

۲۔ محاورے میں الفاظ کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ مجازی معنی مراد ہوتے ہیں، مثال کے طور پر ''جھاڑو پھیرنا'' کا حقیقی معنی ہے کسی فرش پر جھاڑو لگانا، مگر مجازی معنی یہ ہے کہ کسی چور نے چوری کی اور ایسی چوری کی کہ کچھ بھی نہیں چھوڑا تو کہا جائے گا کہ ''چور نے فلاں کے مکان میں جھاڑو پھیر دی''، اسی طرح ''کان بھرنا'' کا حقیقی معنی ہے کہ کسی کے کان میں کوئی چیز بھرنا، مگر یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کسی کو کسی دوسرے کی طرف سے بھڑکا دے، متنفر کر دے، برگشتہ کر دے۔

---

۱۔ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی ولسانی پہلو، ص: ۴۵۔

۳۔محاورے میں عموماً علامت مصدر ''نا'' ہوتی ہے، جو فعل کی مختلف حالتوں میں حسب موقع بدلتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی اس تعریف میں محاورے کے لیے علامت مصدر ''نا'' کو ضروری قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ ''عموماً'' کہہ کر نکلنے کا ایک راستہ کھلا رکھا گیا ہے، ہمارے خیال میں یہ درست بھی ہے، کیوں کہ اگر محاورے کو علامت مصدر ''نا'' کے ساتھ مشروط کر دیا جائے تو پھر خواب خرگوش، ٹیڑھی کھیر، مجذوب کی بڑ، مگر مچھ کے آنسو وغیرہ کو محاورے سے خارج کرنا ہوگا، جب کہ ان پر ضرب المثل کی تعریف بھی صادق نہیں آتی۔

اردو کے مشہور عالم پنڈت برج موہن دتا تریہ کیفی نے بھی تقریباً محاورے کی وہی تعریف کی ہے جو یونس اگاسکر نے کی ہے البتہ پنڈت کیفی نے علامت مصدر والی قید نہیں لگائی ہے، لکھتے ہیں:

> وہ کلام جس کے لفظ اپنے معنی غیر موضوع لہ میں استعمال ہوتے ہوں، محاورہ ہے۔ محاورہ کم سے کم دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے۔ محاورہ قواعد کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اکثر محاوروں کی بنیاد استعارے پر ہوتی ہے درست نہیں معلوم ہوتا، استعارے کی جگہ تمثیل کہا جائے تو مضائقہ نہیں (۱)۔

پھر ''خاص احتیاط'' کے عنوان سے محاورے کے بارے میں چند اہم باتیں لکھی ہیں:

> محاورہ کسی قسم کے تصرف یعنی کمی بیشی یا تغیر کی مداخلت کو برداشت نہیں کرتا، محاورہ جوں کا توں اور قطعاً مناسب محل پر استعمال ہونا چاہیے (۲)

کچھ مثالیں دینے کے بعد لکھتے ہیں:

> محاورہ اپنے تعینات اور معنی میں مکمل ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کی بھی مداخلت ناجائز ہے (۳)

---

۱۔ کیفیہ: ص ۱۳۴

۲۔ مرجع سابق: ۱۳۵

۳۔ مرجع سابق، نفس صفحہ

اس تعریف کے بعد کیفی نے محاوروں کی جو فہرست دی ہے اس میں وہ خود اپنی کی ہوئی تعریف پر قائم نہ رہ سکے، تعریف میں انہوں نے قید لگائی تھی کہ ''محاورہ کم سے کم دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے'' مگر اپنی پیش کردہ محاوروں کی فہرست میں انہوں نے گہنانا، کھٹر اگ، لہرا، لہرانا اور بکٹٹ کو بھی شامل کر لیا ہے جو ظاہر ہے کہ دو کلموں سے مرکب نہیں ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اس فہرست میں بہت سے ایسے جملوں کو بھی شامل کر لیا ہے جو ہمارے خیال میں ضرب المثل ہیں، مثال کے طور پر ان جملوں پر غور کریں۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال ہی بھول گیا، دودھیل گائے کی لاتیں بھی سہہ لی جاتی ہیں، گدھا پیٹے گھوڑا نہیں بنتا، ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں، آم کے آم گٹھلیوں کے دام، خربوزے سے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، گھی کہاں گیا کھچڑی میں، سو سنہار کی ایک لوہار کی، سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا، دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا، کھسیانی بلی کھمبا نوچے، یہ تمام جملے ضرب المثل کی فہرست میں شامل ہونا چاہیے۔

اردو محاورے کے بارے میں پنڈت کیفی نے ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ:

> اردو میں محاورے کا ذخیرہ شاید تمام زبانوں سے زیادہ ہے، یہی نہیں کہ محاورے ہماری زبان میں سب سے زیادہ ہیں بلکہ ان کی نوعیتیں گونا گوں ہیں، یہ افراط اور تنوع دوسری زبانوں میں نہیں پایا جاتا (۱)۔

ممکن ہے کہ پنڈت کیفی کی یہ بات اور زبانوں کے بارے میں درست ہو لیکن جہاں تک عربی زبان کا سوال ہے تو اس کے مقابلے میں اردو محاورے کی یہ وسعت تسلیم نہیں کی جا سکتی، راقم کو دونوں زبانوں کی تھوڑی بہت شد بد ہے اس کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

عربی میں محاوروں کی گونا گوں نوعیتیں، معنوی تنوع، کثرت و افراط وغیرہ کا اردو والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔

پروفیسر نعمان ناصر اعوان نے محاورے کی جو تعریف کی ہے وہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی پیش کردہ تعریف سے کافی مماثلت رکھتی ہے، محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

۱۔ کیفیہ: ص ۱۳۴

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جو مصدر سے مل کر اور اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی میں بولا جائے۔ مثلاً: دھوکا کھانا، غم کھانا وغیرہ یہاں کھانا کے معنی نہیں بلکہ مجازی معنی ہیں(۱)۔

کچھ اور مثالیں دے کر لکھتے ہیں:

محاورے کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لیا جاتا ہے، لیکن محاورے میں کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہیں ہے۔ مثلاً ''سر سہارا رہنا'' محاورہ ہے، اس کی بجائے ''سر پر سہارا رہنا'' نہیں کہیں گے(۲)

مگر انہوں نے بھی اپنی پیش کردہ فہرست محاورات میں رنجھنا، کڑھنا، سٹپٹانا، سہارنا، دھتکارنا، گڑگڑانا اور چلبلانا کو شامل کر کے خود ہی اپنی تعریف سے انحراف کر لیا ہے کیوں کہ مذکورہ مثالیں دو لفظی نہیں بلکہ یک لفظی ہیں، دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر اگاسکر نے محاورے کے لیے عموماً علامت مصدر ''نا'' کی قید لگائی تھی، اسی طرح پروفیسر نعمان نے ''جو مصدر سے مل کر اور اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی میں بولا جائے'' کی قید لگائی ہے، ساتھ ہی انہوں نے محاورے کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لینے کی بات بھی کی ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب محاورات میں بہت سے ایسے جملے درج کیے ہیں جن پر محاورے کی یہ تعریف صادق نہیں آتی، مثلاً انہوں نے مندرجہ ذیل جملوں کو محاورے میں شمار کیا ہے: ذرا سیکھ کر بجایے گا، ذرا عقل کے ناخن لو، ذرا ہوش میں آؤ، زمین سخت آسمان دور، سر جھاڑ منھ پہاڑ، صبح گئے سلامت آئے، صورت نہیں دیکھی، ظاہر اور باطن اور، فرشتے نے گھر دیکھ لیا ہے، قبلے کی طرف باوضو بیٹھا ہوں، گیہوں کی بالی نہیں دیکھی، یہیں سے سلام کرتے ہیں، یہ اور ہوئی، یہ باتیں ہیں، وغیرہ یہ جملے نہ ہی مصدر سے ملنے کے محتاج ہیں اور نہ ہی ان کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لیا جاتا ہے، یہ عبارت میں جوں کے توں استعمال ہوتے ہیں اور عبارت میں الگ سے پہچان لیے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ پروفیسر نعمان نے بھی پنڈت کیفی کی

---

۱۔ ہمارے محاورے: ص ۶

۲۔ مرجع سابق، نفس صفحہ

طرح محاوروں کی فہرست میں بہت سے ایسے جملوں کو شامل کر لیا ہے جو ضرب المثل کہلائے جانے کے مستحق ہیں مثلاً ایک تو کریلا دوسرا نیم چڑھا، ظاہر رحمٰن کا باطن شیطان کا، قبر پر قبر نہیں بنتی، گاتے گاتے آدمی کلاونت ہو جاتا ہے، نادان کی دوستی جی کا زیاں، وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے، وغیرہ، دوسری طرف انہوں نے ضرب الامثال کی جو فہرست دی ہے اس میں ''بھینس کے آگے بین بجانا'' جیسے کئی محاورات شامل کر لیے ہیں۔

اب تک محاورے کی جو تعریفات مذکور ہوئیں ان میں محاورے کے لیے کم از کم دو الفاظ سے مرکب ہونے کی قید لگائی گئی تھی، مگر سید منظور الحسن نے گلزار انشا میں اس قید کو ضروری نہیں سمجھا، لکھتے ہیں:

> جب ایک یا کئی لفظ آپس میں مل کر اپنے اصلی معنی میں نہیں بولے جاتے بلکہ اور دوسرے معنی میں بولے جاتے ہیں تو اسے محاورہ کہتے ہیں (۱)

آگے لکھتے ہیں:

> محاورے کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ محاورے کے معنی اور اصلی معنی میں کوئی مناسبت یا لگاؤ ضرور ہونا چاہیے اور اہل زبان نے اس کو استعمال کیا ہو (۲)

صاحب فیروز اللغات نے بھی محاورے کے لیے مرکب ہونے کی قید نہیں لگائی ہے، لکھتے ہیں:

> وہ کلمہ یا کلام جسے اہل زبان نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص مفہوم کے لیے مخصوص کر لیا ہو (۳)

اس سے قطع نظر کہ فیروز اللغات کی یہ تعریف ناقص ہے کیوں کہ موجودہ صورت میں یہ محاورہ، ضرب المثل اور اصطلاح تینوں پر صادق آ رہی ہے، اس تعریف میں ''وہ کلمہ'' بتا رہا ہے کہ محاورہ کبھی مفرد بھی ہوتا ہے۔

**محاورے اور ضرب الامثال میں خلط مبحث:** آپ نے دیکھا کہ علمائے اردو محاورے کی کسی ایک

---

۱۔ گلزار انشا :ص ۲۶

۲۔ مرجع سابق ص: ۲۷

۳۔ فیروز اللغات: مادہ م ح

تعریف پر متفق نہیں ہیں، یہ اسی عدم اتفاق کا نتیجہ ہے کہ عام طور پر محاورہ اور ضرب المثل کے درمیان خلط ملط کر دیا جاتا ہے، یہ غلطی ایسی ''عامۃ الورود'' ہے کہ عموماً لوگ اس کا شکار ہو گئے ہیں، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی اور پروفیسر نعمان اعوان کی مثالیں گذشتہ صفحات میں مذکور ہوئیں، ان کے علاوہ پروفیسر محمد حسن کی کتاب ''ہندوستانی محاورے'' میں آدھے سے زیادہ ضرب الامثال درج کر دی گئی ہیں، اسی طرح منشی چرنجی لال دہلوی نے ''مخزن المحاورات'' کے نام سے جو ذخیرہ جمع کیا ہے اس میں کثرت سے امثال، روزمرہ اور اصطلاحات کو شامل کر لیا ہے، منیر لکھنوی کی مشہور لغت ''محاورات نسواں'' دراصل ضرب الامثال کا مجموعہ ہے، اسی طرح ان کی کتاب ''محاورات ہندوستان'' بھی روزمرہ، محاورے اور ضرب الامثال کا مجموعہ ہے(۱)

جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا کہ دراصل یہ خلط مبحث محاورہ اور مثل کی متفقہ جامع و مانع تعریف وضع نہ کیے جانے کا شاخسانہ ہے، مثال کے طور پر ''فرہنگ آصفیہ'' کے مصنف نے اصطلاح کی جو تعریف کی ہے اس کو کسی حد تک محاورے کی تعریف تو کہا جا سکتا ہے مگر ان کی بیان کردہ محاورے کی تعریف دراصل نہ محاورے پر صادق آتی ہے نہ ضرب المثل پر، محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> محاورہ اس ہم کلامی و روزمرہ سے عبارت ہے جس میں عوام الناس خواندہ و ناخواندہ اپنے اپنے ملک کے رواج کے موافق بے فکر و تامل گفتگو کرتے ہیں، اس میں ترکیب نحوی و رعایت لفظی سے چنداں بحث نہیں بلکہ عین مستورات کی زبان کو محاورہ کہنا مناسب ہے، مثال:
>
> ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
> اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے (۲)

اس تعریف میں انہوں نے یہ جملہ لکھ کر مسئلہ کو اور پیچیدہ کر دیا کہ ''عین مستورات کی زبان کو محاورہ کہتے ہیں'' پھر دلچسپ بات یہ ہے کہ مثال میں مصنف نے میرؔ کا جو شعر نقل کیا ہے اس میں غالباً ''زلفوں کا اسیر ہونا'' کو تو محاورہ کہا جا سکتا ہے مگر یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ یہ ''عین مستورات کی

---

۱۔ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۴۴

۲۔ فرہنگ آصفیہ: ج ۱ ص ۶۴

زبان'' کیوں کر قرار پایا!!!؟

اصطلاح کی تعریف میں لکھتے ہیں:

> اصطلاح: اصطلاح میں ایک گروہ کا متفق ہو کر کسی لفظ کے معنی موضوع کے علاوہ اور معنی کا مقرر کر لینا ہے کہ ہم اپنی قوم کی اصطلاح میں اس لفظ سے یہ مراد لیں گے اس میں وجہ اور غیر وجہ کی قید نہیں ہے (۱)

پھر کچھ آگے چل کر مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اردو میں جیسے کہ چال چلنا بمعنی فریب میں لانا دغا دینا اور دال گلنا بمعنی مقصد حاصل ہونا مراد کو پہنچنا رائج ہے (۲)

چال چلنا اور دال گلنا دونوں محاورے ہیں جن کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے اصطلاح کی مثال میں پیش کیا ہے۔

اردو میں محاورہ اور ضرب المثل کی متضاد تعریفوں اور غیر متعین حدود اربعہ ہی کا نتیجہ ہے کہ جن مخصوص کلمات کو فیروز اللغات میں محاورہ قرار دیا گیا ہے ان کلمات کو فرہنگ آصفیہ میں صرف ''مصدر'' کہا گیا ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے جن جملوں کو محاورہ لکھا ہے وہ فیروز اللغات میں ضرب المثل کے تحت درج ہیں۔

دراصل محاورہ اور مثل میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مثل ہمیشہ جوں کی توں استعمال کی جاتی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی مثلاً اردو کی مثل ہے ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' اب ایسا نہیں ہے کہ آپ اس کو مرد کے لیے استعمال کریں تو ''کھسیانا بلا کھمبا نوچے'' کر دیں، اس کے بر خلاف محاورے میں تذکیر و تانیث واحد و جمع اور ماضی و حال و مستقبل کے اعتبار سے حسب ضرورت اور حسب موقع صیغے میں تبدیلی کی جاتی ہے، مثلاً شرم سے پانی پانی ہو گیا، ہو گئے، ہو گئی، ہو جاؤ گے وغیرہ۔ یہاں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ محاورے میں تبدیلی صرف صیغے کی حد تک ہوتی ہے ورنہ جس طرح مثل کے اصل الفاظ میں کوئی تبدیلی جائز نہیں ہے ویسے ہی

---

۱۔ فرہنگ آصفیہ: ج ۱ ر ص ۶۵

۲۔ مرجع سابق، نفس صفحہ

محاورے میں بھی کسی قسم کا تغیر از روئے قواعد ناجائز ہے، ڈاکٹر یونس اگاسکر لکھتے ہیں:

> یہاں یہ غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے کہ کہاوت میں تو کوئی تبدیلی جائز نہیں لیکن محاورے میں ہر تبدیلی روا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، محاورے میں محض علامت مصدر ''نا'' فعل کی مختلف صورتوں کے مطابق تبدیل ہوسکتی ہے، محاورے کے الفاظ میں کسی قسم کا ردوبدل قابل قبول نہیں ہے، مثلاً اردو کا مشہور محاورہ ہے'' آٹھ آٹھ آنسو رونا'' یعنی مسلسل آنسو بہانا، اب یہ نہیں ہوسکتا کہ بہت زیادہ رونے کے مفہوم کو شدید بنانے کے لیے اسے ''سولہ سولہ آنسو رونا کردیا جائے''، اسی طرح '' ہاتھ دھونا'' کو ''دونوں ہاتھ دھونا'' یا ''تین پانچ کرنا'' کو ''پانچ سات کرنا'' نہیں بنا سکتے (۱)

مثل اور محاورے میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ محاورہ عبارت کا جز بن کر اس میں جذب ہوجاتا ہے مگر مثل عبارت میں اپنی الگ شناخت رکھتی ہے، مثلاً '' ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا'' ایک مثل ہے یہ اگر کسی عبارت میں ہوگی تو الگ سے پہچان لی جائے گی، اس کے برخلاف ویرانی کی کیفیت بتانے کے لیے ''الو بولنا'' ایک محاورہ ہے، یہ عبارت کا جز بن کر اس میں جذب ہوجائے گا جیسے ''نواب صاحب کی کوٹھی میں تو الو بول رہے ہیں''، اس فرق کو پنڈت کیفی نے ان الفاظ میں واضح کیا ہے:

> کہاوت اور محاورے میں بڑا فرق یہ ہے کہ محاورہ کلام کا جز بن کر اس میں جذب ہوجاتا ہے، کہاوت میں یہ قابلیت نہیں، اگر حذف کر دی جائے تو کلام تام رہے گا مثالیں:
>
> محاورہ: جنگ کی وجہ سے وہ تجویز کھٹائی میں پڑ گئی۔
>
> کہاوت: بنک میں جو کچھ تھا ڈوبا ہی، آپ نے بھی تقاضا شروع کردیا سچ کہتے ہیں مرتے کو ماریں شاہ مدار (۲)

اردو امثال کا ایک بڑا ذخیرہ وہ ہے جس کو ڈاکٹر شمس بدایونی نے ''شعری ضرب الامثال'' کے نام

---

۱۔ اردو کہاوتیں اوران کے سماجی ولسانی پہلو ص: ۴۶ ۲۔ کیفیہ: ص ۱۴۷

سے ممیّز کیا ہے، امثال کی یہ قسم یا تو کسی شعر کا ایک مصرع ہوتی ہے جو اپنی برجستگی اور کثرت استعمال کے سبب مثل کے درجے کو پہونچ گئی ہے، یا پھر اتفاقیہ طور پر کسی مثل میں وزن کی صورت پیدا ہوگئی ہے، اردو کی مثل ہے:

ع ......اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

ایک اور مثل ہے:

ع ...... زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مگر محاورہ ابتداءً **فاعلاتن فاعلن** کی بھول بھلیوں میں کبھی قید نہیں ہوتا بلکہ اس کو حسب ضرورت شعر میں استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً ''پانی پانی کرنا'' شرمندہ کرنے کے معنی میں ایک محاورہ ہے، اقبالؔ کہتے ہیں:

پانی پانی کرگئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

اسی طرح ''پاؤں اکھڑنا'' ایک محاورہ ہے، شکست کھانے کے معنی میں، دیکھیے داغؔ نے کس خوبی سے نظم کیا ہے:

منزل عشق میں ثابت قدمی مشکل ہے
اچھے اچھوں کے یہاں پاؤں اکھڑ جاتے ہیں

**عربی محاورے کی تعریف وتفہیم:** جدید عربی میں محاورے کو '' التعبير الاصطلاحي '' (Idiomatic Expression) کہتے ہیں، عربی میں ''التعبير الاصطلا حي'' کا مفہوم اردو میں محاورے کے مفہوم سے تھوڑا وسیع ہے، اردو میں ہم محاورہ، روز مرہ اور اصطلاح تین قسمیں کرتے ہیں اور ان تینوں کے درمیان لفظی ومعنوی اعتبار سے فرق کیا جاتا ہے مگر عربی میں ''التعبير الاصطلاحي'' اپنے وسیع تر مفہوم میں ان تینوں کو شامل ہے۔

ڈاکٹر کریم زکی التعبير الاصطلاحي کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إنه نمط تعبيري خاص بلغة ما، يتميز بالثبات ، ويتكون من
كلمة أو أكثر ، تحولت عن معناها الحرفي إلى معنى مغائر

اصطلحت عليه الجماعة اللغوية (۱)

ترجمہ: کسی بھی زبان میں ایک خاص تعبیری اسلوب جو ثبات و استقلال سے متمیز ہوتا ہے، یہ ایک کلمہ یا ایک سے زیادہ کلمات سے بنتا ہے، اپنے لفظی معنی کی بجائے ایک ایسے معنی میں ہوتا ہے جس پر ارباب لغت اتفاق کرلیں۔

ڈاکٹر احمد علی ہمام نے بھی تقریباً یہی تعریف کی ہے:

التعبير الاصطلاحي يمكن أن يتكون من كلمة أو أكثر أو يتكون من جملة كاملة ،وفي كل تعبير اصطلاحي نجد أن مفرداته قد تحولت معانيها إلى معنى متفق عليه من الجماعة اللغوية (۲)

ترجمہ:التعبير الاصطلاحي ایک کلمے یا ایک سے زیادہ کلمات سے وجود میں آتی ہے، یا کبھی ایک مکمل جملے سے بنتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے مفردات اپنے لفظی معنی سے انحراف کرکے ایسے معنی میں تبدیل ہوجاتے ہیں جس پر ارباب لغت اتفاق کرلیں۔

مثال کے طور پر عربی کی ایک تعبیر ہے''طار من الفرح ''،اس کا لفظی ترجمہ ہوا''وہ خوشی سے اُڑ گیا''، مگر یہ لفظی ترجمہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد انتہائی خوشی ومسرت کی کیفیت ہے، جس کو ہم اردو میں''خوشی سے پھولا نہیں سمایا''کے ذریعے تعبیر کرتے ہیں۔

اردو محاورے کی تعریف وتفہیم کی بحث میں آپ نے پڑھا تھا کہ اکثر لوگوں نے اردو محاورے کے لیے دو یا دو سے زیادہ کلمات کی قید لگائی ہے، مگر عربی میں''التعبير الاصطلاحي ''کے لیے یہ قید نہیں ہے، کیوں کہ یہ کبھی یک لفظی بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اردو محاورات کے لیے بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ اس میں علامت مصدر''نا''ضروری ہے، اور یہ مصدر کے جملہ مشتقات سے مل کر اپنا معنی دیتا ہے، لیکن عربی''التعبير الاصطلاحي ''کے لیے ضروری نہیں کہ وہ مصدر سے

---

۱۔ التعبير الاصطلاحي: ص۳۴

۲۔ بعض مشكلات ترجمة العبارات الاصطلاحية: ص۲۳۸۲

مل کر اپنے معنی دے بلکہ عربی تعبیر کبھی مرکب اضافی اور کبھی مرکب توصیفی بھی ہوتی ہے، اسی لیے ہم نے عرض کیا تھا کہ عربی ''التعبیر الاصطلاحي'' کی حدود اربعہ اردو ''محاورے'' سے وسیع ہیں۔(۱)

ڈاکٹر کریم زکی کی تحقیق کے مطابق متاخرین نے محاورے کے لیے کئی اصطلاحی نام استعمال کیے ہیں، مثلاً العبارۃ الماثورۃ، الکلام الماثور، القول الماثور، القول السائر، وغیرہ لیکن قدما کے یہاں متفقہ طور پر محاورات مثل ہی کے ضمن میں شمار ہوتے چلے آئے ہیں، متاخرین کا اختلاف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قد رأينا تباين المصطلحات واختلافها عند الباحثين المحدثين فإننا سنجد الأمر مختلفاً عند اللغويين المسلمين القدماء على اختلاف طبقاتهم فقد اتفقوا تقريباً على مصطلح واحد هو المثل وعبروا به عما أسميناه بالتعبير الاصطلاحي (۲)

ترجمہ: ہم نے دیکھا کہ جدید محققین کے یہاں مصطلحات میں کس قدر تضاد واختلاف ہے، لیکن قدیم مسلم اہل لغت کے یہاں اختلاف طبقات کے باوجود ہم معاملہ اس کے برعکس پاتے ہیں کہ وہ تقریباً ایک اصطلاح پر متفق نظر آتے ہیں اور وہ مثل ہے، اور اس لفظ کے ذریعے وہ اسی چیز کو تعبیر کرتے ہیں جس کا نام ہم نے التعبیر الاصطلاحي رکھا ہے۔

اس سلسلے میں انہوں نے قدیم ماہرین لغت مثلاً ابوعبیدہ (وفات:۲۰۸ھ) ابوزید (وفات:۲۱۵ھ) الاصمعی (وفات:۲۱۶ھ) الازہری (وفات:۳۷۰ھ) ابن سیدہ (وفات:۴۵۸ھ) ابن فارس (وفات:۳۹۵ھ) ابن عمرو السدوسی (وفات:۱۹۵ھ) ابن سلمہ (وفات:۳۰۸ھ) اور ثعالبی (وفات:۴۳۰ھ) وغیرہ کا حوالہ دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ لسان العرب (مؤلفہ: ابن منظور متوفی: ۷۱۱ھ) وغیرہ جیسی قدیم لغات میں محاورات کو مثل کے نام سے ہی درج کیا گیا ہے۔المعید انی

---

۱۔ ہم آئندہ سطور میں ارباب اردو کی سہولت کے لیے ''التعبیر الاصطلاحي'' کی بجائے لفظ ''محاورہ'' ہی استعمال کریں گے مگر اس سے محاورے کا اردو معنی ومفہوم نہیں بلکہ عربی ''التعبیر الاصطلاحي'' مراد ہوگی۔

۲۔ التعبیر الاصطلاحي: ص ۲۶/۲۵

(وفات:۵۱۸ھ) کی ''مجمع الامثال'' میں امثال اور محاورات شانہ بشانہ نظر آئیں گے، ابن عمرو السدوسی کا رسالہ ''کتاب الامثال'' دراصل محاورات یا بالفاظ دیگر التعبیر الاصطلاحي کا مجموعہ ہے، البتہ ثعالبی نے'' فقه اللغة ''میں محاورات کو امثال سے الگ رکھتے ہوئے ان کو''فصل في الا ستعارة'' کے تحت درج کیا ہے۔

ڈاکٹر کریم زکی کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے محاوروں کو مثل سے جدا کرنے کا کام ۱۹۵۰ء کی دہائی میں اسماعیل مظہر نے کیا، انہوں نے''قاموس الجمل والعبارات الاصطلاحية'' کے نام سے ایک جامع لغت ترتیب دی جس میں صرف محاورات درج کیے اور انگریزی میں ان کا متبادل محاورہ پیش کیا۔ لیکن یہ لغت بہت کم یاب رہی، عام طور سے اہل علم اور شائقین لغت کی دسترس میں نہیں آسکی(۱)۔

۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر کریم زکی نے اس موضوع پر جامع کام کیا، ان کے کام کی جامعیت کا اندازہ کتاب کے نام سے ہوتا ہے''التعبير الاصطلاحي :دراسة في تأصيل المصطلح ومفهومه ومجالاته الدلالية وأنماطه التركيبية''، اس کتاب میں انہوں نے موضوع کے تمام اہم گوشوں کا احاطہ کیا ہے۔ اس کے بعد لغوی اور ادبی حلقوں میں محاورہ ضرب المثل سے ممتاز ہوکر اپنی ایک الگ شناخت کے ساتھ موضوع بحث بنا اور اس پر مستقل مقالات، مضامین اور کتابیں سامنے آئیں۔ ڈاکٹر محمد داؤد نے''معجم التعبير الاصطلاحي في العربية المعاصرة'' کے نام سے اس موضوع پر نہایت جامع اور وسیع معجم ترتیب دی، جس میں کم وبیش ڈھائی ہزار محاورات جمع کیے گئے ہیں، اگرچہ اس میں بعض جگہ امثال بھی در آئی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے(۲)۔

**عربی محاورات کے ماخذ:** محاورات پر تحقیق کرنے والوں نے عربی محاوروں کو ان کی اصل یا ماخذ کے اعتبار سے ۴/اقسام میں تقسیم کیا ہے:

**(۱) قرآنی محاورے:** وہ محاورے جو قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں، ان میں سے بعض نزول قرآن

---

۱۔ خود ڈاکٹر کریم زکی نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ یہ کتاب ان کو بعض بڑے کتب خانوں مثلاً قاہرہ یونیورسٹی اور امریکن یونیورسٹی (قاہرہ) کی لائبریری تک میں دستیاب نہ ہوسکی۔

۲۔ یاد رہے کہ یہ گفتگو مصر میں ہونے والے تحقیقی کام کے تناظر میں کی جارہی ہے، دوسرے عرب ممالک میں اس موضوع پر جو کام ہوا ہے وہ فی الحال ہمارے سامنے نہیں ہے۔

سے قبل بھی عربی میں رائج تھے، بعض محاورے قرآنی تراکیب کے زیر اثر معرض وجود میں آئے۔

**(۲) قدیم محاورے:** ایسے محاورے جو قدیم عربی میں مستعمل تھے۔

**(۳) جدید محاورے:** وہ محاورے جن کے الفاظ تو قدیم ہیں مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کی پیداوار ہے۔

**(۴) مُعَرَّب محاورے:** وہ محاورے جو دوسری زبانوں سے ترجمہ ہو کر عربی میں داخل ہوئے۔

بعض حضرات نے حدیث پاک کو بھی محاورات کے مستقل ماخذ کے طور پر شمار کیا ہے، مگر بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ایسی تعبیرات کی تعداد زیادہ نہیں ہے جو حدیث پاک کے ذریعے بطور محاورہ پہلی بار عربی میں استعمال ہوئیں، اسی لیے ان حضرات نے حدیث پاک کو محاورات کا مستقل اور اساسی ماخذ قرار نہیں دیا ہے۔

ذیل میں ہم محاورے کے ان چاروں ماخذ پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

**قرآنی محاورے:** قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام اور اس کے آخری رسول ﷺ کا معجزہ ہے، جس زمانے میں قرآن کریم نازل ہوا یہ وہ زمانہ تھا جب عربی زبان وادب اپنے نقطہ عروج پر تھا، قرآن نے منکرین کو چیلنج کیا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن جیسی ایک سورت یا دس آیتیں یا ایک ہی آیت بنا کر لے آؤ، منکرین نے سب کچھ کر لیا لیکن قرآن کے جواب سے عاجز رہے، یہ قرآن کریم کی شان اعجاز کا ایک پہلو ہے۔

قرآن کریم میں بھی جگہ جگہ محاورات وارد ہوئے ہیں، جب ہم قرآنی محاورات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ عربی کے بہت سے محاورے قرآن کریم میں بھی اسی مجازی معنی میں وارد ہوئے ہیں جن مجازی معنی میں وہ عہد نزول قرآن میں استعمال ہوتے تھے، جب کہ قرآنی محاورات کا ایک حصہ وہ ہے جو قرآن کریم میں تو حقیقی معنی میں وارد ہوا ہے لیکن بعد میں ان کا استعمال مجازی معنی میں ہونے لگا، یہاں ہم دونوں قسم کے محاورات قرآنی کا جائزہ لیں گے۔

وہ محاورات جو قرآن کریم میں بھی اپنے مجازی معنی میں وارد ہوئے ہیں بکثرت ہیں، مثال کے طور پر یہاں چند کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱) ''اِشتعل الرأس شیبا'' اس کا لفظی ترجمہ ہے کہ ''اس کے سر میں سفیدی چمکی''، یا ''سر کے

بال سفید ہوگئے''،مگر اس کا یہ لفظی معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ ''وہ بوڑھا ہوگیا''اگر کسی کے بال بڑھاپے کے باوجود سفید نہ ہوں تب بھی اس کے لیے یہ محاورہ استعمال ہوسکتا ہے اور اگر کسی کے بال جوانی ہی میں سفید ہوجائیں تو اگرچہ محاورے کا لفظی معنی اس پر صادق آرہا ہے مگر اس کے باوجود یہ محاورہ اس شخص کے لیے استعمال نہیں ہوگا۔ یہ محاورہ اپنے اسی مجازی معنی میں قرآن کریم میں وارد ہوا ہے:

قَالَ رَبِّ اِنِّی وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّی وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْباً وَلَمْ اَکُنْ بِدُعائِکَ رَبِّ شَقِیّاً (مریم:۴)

ترجمہ: (زکریا علیہ اسلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور میرے بال سفید ہوگئے/ میں بوڑھا ہوگیا اور میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہ رہا۔

(۲)''ذَهَبَتْ رِیْحُه''اس کا لفظی ترجمہ ہے''اس کی ہوا چلی گئی''، لیکن اس کا مجازی معنی ہے کہ ''اس کا اثر ونفوذ کم ہوگیا، یا اس کی طاقت کم ہوگئی''، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے''اس کی ہوا اکھڑ گئی''، قرآن کریم میں یہ محاورہ اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے:

وَلا تَنازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ (الانفال:۴۶)

ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کروگے تو) تم بزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی/تمہاری طاقت وقوت جاتی رہے گی۔

(۳)''قَلَّبَ کَفَّیْه''اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا''اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پلٹ لیں''، مگر مجازاً اس سے افسوس اور حسرت کی کیفیت مراد ہوتی ہے جس کو ہم اردو میں ''افسوس سے ہاتھ ملنا'' یا ''کف افسوس ملنا'' کہتے ہیں، قرآن کریم میں ہے:

وَاُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْهِ عَلٰی مَااَنْفَقَ فِیْهَا.

(الکہف:۴۲)

ترجمہ: اور اس کے پھل (آفت سے) گھیر لیے گئے (اور وہ تباہ ہوگیا) تو جو کچھ اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اس پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا۔

(۴)''عَضَّ عَلٰی یَدَیْہِ ''اس کالفظی ترجمہ یہ ہوگا''اس نے اپنے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا/ چبایا/ ہاتھ کو دانتوں سے پکڑا''، مگر مجازاً اس سے بھی حسرت وافسوس کی کیفیت مراد ہوتی ہے، قرآن کریم میں اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے:

**وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلاً** (الفرقان:۲۷)

ترجمہ: اوراس دن کافر افسوس سے اپنے ہاتھ ملے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

(۵)''نَبَذَہٗ وَرَاءَ ظَھْرِہٖ ''اس کالفظی ترجمہ ہے''اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا''مجازی معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دی، اس کی طرف وہ التفات نہیں کیا جس کی وہ مستحق تھی، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے''پس پشت ڈالنا''استعمال ہوتا ہے، قرآن کریم میں ہے:

**نَبَذَ فَرِیْقٌ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ کِتَابَ اللّٰہِ وَرَاءَ ظُھُوْرِھِمْ کَاَنَّھُمْ لا یَعْلَمُوْنَ** (البقرۃ:۱۰۱)

ترجمہ: اہل کتاب کے ایک گروہ (یہود) نے اللہ کی کتاب (توریت) کو پس پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو جانتے ہی نہیں ہیں۔

ان کے علاوہ بہت سے محاورات ایسے ہیں جو قرآن کریم میں بطور محاورہ نہیں بلکہ اپنے سادہ لغوی معنی میں وارد ہوئے ہیں مگر بعد میں کسی وجہ سے وہ قرآنی تعبیر بطور محاورہ مجازی معنی میں استعمال ہونے لگی، ایسی قرآنی تعبیرات کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں ایک دستور یہ تھا کہ لوگ جب حج کے ارادے سے احرام باندھ کر گھر سے نکل جاتے اور اس کے بعد انہیں کوئی کام یاد آتا تو وہ گھر کے دروازے سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پچھلی دیوار توڑ کر یا چھت کے ذریعے گھروں میں آیا کرتے تھے، ان کے اس طریقے کو قرآن کریم نے فضول قرار دیتے ہوئے فرمایا:

**وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَأتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَاوَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَأتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ أبْوَابِھَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ .** (البقرۃ:۱۸۹)

ترجمہ: یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم (حالت احرام میں) گھروں میں ان کی پشت
کی طرف سے آؤ، بلکہ نیکی تو پرہیزگاری اختیار کرنے میں ہے اور تم گھروں
میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت کریمہ میں ایک جملہ ''وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا '' وارد ہوا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ''تم گھروں میں ان کے دروازے سے داخل ہو''، یہاں یہ اپنے حقیقی معنی میں ہے، مگر بعد میں یہ ایک محاورہ بن گیا، آج اس کا استعمال اس کے حقیقی معنی میں نہیں بلکہ مجازی معنی میں ہوتا ہے، یعنی کسی کام کو اس کے صحیح طریقے سے انجام دینا، مثال کے طور پر کسی یونیورسٹی میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ داخلہ فارم متعلقہ دفتر میں جمع کیا جائے، فیس وغیرہ جمع کی جائے، اس موقع پر کہا جائے گا:

عـندما تفكر في الالتحاق بالجامعة عليك أن تأتي البيت من بابه
و تقدم الأوراق إلى مكتب التنسيق۔

ترجمہ: اگر تم یونیورسٹی میں داخلہ چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم گھر میں اس
کے دروازے سے آؤ (یعنی صحیح راستہ اختیار کرو) اور اپنے کاغذات
ایڈمیشن آفس میں داخل کرو۔

انگلش میں بھی تقریباً انہیں الفاظ میں اسی معنی کی ادائیگی کے لیے ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے:

To come through the proper channels.

ممکن ہے کہ اردو میں بھی اس کا متبادل کوئی محاورہ ہو لیکن راقم کے علم میں نہ آسکا۔

(۲) قرآن کریم میں اہل جہنم کی غذا کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:

لَيْـسَ لَهُمْ طَعَـامٌ اِلا مِنْ ضَـرِيعٍ لايُسْـمِنُ وَلا يُغْنِـىُ مِنْ
جُوْعٍ (الغاشیہ:۶،۷)

ترجمہ: ان (اہل جہنم) کے لیے سوائے آگ کے زہریلے کانٹوں کے اور
کوئی کھانا نہ ہوگا، (یہ کھانا) نہ ان کو موٹا کرے گا نہ ان کی بھوک مٹائے گا۔

اس میں ایک مکمل جملہ ہے ''لايُسْـمِنُ وَلا يُـغْـنِـيْ مِنْ جُوْعٍ ''یعنی یہ کھانا'' نہ ان کو موٹا

کرے گا، نہ ان کی بھوک ختم کرے گا''، قرآن کریم میں یہ جملہ اپنے لفظی و حقیقی معنی میں وارد ہوا ہے، مگر بعد میں اس کو مجازی معنی میں استعمال کیا جانے لگا، کوئی ایسی چیز جو بے فائدہ ہو، اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو تو اس کے لیے مجازاً کہا جاتا ہے ''لا یُسْمِنُ وَلا یُغْنِيْ مِنْ جُوْع''، یعنی کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا ہے، یا بالکل بے فائدہ ہے، مثال کے طور پر:

ضاع وقته في مطالعة الكتب التي لا تسمن ولا تغني من جوع۔

ترجمہ: بے فائدہ کتابوں کے مطالعے میں اس نے اپنا وقت ضائع کر دیا۔

(۳) قحط کے زمانے میں برادران یوسف جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس دوسری مرتبہ غلہ لینے کے لیے مصر گئے تو ان کے پاس مال بہت کم تھا جس کے بدلے وہ غلہ خریدتے، انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ ہم آپ کی خدمت میں یہ بہت کم یا معمولی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ازراہ کرم بیش از بیش غلہ مرحمت فرمائیں، اس پورے معاملے کو قرآن کریم نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ (یوسف:۸۸)

ترجمہ: جب (برادران یوسف) یوسف (علیہ السلام) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بولے کہ اے عزیز مصر (یعنی یوسف علیہ السلام) ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر مصیبت آن پڑی ہے، ہم یہ معمولی سی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں اس کے بدلے (غلے کا) پورا پورا ناپ دے دیں، اور (اس کے علاوہ) ہم پر کچھ صدقہ بھی کریں، بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو جزا عطا فرماتا ہے۔

آیت کریمہ میں ایک ترکیب ''بضاعة مزجاة'' وارد ہوئی ہے، جس کا حقیقی معنی ہے ''معمولی یا کم یا حقیر پونجی'' (وہ مال جس کے بدلے سامان خریدا جائے) قرآن کریم میں یہ لفظ اپنے اسی حقیقی معنی میں آیا ہے، مگر یہ قرآنی تعبیر بعد میں کسی بھی چیز میں قلت اور حقارت بیان کرنے کے لیے

استعمال ہونے لگی، مثلاً:

كانت بضاعته في علوم الحديث مزجاة۔

ترجمہ: علوم حدیث میں اس کی پونجی کم ہے۔

یعنی اس کا ہاتھ ذرا تنگ ہے/ زیادہ درک نہیں رکھتا۔

یہ تعبیر نفی کے ساتھ بھی استعمال ہوتی ہے، اس وقت اس کے معنی قابل قدر، غیر معمولی، یا ''اہمیت کے قابل'' ہوجائیں گے، مثال کے طور پر آپ گذشتہ جملے کو اس طرح کردیں:

بضاعته في علوم الحديث ليست بمزجاة۔

ترجمہ: علوم حدیث میں اس کا ہاتھ تنگ نہیں ہے۔

یعنی علوم حدیث میں وہ قابل ذکر/ قابل قدر مہارت یا درک رکھتا ہے۔

(۴) قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کے ضمن میں مذکور ہے کہ جب ان کے بھائی ان کو کنویں میں ڈال کر روتے پیٹتے اپنے والد کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہم آپس میں دوڑ کا مقابلہ کررہے تھے، ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا ''فَأَكَلَهُ الذِّئبُ'' (یوسف:۱۷) تو ان کو بھیڑیا کھا گیا، چونکہ یہ بات خلاف واقعہ تھی، بھیڑیے نے حضرت یوسف کو نہیں کھایا تھا، بلکہ بھیڑیا اس الزام سے بری تھا، قرآن کریم کی اسی آیت کی روشنی میں ایک محاورہ بن گیا کہ اگر کسی معاملے میں کسی کی براءت دکھانا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو اس سے ایسے ہی بری ہے جیسے بھڑیا حضرت یوسف کے خون سے بری تھا، اردو میں اس کا ترجمہ کرتے وقت ''بالکل بری'' یا ''بالکلیہ بری'' یا ''اس کا دامن پاک ہے'' وغیرہ استعمال ہوگا، مثال دیکھیں:

يتهم الإسلام بما هو بريءٌ منه براءة الذئب من دم ابن يعقوب۔

(۱) اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جارہی ہے جن سے وہ ایسے ہی بری ہے جیسے بھیڑیا ابن یعقوب (یوسف علیہ السلام) کے خون سے بری تھا۔

(۲) اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جارہی ہے جن سے وہ بالکلیہ بری ہے۔

(۳) اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جارہی ہے جن سے اس کا دامن بالکل

پاک ہے۔

ایک مثال اور دیکھیں:

أنا أعرف أنك برئ من تهمة الاختلاس براءة الذئب من دم يوسف ولكن عليك أن تقدم الأدلة على براءتك۔

ترجمہ: میں خوب جانتا ہوں کہ تم غبن کی تہمت سے بالکلیہ بری ہو، مگر ضروری ہے کہ تم اس کے لیے مضبوط دلائل پیش کرو۔

یہ چند مثالیں ہیں ان سے بنیادی طور پر یہی ثابت کرنا مقصود تھا کہ قرآنی کریم کی ایسی بہت سی تعبیرات ہیں جو اولاً قرآن کریم میں اپنے سادہ لغوی معنی میں وارد ہوئیں، بعد میں ان کا استعمال مجازی معنی میں ہونے لگا اور وہ بحیثیت محاورہ عربی میں رائج ہوگئیں۔

**قدیم محاورے:** عربی محاورات کے ذخیرے میں بڑا حصہ ان محاورات کا ہے جو قدیم عربی میں رائج تھے، جاہلی شاعری اور قدیم نثری ادب میں یہ جابجا دیکھنے کو ملتے ہیں، ان میں سے بہت سے محاورے ایسے ہیں جو اب متروک یا مہجور ہو چکے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آج بھی معاصر ادب میں رائج ہیں۔

قدیم محاورات کو ہم تین خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(۱) وہ قدیم محاورات جو اب متروک ہیں، اب نہ ان کو استعمال کرنے والے باقی رہے نہ ان کا معنی سمجھنے والے، لہٰذا ایسے محاورات اگر اب استعمال کیے جائیں تو نہ صرف یہ کہ عبارت بوجھل ہوجائے گی بلکہ ان کی تفہیم بھی مشکل ہوگی، ایسے محاورات کا مطالعہ اور تحقیق اس جہت سے مفید ہے کہ اس سے کلاسیکی ادب اور قدما کی شاعری کی تفہیم میں مدد ملے گی۔

(۲) قدیم محاورات میں بکثرت ایسے محاورات ہیں جو آج بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں قدما ان کو استعمال کرتے تھے، زمانے کی گرد نے ان کے حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت کو متاثر نہیں کیا۔ مثال کے طور پر ذیل کا محاورہ دیکھیں۔

قَلَبَ لَهُ ظَهْرَ الْمِجَنّ

لفظی ترجمہ: فلاں نے فلاں کے لیے ڈھال کی پیٹھ پلٹ لی

مجازی معنی (دوستی کے بعد) قطع تعلق کرلیا، دشمنی پر آمادہ ہوگیا

یہ قدیم محاورہ ہے اور آج بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے جس میں قدما استعمال کرتے تھے، حضرت علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام ایک خط میں لکھا تھا کہ

''قلبت لابن عمك ظهر المجن''(۱)

ترجمہ: تم نے اپنے چچازاد بھائی سے قطع تعلق کرلیا ہے۔

(۳) قدیم محاورات میں بعض ایسے محاورات بھی ہیں جو اپنے الفاظ اور ہیئت ترکیبی کے اعتبار سے تو قدیم ہیں مگر ان کا قدیم مجازی معنی اب متروک ہوگیا اور ان سے کوئی دوسرا مجازی معنی مراد لیا جانے لگا، یا پھر قدیم مجازی معنی بالکل متروک نہیں ہوا بلکہ اس معنی میں قدرے عمومیت یا وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ مثال کے طور پر ایک قدیم محاورہ ہے:

ضرب أخماساً لأ سداس

قدیم عرب میں یہ محاورہ ایسے آدمی کے لیے بولا جاتا تھا جو کسی کو دھوکا دے مگر ظاہر یہ کرے کہ وہ اس کی خیر خواہی یا اطاعت کررہا ہے۔(۲)

اب معاصر عربی میں ''ضرب أخماساً في أ سداس ''شدید حیرت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔(۳)

**جدید محاورے:** عربی ذخیرہ محاورات میں بہت سے ایسے محاورات موجود ہیں جن کے الفاظ تو قدیم عربی لغات میں موجود ہیں، مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کے تجربات یا کسی واقعہ سے متأثر ہوکر وجود پذیر ہوئے ہیں، مثال کے طور پر سرکس دور جدید کی پیداوار ہے، سرکس میں مختلف طرح کے کرتب ہوتے ہیں، انہیں میں ایک کرتب یہ ہے کہ رِنگ (Ring) میں دو رسیاں بلندی پر باندھ دی جاتی ہیں اور ایک آدمی اپنے دونوں پیر دونوں رسیوں پر رکھ کر چلتے ہوئے اپنا توازن برقرار رکھتا ہے اس کے لیے بڑی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی سے ایک محاورہ بنایا گیا ''هو يلعب على الحبلين ''یعنی وہ دو رسیوں پر کھیل رہا ہے، مجازی طور پر یہ

---

۱۔ النهاية لابن الأثير: ج۱/۳۰۸ بحوالہ معجم التعبير الاصطلاحي ص۴۴۰

۲۔ اس محاورے کے پس منظر میں ایک طویل واقعہ ہے جس کو ہم قلم انداز کررہے ہیں، دیکھئے: لسان العرب مادہ خ م س

۳۔ معجم التعبير الاصطلاحي :ص۳۴۰

محاورہ ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو بہت چالاک اور دھوکے باز ہو(۱)''الرقص علی الحبال'' بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں برطانوی سامراج نے جزیرہ مالٹا کو اپنے قیدیوں کے لیے بطور قید خانہ استعمال کرنا شروع کیا، جزیرہ مالٹا میں آبادی نہ ہونے کے برابر تھی ، جو لوگ تھے بھی وہ یا تو انگریز فوجی تھے یا پھر ان کے قیدی، ایسی صورت میں وہاں اذان دینے کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں تھا کیوں کہ وہاں ایسا کوئی تھا ہی نہیں جو اذان سن کر نماز پڑھنے کے لیے آئے، اسی سے ایک محاورہ بنا''هو يؤذن في مالطة ''یعنی وہ مالٹا میں اذان دے رہا ہے، یعنی کوئی ایسا کام کر رہا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اس کو اردو میں ''بھینس کے آگے بین بجانا'' کہتے ہیں۔

ٹرین کی ایجاد کے بعد کئی محاورے بنے ان میں ایک محاورہ یہ ہے''فاته القطار ''، اس کی ٹرین چھوٹ گئی، یعنی موقع ہاتھ سے نکل گیا، انگریزوں نے گھوڑوں کی دوڑ کے ذریعے جوا کھیلنا شروع کیا، کسی نے ایسے گھوڑے پر پیسہ لگایا جو ہارنے والا تھا تو کہا جانے لگا''قامر علی جواد خاسر ''یعنی اس نے ہارے ہوئے گھوڑے پر جوا کھیلا، اب یہ محاورہ بن گیا یعنی گھاٹے کا سودا کیا۔

کچھ محاورات دور جدید کے کھیلوں سے متأثر ہو کر معرض وجود میں آئے ، والی بال یا فٹ بال کے میدان میں دونوں ٹیموں کے الگ الگ علاقے ہوتے ہیں، جن کو اردو میں ہم ''پالا'' کہتے ہیں، ایک ٹیم گیند کو کِک کرتی ہے یا ہاتھ سے مارتی ہے اور اپنی مخالف ٹیم کے پالے میں پھینک دیتی ہے، گویا انہوں نے اپنا کام کر دیا اب مخالف ٹیم کی باری ہے۔ اب اگر کوئی اپنا کام کر دے اور باقی کا کام کسی دوسرے کے سپرد کر دے تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ''اس نے گیند فلاں کے پالے میں ڈال دی'' یا ''اب گیند فلاں کے پالے میں ہے''۔ یہی محاورہ عربی میں بھی استعمال ہوتا ہے، بابری مسجد کا قضیہ چل رہا تھا، اس سلسلے میں مرکزی حکومت نے یہ کہہ کر اپنا پلہ جھاڑ لیا کہ اس کا فیصلہ سپریم کورٹ کرے گا، یہ خبر میں نے مصری اخبار الاہرام میں پڑھی تھی، خبر کا ایک جملہ یہ تھا''أن الحكومة المركزية قذفت بالكرة في مرمى المحكمة

---

۱۔ معجم التعبير الاصطلاحي:ص۵۹۱

العليا''، یعنی مرکزی حکومت نے گیند سپریم کورٹ کے پالے میں ڈال دی ہے۔اس کی ایک مثال اور دیکھیں:

طالب الرئیس عرفات مراراً وتکراراً بالشروع في المفاوضات ، والکرة الآن في ملعب إسرائیل ''(۱)

ترجمہ: صدر عرفات نے کئی مرتبہ مذاکرات کے آغاز کا مطالبہ کیا ہے، اب گیند اسرائیل کے پالے میں ہے۔

ایک جدید محاورے کی تشکیل کا تجربہ خود مجھے ہوا، ۲۰۰۳ء میں عراق پر قبضے کے بعد امریکی فوجیوں نے ابوغریب نامی جیل میں عراقی فوجیوں کو قید کر دیا، اسی درمیان ابوغریب جیل سے ایسی ویڈیو سامنے آئیں جن میں امریکی فوجیوں کو عراقیوں پر انسانیت سوز مظالم کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، بین الاقوامی میڈیا میں اس کا بہت چرچا رہا، اس زمانے میں مَیں مصری دارالافتا میں تربیت افتا کا کورس کر رہا تھا، ڈاکٹر احمد کمال اصول فقہ کا درس دیتے تھے، دوران درس انہوں نے کوئی واقعہ سنایا جس میں کسی شخص پر بہت مظالم کیے گئے تھے، اس کی تعبیر کے لیے انہوں نے کہا ''کأنه حبسه في سجن أبي غریب ''یعنی گویا کہ اسے ابوغریب جیل میں قید کر دیا گیا ہو، اس وقت تو بات ہنسی میں آئی گئی ہوگئی، مگر چند ماہ بعد میں نے یہی محاورہ اسی معنی میں مصر کے مؤقر روزنامے ''الاہرام'' میں پڑھا، اس سے اندازہ ہوا کہ گویا اب تشدد اور ظلم وزیادتی کے اظہار کے لیے یہ ایک محاورہ بن چکا ہے۔

**مُعَرَّب محاورے:** زبانوں کا آپس میں اخذ وافادہ قدیم زمانوں میں بھی ہوتا رہا ہے اور یہ عمل آج بھی جاری ہے، عربی نے بھی اپنے تشکیلی اور ارتقائی مراحل میں دوسری زبانوں سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے، بلکہ علوم قرآن کے ضمن میں ایک بحث یہ بھی آتی ہے کہ خود قرآن کریم میں بھی غیر عربی الفاظ وارد ہوئے ہیں یا نہیں؟ بعض علمائے لغت نے اس رائے کو تسلیم کیا ہے، جب کہ امام شافعی سمیت بعض حضرات نے بڑی شد ومد سے اس امکان کو خارج کر دیا ہے۔(۱)

---

۱۔ معجم التعبیر الاصطلاحي: ص۱۲۴

انیسویں صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں بہت سے عرب ممالک پر برطانیہ، فرانس اور اٹلی وغیرہ کا ناجائز تسلط رہا، جس کو ہم اردو میں ''سامراج'' اور عربی میں ''الاستعمار'' کہتے ہیں، یورپ کے اس سیاسی غلبے کے زمانے میں عربوں کی تہذیب، روایات، فکر اور زبان ہر چیز کسی نہ کسی حد تک متاثر ہوئی، جس کے نتیجے میں آج معاصر عربی میں بے شمار ایسے الفاظ اور تعبیرات موجود ہیں جن کا شجرۂ نسب قدیم عرب سے نہیں ملتا بلکہ یہ کسی نہ کسی یورپی زبان سے عربی میں داخل ہوئے ہیں، یہاں ''مُعَرَّب محاورے'' سے اسی قسم کے محاورے مراد ہیں۔

یورپی استعمار کے علاوہ مُعَرَّب محاوروں کی موجودگی کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ گذشتہ ایک صدی میں جدید ذرائع ابلاغ کی ایجاد کے بعد قومیں سیاسی، اقتصادی، سفارتی اور تہذیبی سطح پر ایک دوسرے سے قریب ہوئی ہیں، جس کے نتیجے میں زبان کے معاملے میں باہم افادہ واستفادہ کے زیادہ مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔

دورِ جدید کے محققین اور علمائے لغت کے درمیان مُعَرَّب محاوروں کے سلسلے میں بحثیں ہوئی ہیں، راقم کے ناقص مطالعے کی حد تک اس معاملے میں دو انتہا پسند جماعتیں بن گئی ہیں، کچھ لوگ اپنی زبان کے معاملے میں اتنے قدامت پسند واقع ہوئے ہیں کہ جدید سے جدید تعبیر کے لیے بھی وہ قدیم عربی لغات القاموس المحیط اور لسان العرب وغیرہ سے کوئی نہ کوئی اصل نکال ہی لاتے ہیں، دوسری طرف کچھ لوگ یورپی زبانوں کے ایسے دل دادہ ہیں کہ اگر کوئی عربی تعبیر کسی یورپی زبان سے لفظ ومعنی میں ذرا بھی مماثلت رکھتی ہو تو فوراً اسے مُعَرَّب کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں (۲)۔

بہر حال یہ ایک نازک اور دقیق لسانی بحث ہے کہ کون سی تعبیر اصیل ہے اور کون سی دخیل۔

---

۱۔ امام سیوطی نے قرآن میں معرب الفاظ کے مسئلے پر ایک مستقل رسالہ ''المهذب فيما وقع في القرآن من المعرب'' کے نام سے تحریر فرمایا ہے، اس کے علاوہ انہوں نے ''الإتقان'' میں بھی اس موضوع پر ایک مستقل باب باندھا ہے۔

۲۔ اس مغالطے کے فروغ میں مستشرقین نے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے، جرجی زیدان نے تو اپنی کتاب ''الفلسفة اللغوية والألفاظ العربية'' میں پوری عربی زبان ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے۔ جرجی زیدان نے اپنی دوسری کتاب ''اللغة العربية كائن حي'' میں اس سلسلے میں ''التراكيب الأعجمية'' کے عنوان سے ایک پوری فصل ذکر کی ہے۔ عربی زبان میں معرب کے مسئلے پر متقدمین میں ماہر لغت موہوب الجوالیقی (وفات: ۵۴۰ھ) کی کتاب المعرب من الكلام الأعجمي جامعیت اور تحقیق دونوں جہتوں سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ متاخرین میں اس مسئلے

بقیہ اگلے صفحہ پر......

ہمارے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید عربی نے بہت سی سیاسی ،جنگی ،سفارتی ، اقتصادی،سائنسی اورادبی اصطلاحات اورتعبیرات کے سلسلے میں دیگر یورپی زبانوں سے استفادہ کیا ہے،لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جدید عربی کا ہر وہ محاورہ جوکسی دوسری زبان کےمحاورے سے لفظ ومعنی میں ذرابھی مشابہت یامماثلت رکھتا ہووہ ہرحال میں اسی زبان سے ترجمہ ہوکرعربی میں آیا ہو،ہاں بعض محاورات کے ساتھ کچھ ایسے شواہدضرور ہوتے ہیں جن کی روشنی میں حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاورہ عربی الاصل نہیں بلکہ مُعَرَّب ہے۔

مغربی ماہرلغت ستكی فيتش (١) نے اس امر کی ایک سے زیادہ مثالیں دی ہیں کہ لفظی اورمعنوی یکسانیت کی وجہ سے بعض عجلت پسندوں نے بہت سے عربی محاورات کومعرب قرار دے دیا ہے،حالانکہ یہ محاورات قدما کے یہاں بھی موجود ہیں۔مثال کےطور پرہم اردو میں کہتے ہیں کہ ’’میں سراپا گوش ہوگیا‘‘یعنی پوری توجہ سے کسی کی بات سننے لگا،مصری ادیب نجیب محفوظ نے اسی معنی میں اپنی ناول’’السراب‘‘میں ایک محاورہ استعمال کیا’’أصغيت إليها و كلي آذان‘‘ یعنی میں نے اس کی بات اس حال میں سنی کہ میرا پوراوجودکان بن گیا،انگلش میں بھی اس معنی کی تعبیر کے لیے’’I was all ears‘‘استعمال ہوتا ہے،اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ یہ محاورہ عربی الاصل نہیں بلکہ معرب ہے ، جب کہ ابن الفارض کے یہاں اس قسم کا محاورہ استعمال ہوا ہے:

إذا ما بدت ليلى فكلي أعين

---

**پچھلے صفحہ کا بقیہ......**

پرعبدالقادرالمغربی کی کتاب’’الاشتقاق والتعريب‘‘کافی مفصل ہے،مصرمیں یہ کتاب ہمارے مطالعے میں تھی،فی الحال پیش نظرنہیں ہے۔ڈاکٹرابراہیم السامرائی نے اپنی کتاب’’معجمیات‘‘ میں ایک مستقل باب’’تعابير أوروبية في العربية الحديثة‘‘(جدیدعربی میں یورپین تعبیرات)کے نام سے ذکرکیا ہے(ص۳۵۵؍تا۳۷۹؍)اس کےعلاوہ مغربی ماہرلغت ستکی فیتش کی کتاب’’العربية الفصحى الحديثة:بحوث في تطورات الألفاظ والاساليب‘‘(ترجمہ وتعلیق ڈاکٹرمحمدحسن عبدالعزیز)اس موضوع پرایک مفصل اورجامع کتاب ہے،آخرالذکردونوں کتابیں ہمارے پیش نظرہیں۔

ا۔ عربی میں’’ڈ‘‘اور’’ٹ‘‘وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے غیرعربی ناموں کا حلیہ بگڑ جاتا ہے،کتاب کے سرورق پر یہ نام اس طرح درج ہے’’ستتكيفتش‘‘اس کےصحیح انگریزی تلفظ تک ہماری رسائی نہیں ہوسکی۔

وإن هي ناجتني فكلي مسامع

ترجمہ: جب لیلیٰ سامنے آتی ہے تو میں سراپا آنکھ بن جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے سرگوشی کرتی ہے تو میں سراپا گوش ہو جاتا ہوں۔(۱)

کسی چیز میں اگر پائے داری نہ ہو تو اس کو انگلش میں اس طرح تعبیر کرتے ہیں:

It is but a picture on the wall

یہ تو صرف دیوار پر ایک تصویر ہے۔

عربی کا محاورہ یوں ہے: ''ما هو إلا صورة في الحائط''، یہ بالکل انگریزی محاورے کا لفظی ترجمہ ہے، اس سے بعض لوگوں نے گمان کیا کہ یہ محاورہ انگلش سے آیا ہے، مگر ڈاکٹر محمد مندور کی تحقیق کے مطابق قدیم ناقد الآمدی نے یہ محاورہ استعمال کیا ہے(۲)۔

اسی قسم کے بعض اور محاورات پر غور کریں:

عربی کا محاورہ ہے ''ضرب عصفورين بحجر''یعنی ایک پتھر سے دو چڑیوں کو مارا، اس کو ہم اردو میں ''ایک پنتھ دو کاج کرنا'' یا ''ایک تیر سے دو شکار کرنا'' کہتے ہیں، بالکل انہیں الفاظ میں اسی مجازی معنی کے لیے انگلش میں بھی محاورہ موجود ہے:

To kill two birds with one stone

طارق بن زیاد کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے اندلس پہنچ کر اپنی کشتیاں جلا کر واپسی کا راستہ مسدود کر دیا، اسی واقعہ سے متأثر ہو کر یہ محاورہ بنا:

''أحرق السفن من ورائه''یعنی اپنے پیچھے کشتیاں جلا دیں، بالکل انہیں الفاظ میں اردو کا محاورہ بھی ہے، جب کوئی شخص کسی خطرے میں کود پڑے اور واپسی کے راستے خود اپنے ہی ہاتھ سے مسدود کر دے، تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی کشتیاں جلا دی ہیں، یہی محاورہ انہیں الفاظ میں انگلش میں بھی موجود ہے:

Burning one,s boats

---

۱۔ العربية الفصحى الحديثة:ص۲۶۴

۲۔ مرجع سابق، نفس صفحہ

لڑکی کو شادی کا پیام دینے کو اردو میں ''ہاتھ مانگنا'' کہتے ہیں، اگر چہ عربی میں اس کا مفرد ''أن یخطبها'' موجود ہے مگر یہی تعبیر عربی میں یوں بھی استعمال ہوتی ہے ''فلان طلب ید فلانة '' یعنی فلاں لڑکے نے فلاں لڑکی کا ہاتھ مانگا، انہیں الفاظ میں انگلش کا محاورہ بھی ہے:

X asked for the hand of y

اس قسم کی اور کئی مثالیں ستکی فیٹش نے دی ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ محاورات مُعَرَّب نہیں ہیں بلکہ یہ عربی الاصل ہیں(۱)

البتہ بہت سے ایسے محاورات ہیں جن کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ انگلش یا فرنچ یا کسی دوسری زبان سے ترجمہ ہوکر عربی میں داخل ہوئے ہیں، قدیم عربی میں ان کی اصل پیش نہیں کی جا سکتی، مثال کے طور پر کسی معاملے میں کوئی کردار ادا کرنا اس کے لیے جدید عربی میں ''لعب دوراً ''استعمال ہوتا ہے، یعنی ''اس نے کردار کھیلا''، لَعِبَ فعل کی یہ ایک نئی تعبیر ہے جو قدیم عربی میں نہیں ملے گی، اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ بعینہ اس انگلش محاورے کا ترجمہ ہے:

(۲) He plays his part

غصے یا جھنجلاہٹ کے اظہار کے لیے ہم اردو میں کہتے ہیں ''جہنم میں جاؤ'' یا ''بھاڑ میں جاؤ''، انگلش میں انہیں الفاظ میں اسی تعبیر کے لیے کہا جاتا ہے:

Go to Hell

عربی میں ''لیذهب إلی الجحیم ''استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد داود کی تحقیق کے مطابق یہ عربی محاورہ اسی انگلش محاورے کا ترجمہ ہے۔(۳)

بعض محاورات مغرب کے سیاسی یا جنگی حالات کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں، ان کے بارے میں یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ انگلش کے اسی محاورے کا عربی ایڈیشن ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں اتحادی ممالک کے کچھ جاسوس تھے جو در پردہ مخالف خیمے کے خلاف اپنا کام انجام دے رہے تھے، اتحادی ممالک ۴؍ تھے، گویا ۴؍ فوجیں تو یہ ہو گئیں اور

۱۔ دیکھیے: العربیة الفصحی الحدیثة: ص ۲۵۱؍ تا ۲۶۴ ۲۔ معجمیات: ص ۳۵۸

۳۔ معجم التعبیر الاصطلاحي: ص ۴۷۸

پانچویں فوج ان کے جاسوس ہوئے، ان جاسوسوں کے لیے ایک تعبیر استعمال ہوتی تھی:

Fifth column

عربی میں اس کو"الطابور الخامس" کہا جانے لگا۔

اسی طرح"سرد جنگ" ایک خاص سیاسی اصطلاح ہے، جو انگلش اصطلاح"cold War" کا ترجمہ ہے، یہی اصطلاح عربی میں"الحرب الباردة" کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے۔

عہد وسطیٰ میں جب عرب میں تہذیب وتمدن اور علوم اپنے منتہائے کمال پر تھے، اس زمانے میں یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، اس خاص زمانے کے لیے مغربی مؤرخین نے"Dark ages" کی اصطلاح وضع کی، اس اصطلاح کا لفظی ترجمہ عربی میں"العصور المظلمة" کیا گیا جو اب بھی رائج ہے۔

اسی طرح ایک خاص اصطلاح"Yellow Journalism" ہے جس کا لفظی ترجمہ ہم اردو میں بھی"زرد صحافت" استعمال کرتے ہیں، اسی کا لفظی ترجمہ عربی میں بھی"الصحف الصفراء" ہے۔

بلند و بالا عمارتوں کو ہم اردو میں"فلک بوس عمارت" کہتے ہیں، یعنی"آسمان کو بوسہ دینے والی عمارت"، عربی میں اس معنی کے لیے"ناطحات السحاب" یعنی"بادل کو سینگ مارنے والی" استعمال ہوتا ہے، ڈاکٹر محمد داود کے بقول یہ انگلش تعبیر"Sky Scrappers" کا ترجمہ ہے۔

کسی کو اپنے دشمنوں کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ایک خاص اصطلاح"Black list" استعمال ہوتی ہے، یعنی فلاں کو اس نے اپنی بلیک لسٹ میں شامل کرلیا اردو میں اس کا لفظی ترجمہ"کالی فہرست" استعمال نہیں ہوتا بلکہ اردو میں بھی ہم"بلیک لسٹ" ہی کہتے ہیں، مگر عربی میں "القائمة السوداء" استعمال ہوتا ہے۔

**محاورات کا تاریخی پس منظر:** ذخیرہ محاورات میں کچھ محاورے ایسے بھی ہیں جن کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر بھی ہے۔ یہ محاورے کسی واقعے یا حادثے کے بطن سے جنم لیتے ہیں اور رفتہ رفتہ اصل واقعہ فراموش ہو جاتا ہے مگر محاورہ سکہ رائج الوقت کی طرح بازار ادب میں چلتا رہتا ہے۔ ہم میں سے کون نہیں کہتا کہ"میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے" یعنی اس کو کرنے کا پختہ ارادہ اور عزم

کرلیا ہے یا اس کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے، مگر کم ہی لوگ جانتے ہوں گے کہ دراصل اس محاورے کے پس منظر میں ایک راجپوتانہ رسم ہے- جب کسی سردار یا راجہ کو کوئی اہم کام یا جنگی مہم درپیش ہوتی تھی تو وہ دربار میں ایک تخت پر ایک تلوار، شربت کا پیالہ اور ایک پان کا بیڑا رکھوا دیا کرتا تھا اور پھر مصاحبین اور خواص سے اس اہم کام کا ذکر کرتا تھا- ان میں سے کوئی سورما آگے بڑھ کر تلوار کمر سے باندھتا تھا، شربت پیتا تھا اور پان کا بیڑا اٹھا کر منھ میں رکھ لیا کرتا تھا، گویا اس مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے چنانچہ یہ محاورہ بن گیا، اب لوگ اصل واقعے کو بھول گئے اور محاورہ استعمال ہو رہا ہے(۱)

ہندوستان میں مختلف برادریوں میں پنچایتی نظام رائج تھا، اگر کوئی شخص کوئی جرم کرتا تو اس کو برادری کی پنچایت میں پیش کیا جاتا، برادری کے بزرگ اس آدمی کے جرم کی سزا کے طور پر فیصلہ کرتے تھے کہ پوری برادری اس سے قطع تعلق کرلے، برادری کا کوئی آدمی نہ اس کے گھر جائے نہ اس کو اپنے گھر بلائے، نہ اس کے گھر کا پانی پیے نہ حقہ پیے، گویا اس کو برادری سے خارج کر دیا گیا، یہیں سے ایک محاورہ بنا ''حقہ پانی بند کرنا'' اب اگر کسی کا سوشل بائکاٹ کر دیا جائے اور اس نے خواہ زندگی میں کبھی حقے کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو مگر کہا یہی جائے گا کہ ''اس کا حقہ پانی بند کر دیا گیا''۔

بہت سے محاورے ایسے ہیں جن کے پس منظر میں کوئی فرضی حکایت ہے، مثلاً اردو کا ایک محاورہ ہے ''بندر بانٹ کرنا''، یعنی کسی چیز کی ایسی تقسیم کرنا جس سے تقسیم کرنے والے کا فائدہ ہو اور جو اصل حق دار ہوں ان کا نقصان ہو۔ اس محاورے کے پیچھے ایک فرضی حکایت ہے جس میں دو بلیاں ایک بندر کے پاس اپنی روٹی کی منصفانہ تقسیم کروانے کے لیے آئی تھیں، تھوڑی تھوڑی کرکے بندر پوری روٹی کھا گیا اور بلیوں کو کچھ نہیں ملا۔

عربی کے بھی بہت سے محاوروں کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر ہے، یا کسی خاص موقع پر کوئی جملہ بولا گیا اور بعد میں وہ ایک محاورہ بن گیا۔ یہاں ہم اس قسم کی صرف دو مثالوں پر اکتفا کر رہے ہیں۔

☆ایک محاورہ ہے '' رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ''، مشہور لغوی ابن منظور نے اس کا پس منظر یہ بیان کیا

---

۱۔ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۴۶

ہے کہ عرب کے ایک شخص کی ٹانگ کٹ گئی، اس نے اپنی کٹی ہوئی ٹانگ اٹھا کر چیخنا چلانا شروع کر دیا، چوں کہ کٹے ہوئے عضو کو ''عَقِيْرَةٌ'' کہتے ہیں لہٰذا کسی نے اس کو دیکھ کر کہا ''رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ''، یعنی اس نے اپنی کٹی ہوئی ٹانگ اٹھالی، اسی کے بعد سے چیخنے چلانے اور شور مچانے کے لیے یہ محاورہ بن گیا(۱) اب مجاز در مجاز کی چوٹ کھاتا ہوا یہ محاورہ جدید عربی میں اس طرح استعمال ہوتا ہے'' رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ ضِدَّ فُلان''، یعنی فلاں کے خلاف آواز اٹھائی۔

☆ایک محاورہ ہے''رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْن''، یعنی وہ (عرب کے ایک شخص) حنین کے دونوں موزے لے کر واپس ہوا(۲)، مجازی معنی ہے کہ''وہ ناکام واپس ہوا'' یا ''خالی ہاتھ واپس آ گیا''، علمائے لغت نے اس محاورے کے سلسلے میں دو تاریخی واقعات کا ذکر کیا ہے، ابوعبید لغوی نے لکھا ہے کہ حنین نامی ایک شخص نے کسی اعرابی سے کوئی سودا کیا، مول بھاؤ کرنے میں بات بڑھ گئی، اعرابی ناراض ہو گیا، حنین نے واپسی کے راستے میں اپنا ایک موزہ پھینک دیا اور کچھ آگے جا کر دوسرا موزہ ڈال دیا، جب اعرابی اس راستے سے گزرا اور حنین کا موزہ پڑا ہوا دیکھا تو اس نے سوچا کہ اگر دوسرا بھی مل جاتا تو میں لے لیتا، اس موزے کو وہیں چھوڑ کر وہ آگے بڑھ گیا، جب کچھ دور گیا تو اس کو دوسرا موزہ بھی پڑا نظر آیا، اس نے موزہ اٹھایا اپنے اونٹ کو وہیں چھوڑا اور دوسرا موزہ لینے کے لیے پیچھے چلا گیا، حنین اسی دوسری جگہ تاک میں بیٹھا تھا، جیسے ہی اعرابی پیچھے گیا حنین ساز و سامان سے لدا ہوا اس کا اونٹ لے کر رفو چکر ہو گیا، جب اعرابی دوسرا موزہ لے کر لوٹا تو اپنا اونٹ نہ پا کر اس نے سر پیٹ لیا، بہر حال وہ حنین کے وہ دونوں موزے لے کر جب اپنے گاؤں پہنچا اور لوگوں نے پوچھا کہ''اپنے سفر سے کیا لے کر آئے؟'' تو اس نے مایوسی سے جواب دیا''جِئْتُكُمْ بِخُفَّيْ حُنَيْن''، یعنی''میں حنین کے موزے لے کر آیا ہوں''، اسی وقت سے ناکام و نامراد لوٹنے کے لیے یہ محاورہ بن گیا۔(۳)

ایک دوسرے معروف لغوی ابن السکیت نے لکھا ہے کہ حنین نامی ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ اسد

---

۱۔ لسان العرب مادۃ ع ق ر

۲۔ خف چمڑے کے ایک خاص قسم کے موزے کو کہتے ہیں جس کو اردو میں پائے تابہ کہا جاتا ہے، مگر ہم یہاں خف کا ترجمہ''موزہ'' ہی کر رہے ہیں۔

۳۔ معجم المصطلحات والتراكيب والامثال المتداولة: ص۱۰۴

بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا ہے،حنین حضرت عبد المطلب کی خدمت میں آیا،وہ گہرے لال رنگ کے موزے پہنے ہوئے تھا،اس نے حضرت عبد المطلب سے کہا کہ اے چچا میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں،حضرت عبد المطلب نے اس کو اسد کا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا،آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے اندر ہاشم کے خصائل وشمائل میں سے کوئی بات نہیں پاتا،آخر کار حنین ناکام واپس ہوا،لوگوں نے کہا''رَجَعَ حُنَيْنٌ بِخُفَّيْهِ''یعنی حنین اپنے دونوں موزوں لے کر واپس لوٹا،اسی وقت سے یہ محاورہ بن گیا(۱)

**محاورات پر تہذیب وتمدن کا اثر:** محاورات کی تشکیل اور مقبولیت میں تہذیب وتمدن،معاشرتی اقدار اور گردوپیش کے ماحول کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے،انسان اپنے گردوپیش کے ماحول میں جو کچھ دیکھتا ہے اسی تجربے کے نتیجے میں محاورہ تشکیل پاتا ہے،اسی لیے مختلف علاقوں،قوموں اور ملکوں کے محاورات میں فرق ہوتا ہے،کوئی چیز کسی قوم یا معاشرے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے مگر دوسرے خطے میں وہ اتنی اہم نہیں ہوتی اسی لیے پہلی جگہ کے محاورات میں اس کا نمایاں اثر نظر آئے گا جب کہ دوسری جگہ کے محاورات میں وہ اتنی اہمیت حاصل نہیں کر پائے گی،مثال کے طور پر نقل وحمل کے لیے اونٹ کا استعمال ہمارے یہاں بھی ہوتا تھا،مگر عربوں کے لیے اونٹ ایک خاص اہمیت رکھتا تھا،کیوں کہ جزیرۂ عرب کا اکثر علاقہ ریگستان پر مشتمل تھا اور ریگستانی راستوں میں سفر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو بعض ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو کسی دوسرے سواری کے جانور میں نظر نہیں آتیں،عربوں کی زندگی بدویانہ تھی اس میں بھی اونٹ ان کا ایک اہم ساتھی ہوا کرتا تھا اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اونٹ کی مختلف اداؤں کو مجازی طور پر مختلف معانی کی تعبیر کے لیے استعمال کیا جانے لگا یہاں چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

عربوں کا طریقہ تھا کہ سفر کے لیے اونٹ پر لکڑی کا ایک فریم کستے تھے اس کو پردوں سے ڈھک دیا جاتا تھا تاکہ سوار دھوپ کی تمازت اور اڑتی ہوئی ریت (یہ دونوں چیزیں ریگستان کا لازمہ ہیں) سے محفوظ رہ سکے،اس کو عربی میں رحلۃ،ہودج اور محمل اور اردو میں کجاوہ کہا جاتا ہے،اگر کوئی اونٹ پر کجاوہ باندھ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ اب سفر کرنے والا ہے،لہٰذا یہیں سے محاورہ تشکیل پایا''شَدُّ رِحَالٍ''یعنی کجاوہ کسنا بالفاظ دگر سفر کا قصد کرنا،اب آپ ہوائی جہاز سے

۱۔ معجم المصطلحات والتراكيب والامثال المتداولة:ص۱۰۴/۱۰۵

سفر کا ارادہ رکھتے ہوں یا ریل سے مگر آپ یہی کہیں گے شَـدَدتُّ رِحْلَتِي إلى ....یعنی میں نے فلاں جگہ کے لیے کجاوہ کس لیا ہے بالفاظ دگر فلاں جگہ کے سفر کا قصد کر لیا ہے۔

اب اسی محاورے کے ایک اور معنی دیکھیں، اگر کوئی شخص علم وفضل یا اور کسی بھی میدان میں ماہر اور مشہور ہو تو یقینی طور پر لوگ اس کے پاس دور دور سے اپنی حاجتیں لے کر آئیں گے، جب لوگ سفر کر کے آئیں گے تو لازمی طور پر اونٹوں پر کجاوے کسے جائیں گے، گویا کسی کے مشہور ہونے یا کسی میدان میں ماہر ہونے کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس کی جانب لوگ سفر کریں، یہیں سے اس محاورے نے ایک نیا رخ لیا:

تُشَدُّ إليه الرِّحالُ في عُلومِهِ

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ''ان کے علوم میں ان کی جانب کجاوے کسے جاتے ہیں''، مجازی معنی ہوگا کہ وہ بہت مشہور ومعروف یا اپنے فن میں کامل وماہر ہیں۔

اسی سے ملتا جلتا ایک محاورہ ہے ''تُضْرَبُ إليه أكبادُ الإبل''، یعنی ان کی جانب اونٹوں کے پہلو (سینے، جگر) پیٹے جاتے ہیں (جب اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کو چابک سے مارتے ہیں) مطلب یہی ہے کہ وہ ایسا مشہور ومعروف یا اپنے فن میں یکتا ہے کہ لوگ دور دراز سے سفر کر کے اس کی طرف آتے ہیں۔

جب تک اونٹ کی لگام ہاتھ میں ہے وہ آپ کے قابو میں ہے اگر آپ اس کی لگام چھوڑ دیں تو آزاد ہو جائے گا اور جس طرف چاہے گا جائے گا، لہٰذا کسی کو آزادی دینے کے لیے یہ محاورہ استعمال کیا جانے لگا ''تَـرَكَ الْـحَبْـلَ عَلَى الْغارِب''، یعنی رسی گردن پر چھوڑ دی (۱) مجازی معنی ہوا ''اس کو کھلی چھوٹ دے دی'' یا ''اس کو ڈھیل دے دی''، اردو میں ہم ''شتر بے مہار'' استعمال کرتے ہیں، فقہا کے نزدیک ''حَبْـلُكِ عَلَى غَارِبِكِ'' (تمہاری رسی تمہاری گردن پر ہے یعنی تم آزاد ہو) یہ طلاق کے الفاظ کنایہ میں سے ہے۔

اونٹ کی جسامت کو دیکھتے ہوئے اس کی دُم بہت چھوٹی ہوتی ہے، کہیں بٹوارا ہو رہا ہو ایک آدمی کا حق زیادہ بنتا ہو مگر وہ کسی وجہ سے محض اونٹ کی دُم ہی پر راضی ہو جائے تو گویا وہ بہت

---

۱۔ الغارب: اونٹ کی کوہان اور گردن کے بیچ کا حصہ

چھوٹی چیز پر راضی ہو گیا، اسی سے محاورہ بنا ''رَکِبَ ذَنَبَ الْبَعِیْر ''یعنی اونٹ کی دم پر سوار ہو گیا، یعنی اس کا حق تھا کہ وہ اور لیتا مگر صرف اونٹ کی دم لے کر ہی مان گیا، مثلاً:

الدول العربية تبيع نفطها بدراهم معدودة كأنهم ركبوا ذنب البعير۔

ترجمہ: (۱) عرب ممالک اپنا تیل بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں گویا کہ وہ اونٹ کی دم پر سوار ہیں۔

ترجمہ: (۲) عرب ممالک اپنا تیل بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اور اسی پر راضی ہیں۔

☆''العشواء''ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کو صاف نظر نہ آتا ہو، ظاہر ہے کہ جب صاف نظر نہیں آتا تو اس کی چال بھی اکھڑی اکھڑی ہوگی، کبھی کہیں پیر رکھے گی کبھی کہیں رکھے گی، اسی سے یہ تصور پیدا ہوا کہ کوئی شخص اگر کسی معاملے میں بغیر بصیرت کے کام کرے تو گویا وہ عشوا کی چال چل رہا ہے، لہٰذا محاورہ بنا ''یخبط خبط عشواء''یعنی وہ عشوا کی چال چل رہا ہے، گویا بغیر سوچے سمجھے کام کر رہا ہے۔

محاورات کی تشکیل میں تہذیب اور ماحول کے اثر کو ایک اور رخ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے، جس علاقے یا ماحول یا تہذیب میں جو حالات یا کیفیات زیادہ اور پے در پے پیش آنے والی ہوں ان کے لیے وہاں کی زبان میں کثرت سے محاورے تشکیل پا کر زباں زد ہوں گے۔ کسی دوسری قوم یا علاقے میں وہ چیز اتنی زیادہ عامۃ الورود نہ ہو تو اس زبان میں اس کیفیت کی تعبیر کے لیے محاورے یا تو بالکل نہیں ہوں گے یا پھر کم ہوں گے۔ مثال کے طور پر تاریخ میں عرب ایک جنگ جو قوم رہی ہے، بات بات پر لڑائی چھڑ جاتی تھی اور برسہا برس تک بلکہ نسل در نسل جاری رہتی تھی، اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ کی کیفیات اور حالات کو تعبیر کرنے کے لیے عربی میں کثرت کے ساتھ محاورے موجود ہیں مثال کے طور پر ان محاورات پر غور کریں:

۱۔ محاورہ: دَارَتْ رَحَی الْحَرْب

لفظی معنی: جنگ کی چکی گھومی

مجازی معنی: جنگ کا آغاز ہوا

۲۔ محاورہ: شَمَّرَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقِها
لفظی معنی: جنگ نے اپنی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا
مجازی معنی: جنگ شروع ہوگئی

۳۔ محاورہ: وَضَعَتِ الْحَرْبُ أوزارَها
لفظی معنی: جنگ نے اپنا بوجھ رکھ دیا
مجازی معنی: جنگ ختم ہوگئی

۴۔ محاورہ: دَقَّ فُلانٌ طُبُوْلَ الْحَرْبِ
لفظی معنی: اس نے جنگ کا نقارہ بجایا
مجازی معنی: اس نے جنگ چھیڑ دی

۵۔ محاورہ: قَرَعَ طُبُوْلَ الْحَرْبِ
لفظی معنی: گذشتہ معنی میں ہے
مجازی معنی: گذشتہ معنی میں ہے

۶۔ محاورہ: اِنْدَلَعَتِ الْحَرْبُ
لفظی معنی: جنگ باہر نکلی
مجازی معنی: جنگ نے زور پکڑا، جنگ کے شعلے بھڑکے

۷۔ محاورہ: قَامَتِ الْحَرْبُ عَلی سَاقٍ
لفظی معنی: جنگ اپنی پنڈلی (پیر) پر کھڑی ہوگئی
مجازی معنی: جنگ نے شدت اختیار کرلی

محاورات پر تہذیب وتمدن اور ماحول کے اثر کی ایک جہت اور ملاحظہ کریں، ایک ہی معنی کی تعبیر کے لیے ماحول اور معاشرے کے فرق سے الفاظ مختلف ہوجاتے ہیں، مثال کے طور پر عراق کے شہر بصرہ میں کھجوریں افراط میں ہوا کرتی تھیں اور دور دراز سے لوگ کھجوریں لینے کے لیے بصرہ آتے تھے، اب اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر سے کھجوریں لاد کر بصرہ لے جائے تو یہ ایک غیر ضروری مشقت اور بے فائدہ کام ہی کہلائے گا، یہیں سے ایک محاورہ بنا ''یَحْمِلُ التَّمْرَ إلی

البصرة ''یعنی وہ بصرہ کی جانب کھجور لاد کر لے جا رہا ہے، (کبھی ''کَحَامِلِ التَّمْر إلى هَاجُر'' بھی استعمال ہوتا ہے) مطلب یہ کہ ایسا کام کر رہا ہے جس میں مشقت بھی زیادہ ہے اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔اسی سے ملتی جلتی ایک مثل یا محاورہ یہ ہے ''بائع الماء في حي السقائين ''یعنی بھشتیوں کے محلے میں پانی بیچنے والا۔اسی معنی کی تعبیر کے لیے انگریزی محاورہ ملاحظہ کریں:

To Carry Coals to new castle

ترجمہ: نیوکیسل کی جانب کوئلے لے جانا

انگلینڈ میں نیوکیسل کا علاقہ کوئلے کی کانوں کے لیے مشہور تھا، اب اگر نیوکیسل کی جانب آپ کوئلے لے جا رہے ہیں تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے بصرہ کی طرف کھجور لے جائیں (۱)۔اسی معنی کو اردو میں ''الٹے بانس بریلی'' سے تعبیر کرتے ہیں، کسی زمانے میں بریلی میں بانس زیادہ ہوتے تھے، لہٰذا بریلی کی جانب بانس لے جانا ایک ایسا کام ہے جس میں مشقت بھی ہے اور فائدہ بھی نہیں کیوں کہ وہاں تو پہلے سے بانس کی افراط ہے۔آپ غور کریں کہ محاورے کا بنیادی تصور تینوں زبانوں میں ایک ہی ہے، بس علاقوں اور ماحول کے اختلاف کی وجہ سے الفاظ الگ الگ ہو گئے ہیں۔

**عربی اردو محاورات کا تقابلی جائزہ:** اردو زبان کی تشکیل وتولید میں جن عالمی یا علاقائی زبانوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے ان میں عربی سرفہرست ہے، اردو میں عربی کے بے شمار مفردات اور مرکبات داخل ہوئے اور آج بھی سکہ رائج الوقت کی طرح بازار ادب میں چل رہے ہیں، ان عربی الفاظ وتراکیب میں ایک بڑا حصہ ایسے الفاظ وتراکیب کا ہے جو اردو میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں ان کا استعمال عربی میں کیا جاتا ہے، جب کہ ایسے الفاظ وتراکیب کی تعداد بھی کم نہیں جنھوں نے اردو میں آکر اپنے معنی موضوع لہ کو ترک کر دیا اور ہندوستانی قالب میں ڈھل گئے، اب وہ عربی میں کسی اور معنی میں ہیں اور اردو میں ان سے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر ''الجلوس ''عربی لفظ ہے، جس کا معنی ''بیٹھنا'' ہے، عربی میں یہ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، مگر اردو والوں نے جلوس کا معنی ''چلنا'' کر دیا، احتجاجی جلوس، استقبالیہ جلوس، جلوس جنازہ وغیرہ ان سب میں جلوس بیٹھنے کے معنی میں نہیں بلکہ چلنے کے معنی میں ہے، جس کو آپ

۱۔ التعبير الاصطلاحي: ص۱۰۲/۱۰۳

اردو میں جلوس کہہ رہے ہیں اس کو عربی میں ''الموکب'' کہا جاتا ہے، یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اس قسم کے الفاظ کی خاصی تعداد اردو میں موجود ہے۔

چونکہ محاورہ زبان کی ایک بہت اہم اکائی ہے اس لیے محاورات کے سلسلے میں بھی اردو نے عربی سے استفادہ کیا ہے، اردو میں ایسے بہت سے محاورے رائج ہیں جن کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ یا تو بعینہ عربی سے اردو میں منتقل ہوئے ہیں یا کم از کم کسی عربی محاورے سے معنوی طور پر متأثر ہوئے ہیں۔ ایسے عربی محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو ایک اردو داں کا ذہن بہ آسانی ان کے مجازی معنی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں یہ نکتہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ یہ ضروری نہیں کہ جن عربی اردو محاوروں میں لفظی اور معنوی یکسانیت ہو وہ ہر حال میں عربی ہی سے منتقل ہو کر اردو میں آئے ہوں، کیوں کہ قوموں کے تجربات بہت سے معاملات میں یکساں ہوتے ہیں ممکن ہے جس قسم کے تجربے سے متأثر ہو کر عربی میں وہ ترکیب بطور محاورہ رائج ہوئی ہو زندگی کا ویسا ہی تجربہ اردو والوں نے بھی کیا ہو اور وہ مخصوص الفاظ اسی مجازی معنی میں اردو میں بھی استعمال ہونے لگے ہوں جن میں وہ عربی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مگر اس امر کی تحقیق بہت دشوار ہے کہ کون سا محاورہ عربی سے آیا ہے اور کون سا خود اردو والوں کے اپنے تجربات کا نتیجہ ہے، ہاں یہاں وہ محاورات مستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں کوئی سماجی یا تہذیبی شہادت موجود ہو جس کی روشنی میں قطعیت سے یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ محاورہ عربی سے اردو میں منتقل ہوا ہے۔

آپ سطور گذشتہ میں پڑھ چکے ہیں کہ محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس سے ہمیشہ حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتا ہے، اہل زبان تو اپنے محاورات کے مجازی معنی خوب سمجھتے ہیں، مگر غیر زبان والے کو ان کا معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے، یہ معنی کبھی تو سیاق وسباق سے سمجھ میں آجاتا ہے اور بعض وقت سیاق وسباق بھی اس مجازی معنی کے فہم میں غیر معاون ثابت ہوتا ہے، اردو کے محاورے میں ہم کہتے ہیں ''اس کا دل باغ باغ ہوگیا'' اس کا معنی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرحت وانبساط میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی ''وہ بہت خوش ہوا'' اگر آپ اس کا عربی میں لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہوگا کہ " أصبح قلبه حديقةً حديقة " ظاہر ہے کہ عربی کا بڑے سے بڑا ادیب بھی اس کا معنی سمجھنے سے قاصر رہے گا - اسی طرح عربی کا محاورہ ہے " مات حتف أنفه " اہل زبان

اس کا مجازی معنی سمجھتے ہیں، یعنی ''بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے اس کا انتقال ہو گیا''، لیکن اگر اس کا لفظی ترجمہ کردیں تو یہ ہوگا کہ ''وہ اپنی ناک کی موت مر گیا''، یہ اردو میں بالکل بے معنی ہے۔

جب ہم عربی اردو محاوروں کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں تو محاورات کی چار قسمیں نظر آتی ہیں (یہ ہمارا اپنا ناقص مطالعہ ہے ممکن ہے اگر کسی اور زاویہ سے تجزیہ کیا جائے تو یہ اقسام کم وبیش ہوں)

(أ) عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کردیا جائے تو بعینہ وہی اردو کا محاورہ ہوگا۔

(ب) عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں جو بعینہ تو نہیں لیکن بہت معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔

(ج) عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کردیا جائے تو وہ بالکل بے معنی ہو جائیں گے، اردو داں ان کا مجازی معنی اہل زبان یا معاجم کی طرف رجوع کیے بغیر نہیں سمجھ پائے گا۔

(د) کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر اردو میں ان کا لفظی ترجمہ کردیا جائے تو اس محاورے کا مطلب بالکل برعکس ہو جائے گا۔

ذیل میں ہم کچھ مثالوں کے ذریعے ان اقسام کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

(أ) عربی کے وہ محاورے جو اردو میں بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں عربی میں استعمال ہوتے ہیں، ان کا اگر لفظی ترجمہ کردیا جائے تو معنی بالکل درست ہوگا مثلاً:

(۱) زَرَعَ الأشْوَاكَ في طَرِيْقِهِ

اس کا لفظی ترجمہ ہے ''اس کی راہ میں کانٹے بو دیے''، اس کا مجازی معنی ہے ''کسی کے کام میں دشواریاں پیدا کیں''، اس معنی کی تعبیر کے لیے ہم اردو میں ''راہ میں کانٹے بونا'' یا ''راہ میں کانٹے بچھانا'' استعمال کرتے ہیں، اردو کا یہ محاورہ بعینہ عربی کے اس محاورے کا لفظی ترجمہ ہے، اگر کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ ہو تو ہم اس کا لفظی ترجمہ کر سکتے ہیں اور اس لفظی ترجمے سے وہی مجازی معنی حاصل ہوگا جس کی ادائیگی کے لیے یہ عربی محاورہ لایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل عربی عبارت اور اس کے ترجمے پر غور کریں:

دائماً إسرائيل تزرع الأشواك في طريق العرب والمسلمين۔

اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کی راہ میں کانٹے بوتا رہتا ہے۔
یہاں ہم نے عربی عبارت میں واقع محاورے ''زرع الأشواك فی طریق...'' کا لفظی ترجمہ کیا ہے، چونکہ یہی اردو کا محاورہ بھی ہے اس لیے ہمارا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوگیا کہ ''اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کے کام میں دشواریاں کھڑی کرتا رہتا ہے''۔

**(۲)** طَرَقَ بَابَ فُلان

اس کا لفظی ترجمہ ہوگا ''فلاں کا دروازہ کھٹکھٹایا''، اس کے حقیقی معنی پر غور کریں تو یہ ہوگا کہ کوئی شخص کسی کے گھر گیا اور اطلاع دینے کے لیے یا اجازت طلب کرنے کے لیے اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، مگر محاورے کا مجازی معنی ہے ''کسی سے مدد طلب کی'' یا ''کسی کے آگے دست سوال دراز کیا''، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں بھی ''دروازہ کھٹکھٹانا'' استعمال ہوتا ہے، اگر عربی عبارت کا لفظی ترجمہ کردیں تو کسی اردوداں کا ذہن اس کے حقیقی معنی کی طرف منتقل نہیں ہوگا بلکہ اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ ''فلاں سے مدد طلب کی''، ان عبارتوں پر غور کریں:

عندما فقد خالد كل ماله فطرق باب صديقه۔
ترجمہ: جب خالد کا سارا مال ختم ہوگیا تو اس نے اپنے دوست کا دروازہ کھٹکھٹایا/ دوست سے مدد طلب کی۔

لا تطرق باباً تعرف مسبقاً أنه لن تنال منه خيرا۔
ایسا دروازہ مت کھٹکھٹاؤ جس کے بارے میں تم پہلے سے جانتے ہو کہ وہاں سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔
اسی قسم کے محاورات کی چند اور مثالیں دیکھیں:

| | |
|---|---|
| عربی محاورہ: | طَارَ النَّوْمُ مِنْ عَيْنِه |
| اردو محاورہ: | آنکھوں سے/کی نیند اڑ گئی |
| مجازی معنی: | نیند نہیں آئی، جاگتا رہا، بے چین رہا |

**مثال**: لقد طار النوم من عين محمود منذ أن أوشك رصيده في البنك على الانتهاء۔
ترجمہ: جب سے محمود کا بینک اکاونٹ خالی ہونے کے قریب آیا ہے اس کی آنکھوں سے نیند اڑ گئی ہے۔

عربی محاورہ: حَمَلَ رَايَةَ كَذا....

اردو محاورہ: جھنڈا اٹھایا، علم اٹھایا، پرچم بلند کیا
مجازی معنی: کسی کام کی قیادت کی، اگوائی کی

**مثال:** ظل الإمام الغزالي يحمل راية الدفاع عن الإسلام حتى آخر أنفاسہ ۔

**ترجمہ:** امام غزالی آخری سانس تک اسلام کے دفاع کا جھنڈا اٹھائے رہے۔

عربی محاورہ: سَقَطَ مِنْ نَظَرِہ
اردو محاورہ: اس کی نظر سے گر گیا
مجازی معنی: اس کی عزت باقی نہیں رہی، قدر کھو بیٹھا

**مثال:** إساء تك إلى الآخرين تسقطك من أنظارهم

**ترجمہ:** دوسروں کے ساتھ برائی کرنا تمہیں ان کی نظروں سے گرا دے گا۔

یہ چند مثالیں ہیں اس قسم کی مثالیں اس کتاب میں جگہ جگہ موجود ہیں، ان میں قابل غور نکتہ یہی ہے کہ ایسے محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو عبارت کے معنی مراد پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ یہ ترجمہ اردو زبان کی رو سے بھی فصیح ہی کہلائے گا۔

(ب) کچھ محاورے ایسے ہیں جو الفاظ کی تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ دونوں زبانوں میں مستعمل ہیں، ایسے محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیں تو اگرچہ یہ اردو میں غیر فصیح ہوگا مگر سیاق وسباق کے ذریعے اس کا معنی سمجھا جا سکتا ہے، مثال کے طور پر ان محاورات پر غور کریں۔

(ا) قَلَّمَ أظافِرَہٗ

اس کا لفظی ترجمہ ہے ''اس کے ناخون کاٹ دیے''، مجازی معنی ہے ''اس کی بڑھتی ہوئی طاقت، یا شرارت وغیرہ پر قدغن لگا دی''، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں ہم ''پر کاٹنا'' یا ''پر کترنا'' استعمال کرتے ہیں، اگر کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ ہو اور اردو میں اس کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اگرچہ یہ اردو میں غیر فصیح ہوگا مگر سیاق وسباق کی روشنی میں اس کے مجازی معنی کی طرف رسائی ممکن ہے، مثلاً:

عندما تتعدى المعارضة حدودها وتصبح خطراً على أمن البلاد ينبغي عندئذ تقليم أظافرها۔

**ترجمہ:** جب اپوزیشن حد سے تجاوز کرے اور ملک کے امن وامان کو خطرہ لاحق ہو تو اس وقت اس

کے ناخون کاٹنا ضروری ہوتا ہے۔

اس ترجمے میں محاورے کا حقیقی معنی لکھا گیا ہے یعنی ''اس کے ناخون کاٹنا ضروری ہوتا ہے''، اردو میں طاقت کم کرنے کے معنی کے لیے ''ناخون کاٹنا'' محاورہ نہیں ہے لیکن اگر آپ عبارت پر غور کریں تو اس مجازی معنی تک پہنچ سکتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ یہ ترجمہ اردو میں غیر فصیح ہوگیا، اس ترجمے کو فصیح بنانے کے لیے دو طریقے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ عربی کے اس محاورے کا مجازی معنی لکھا جائے مثلاً ''تو اس وقت اس پر قدغن لگانا ضروری ہوتا ہے''، یہ ترجمہ سلیس ہوگا، یا پھر اس کے ترجمے میں اردو محاورہ لایا جائے مثلاً ''تو اس وقت اس کے پَر کترنا ضروری ہو جاتے ہیں''۔

(۲) ذَهَبَتْ رِيْحُهُ

اس کا لفظی ترجمہ ہے ''اس کی ہوا چلی گئی''، مجازی معنی ہے ''اس کی طاقت کم ہوگئی، اثر ونفوذ کم ہو گیا''، اس معنی کی تعبیر کے لیے تھوڑی سی لفظی تبدیلی کے ساتھ اردو میں ہم کہتے ہیں ''اس کی ہوا اکھڑ گئی''، مثال پر غور کریں:

قرآن کریم میں ہے: وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (الانفال:۴۶)

ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کروگے تو) تمہارے اندر بزدلی آجائے گی اور تمہاری ہوا چلی جائے گی۔

یہاں ''تذهب ريحكم'' کا لفظی ترجمہ کیا گیا ہے ''تمہاری ہوا چلی جائے گی''، یہ اردو ترجمہ اگرچہ محاورے کا مجازی معنی ظاہر نہیں کر رہا ہے مگر آیت کریمہ کے سیاق وسباق سے ہم اس مجازی معنی تک پہنچ سکتے ہیں کیوں کہ اس کے قریب ترین محاورہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے ''ہوا اکھڑنا''، اب ترجمہ یہ کریں ''اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''۔

(۳) تَجَمَّدَ الدَّمُ في عُرُوْقِه

اس عربی محاورے کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا ''اس کی رگوں میں خون جم گیا''، یہ خوف ودہشت میں مبالغے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو محاورہ ہے ''خون خشک ہونا''، یعنی سہم جانا، خوف چھا جانا، اسی معنی کی تعبیر کے لیے ایک اور محاورہ ہے ''سٹی پٹی گم ہونا''۔ مثال پر غور کریں:

لما رأى اللص الشرطة أمامه تجمد الدم في عروقه۔

جب چور نے پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کی رگوں میں خون جم گیا۔

یہاں ''اس کی رگوں میں خون جم گیا'' اگرچہ اردو میں خلاف محاورہ ہونے کی وجہ سے غیر فصیح ہے مگر چونکہ الفاظ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ یہ محاورہ اردو میں بھی مستعمل ہے اس لیے سیاق وسباق کی روشنی میں ہمارا ذہن محاورے کے مجازی معنی کی طرف منتقل ہو جائے گا اور ہم سمجھ لیں گے کہ پولس کو سامنے دیکھ کر چور سہم گیا، اگر آپ اس کو با محاورہ ترجمہ بنانا چاہتے ہیں تو یوں کہیں گے ''جب چور نے پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کا خون خشک ہو گیا/ اس کی سٹی پٹی گم ہو گئی''۔

(ج) محاوروں کی تیسری قسم وہ ہے کہ اگر اردو میں ان کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو یہ بالکل بے معنی ہو جائیں گے، سیاق وسباق سے بھی ان کا معنی سمجھنا مشکل ہوگا، چند مثالیں ملاحظہ کریں:

(ا) عربی کا محاورہ ہے ''رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْن''، اولاً تو اس کا لفظی ترجمہ ہی کرنا دشوار ہوگا کیوں کہ لغت میں رَجع اور خُفَّيْن کا معنی تو مل جائے گا لیکن حُنَيْن کا معنی نہیں ملے گا، آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ حنین عرب کے ایک شخص کا نام ہے، لفظی ترجمہ یہ ہوگا ''وہ حنین کے دونوں موزے لے کر واپس ہوا''، یا'' وہ حنین کے دونوں موزوں کے ساتھ واپس ہوا''، اس کا مجازی معنی ہے ''وہ ناکام/ نامراد واپس ہوا''، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے یہ محاورے استعمال ہوتے ہیں ''خالی ہاتھ واپس آیا'' یا ''ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس آیا'' یا ''یک بنی و دو گوش واپس آیا'' درج ذیل عبارت پر غور کریں:

رجع محمود من بريطانية بخفي حنين ولم يظفر بوظيفة جيدة۔

محمود برطانیہ سے حنین کے دونوں موزے لے کر واپس آیا اور اس کو کوئی اچھی نوکری نہیں ملی۔

یہ ترجمہ اردو میں بالکل بے معنی ہو گیا، آپ سیاق وسباق پر غور کریں پھر بھی اس مجازی معنی تک مشکل ہی سے رسائی ہوگی جو اس عربی محاورے کی مراد ہے۔ اب آپ اس ترجمے پر غور کریں:

ا۔ محمود برطانیہ سے ناکام ہو کر لوٹا اور اس کو کوئی اچھی نوکری نہیں ملی۔

۲۔ محمود برطانیہ سے خالی ہاتھ واپس آ گیا اور اس کو کوئی اچھی نوکری نہیں ملی۔

۳۔ محمود برطانیہ سے ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس آ گیا اور اس کو کوئی اچھی نوکری نہیں ملی۔

اس قسم کے محاوروں کا ترجمہ کافی دشوار ہوتا ہے، یہ ضروری نہیں کہ عربی کے ہر محاورے کے بالمقابل اردو محاورہ اور ہر اردو محاورے کے معنی میں عربی محاورہ موجود ہو، ایسے محاوروں کا ترجمہ

کبھی ایسے الفاظ سے کیا جاتا ہے جن سے محاورے کے مجازی معنی پر روشنی پڑتی ہو جیسا کہ ترجمہ نمبر ا ر میں کیا گیا ہے، یا اگر اسی معنی میں کوئی اردو محاورہ موجود ہے تو اس کا سہارا لیا جاتا ہے، جیسا کہ ترجمہ نمبر ۲ ر اور ۳ ر میں کیا گیا ہے۔ اسی قسم کی چند اور مثالوں پر غور کریں۔

عربی کا محاورہ ہے ''نَـامَ مِـلْءَ جُفُوْنِه ''، (نام: سونا، ملء: بھرنا، جفون: الجفن کی جمع آنکھ کے پپوٹے) ترجمہ ہوا ''وہ اپنے پپوٹے بھر کر سویا''، مراد ہے گہری نیند سویا، بے خبر سویا، اس معنی میں اردو کا محاورہ ہے ''گھوڑے بیچ کر سویا''۔

عربی کا ایک اور محاورہ ہے ''أن یـوذّن فـي مالطة' 'لفظی ترجمہ ہوا ''مالٹا میں اذان دینا''، مجازی معنی ہے کسی ایسے شخص سے یا ایسی جگہ کوئی بات کہنا جہاں اس پر توجہ دینے کا کوئی امکان نہ ہو، اردو میں اس کے مقابل محاورہ ہے ''بھینس کے آگے بین بجانا''۔

عربی میں کہتے ہیں ''جـعـل الـحبة قبة ''اس کا لفظی ترجمہ ہے ''دانے کو گنبد بنادیا''، مجازاً اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ کسی معمولی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا، اس معنی میں اردو کا محاورہ ہے ''رائی کا پربت بنادیا''۔

ہم نے پیچھے عرض کیا تھا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر عربی محاورے کے بالمقابل اردو محاورہ موجود ہو، ایسے محاوروں کا ترجمہ محاورے کے ذریعے نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے ترجمے میں ایسے تشریحی الفاظ لائے جاتے ہیں جن سے اردو کی سلاست وروانی بھی متأثر نہ ہو اور محاورے کا مجازی معنی بھی واضح ہو جائے، مثال کے طور پر عربی کا محاورہ ہے ''مـات حتف أنفه ''، اس کا لفظی ترجمہ ہوا ''وہ اپنی ناک کی موت مرگیا''، مجازی معنی یہ ہے کہ اس کی موت قتل، حادثہ یا بیماری کے سبب نہیں ہوئی بلکہ وہ اپنی طبعی موت مرگیا، اس معنی کی ادائیگی کے لیے کوئی اردو محاورہ راقم کے علم میں نہیں ہے، اس لیے اس کا ترجمہ اس طرح کیا جائے گا کہ ''بغیر کسی ظاہری سبب کے مرگیا''، یا اپنی طبعی موت مرگیا''۔

(د) چوتھی قسم ایسے محاورات کی ہے کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کردیا جائے تو یہ اردو میں بے معنی تو نہیں ہوں گے مگر جو مجازی معنی عربی میں مراد ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا معنی ادا کریں گے، مثال کے طور پر عربی کا محاورہ ہے ''شـمـر عن ساعده ''، (شمر: کپڑا اسمیٹنا، ساعد: بازو) لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ''اس نے اپنے بازو سے کپڑا اسمیٹ لیا''، اس کا مجازی معنی ہے ''کسی کام کا ارادہ کیا، عزم

مصمم کیا''، یہ مثبت کام کے لیے استعمال ہوتا ہے،آپ اگر اس کا لفظی ترجمہ ''اس نے آستین چڑھالی'' کردیں تو معنی کچھ کا کچھ ہوجائے گا، کیونکہ اردو میں آستین چڑھانے کا معنی ہے ''مرنے مارنے پر آمادہ ہوگیا''، ہم کہتے ہیں فلاں آستین چڑھا کر میدان میں آ گیا،عربی کے اس محاورے کا جو مجازی معنی ہے اس کی تعبیر کے لیے اردو میں ''کمر کس لی'' استعمال ہوتا ہے۔

جدید عربی محاورے میں ہم کہتے ہیں ''ضَحِكَ عَلى فُلان''، لفظی ترجمہ ہے ''فلاں پر ہنسا''، کسی پر ہنسنے کا معنی اردو میں یہ ہے کہ کسی کا مذاق بنایا یا اس کا تمسخر اڑایا،لیکن اس عربی محاورے کا مجازی معنی یہ نہیں ہے بلکہ اس کا مجازی معنی ہے ''فلاں کو ٹھگ لیا''، کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہو اور آپ اس کا لفظی ترجمہ کردیں تو اردو عبارت بے ربط یا غیر فصیح نہیں ہوگی مگر اس معنی کی طرف اشارہ نہیں ہوگا جس کے لیے عربی میں یہ محاورہ لایا گیا ہے، مثال کے طور پر درج ذیل عبارت پر غور کریں:

لقد ضحك صاحب المحل على الرجل الريفي و أَخَذَ كل ما معه من المال۔

ترجمہ: دکان دار دیہاتی پر ہنسا اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب لے لیا۔

یہاں اردو عبارت بالکل درست ہے مگر اس میں قائل کی مراد کے علاوہ دوسرے معنی پر دلالت ہو رہی ہے، صحیح ترجمہ یہ ہوگا ''دکان دار نے دیہاتی کو ٹھگ لیا اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب اینٹھ لیا''۔ یہاں اس پر بھی غور کریں کے ہم نے عربی لفظ ''أَخَذ'' کا ترجمہ ''لے لیا'' نہیں کیا ہے بلکہ عبارت کے سیاق کی مناسبت سے ''اینٹھ لیا'' کیا ہے۔

اگر کوئی شخص مرجع خلائق اور مرکز توجہ بن جائے تو اس کے لیے عربی میں محاورہ استعمال ہوتا ہے ''يشار إليه بالبنان''، یعنی اس کی طرف پوروں یا انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت مند اپنی حاجت روائی کے لیے کسی سے مشورہ کرے کہ میری یہ حاجت کس کے پاس جا کر رفع ہوسکتی ہے، تو لوگ اسی (مرجع خلائق) کی طرف اشارہ کرکے کہیں گے کہ تمہاری حاجت اس کے پاس رفع ہوسکتی ہے، لیکن ''انگلیوں سے اشارے ہونا یا انگلیاں اٹھنا'' اردو میں بالکل الگ معنی میں استعمال ہوتا ہے، اگر عربی عبارت کے ترجمے میں آپ نے محاورے کا لفظی ترجمہ لکھ دیا تو معنی بالکل برعکس ہوجائے گا، مثال پر غور کریں:

لما جلس الإمام الغزالي على كرسي التدريس أصبح مدرساً يشار إليه بالبنان .

ترجمہ: جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے مدرس ہو گئے کہ ان کی جانب اشارے ہونے لگے یا ان کی جانب انگلیاں اٹھنے لگیں۔

یہ ترجمہ قائل کی مراد کے بالکل خلاف ہو گیا، عبارت امام غزالی کی مدح میں لائی گئی تھی مگر ترجمے میں ذم کا پہلو نمایاں ہو گیا، صحیح ترجمہ یہ ہوگا ''جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے عظیم الشان مدرس ہوئے کہ لوگوں کا مرجع بن گئے یا مرکز توجہ بن گئے''۔

ایسا جھوٹ جس میں کوئی نقصان نہ ہو یا کسی خیر کے حصول کے لیے مصلحتاً بولا جار ہا ہو اس کو عربی محاورے میں ''كذب أبيض ''یا كذبة بيضاء '' کہتے ہیں، اس کا لفظی ترجمہ ہوا ''سفید جھوٹ''، اردو میں ''سفید جھوٹ'' کا معنی بالکل مختلف ہے، اگر کسی عربی عبارت میں یہ استعمال ہو اور آپ اس کا لفظی ترجمہ کر دیں تو اردو عبارت بالکل درست ہوگی مگر قائل کی مراد کے برعکس ہو جائے گی۔

**بامحاورہ ترجمے میں احتیاط:** گذشتہ مثالوں میں ہم نے محاورے کا ترجمہ محاورے میں کرنے کی بات کی تھی، مگر یہ مرحلہ اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتا ہے اور اس میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس نزاکت اور احتیاط کا بیان قدرے تفصیل چاہتا ہے۔ دراصل زبان کوئی بھی ہو اس میں ایک ہی معنی کی تعبیر کے لیے موقع محل، متکلم اور مخاطَب کے اعتبار سے جدا جدا الفاظ کا انتخاب کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر کسی کی موت کی خبر دینے کے لیے اردو میں مندرجہ ذیل الفاظ ومحاورات استعمال کیے جاسکتے ہیں:

ا۔ زید مر گیا۔ ۲۔ زید فوت ہو گیا۔ ۳۔ زید ہلاک ہو گیا۔ ۴۔ زید لقمہ اجل بن گیا۔ ۵۔ زید کا انتقال ہو گیا۔ ٦۔ زید انتقال فرما گئے۔ ۷۔ زید کی وفات ہو گئی۔ ۸۔ زید نے رحلت فرمائی۔ ۹۔ زید رخصت ہو گئے۔ ۱۰۔ زید اب ہم میں نہیں رہے۔ ۱۱۔ زید نے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ ۱۲۔ زید راہی ملک بقا ہوئے۔ ۱۳۔ زید اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ان تمام الفاظ ومحاورات کا معنی ایک ہی ہے کہ ''زید کی موت واقع ہو گئی''، مگر موقع محل اور متکلم ومخاطَب کے بدلنے سے الفاظ بدل جائیں گے، ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے ہر لفظ ہر موقع پر یا ہر

شخص کے لیے استعمال کیا جائے، ان میں کچھ عام لوگوں کے لیے ہیں، نمبر ۳/ اور ۴/ حادثاتی موت کے بیان کے لیے ہیں، باقی حسب مراتب الگ الگ مواقع اور شخصیات کے لیے ہیں۔ اہل زبان اپنی زبان کے الفاظ و محاورات کا محل استعمال جانتے ہیں، غیر اہل زبان یا تو اہل زبان کی صحبت کے ذریعے یا پھر اس زبان کے ادب کے گہرے مطالعے کے ذریعے اس نزاکت کو سمجھ لیتا ہے۔

اس ایک مثال سے یہ بات سمجھانا مقصود ہے کہ معنوی طور پر محاورات بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں، کچھ معیاری ہیں، کچھ سطحی ہیں، کچھ میں یک گونہ ابتذال کا پہلو ہوتا ہے، کسی میں ادب کا پہلو ہوتا ہے، کسی میں حقارت و ذلت کا رنگ ہوتا ہے، مثال کے طور حیرت و استعجاب کا اظہار کرنے کے لیے اردو کا محاورہ ہے ''دانتوں تلے انگلیاں دبالیں''، یہ محاورہ فصیح ہے، متروک بھی نہیں ہے، اس میں ابتذال بھی نہیں ہے، اگر آپ اپنے کسی برابر کے ساتھی کے بارے میں کہیں کہ ''میں نے جب اپنے دوست خالد کو اپنے گھر کی قیمت بتائی تو اس نے دانتوں تلے انگلیاں دبالیں''، یہ عبارت زبان کے رخ سے بے غبار ہے، مگر یہی محاورہ آپ اس طرح استعمال کریں کہ ''میں نے جب اپنے مدرسے کے شیخ الحدیث حضرت علامہ خالد صاحب کو اپنے گھر کی قیمت بتائی تو انہوں نے دانتوں تلے انگلیاں دبالیں'' محاورے کا یہ استعمال نہ صرف یہ کہ بے ادبی ہے بلکہ زبان پر آپ کے قادر نہ ہونے کی دلیل بھی، اردو میں گہری دوستی کے لیے ''گاڑھی چھننا'' محاورہ استعمال ہوتا ہے، مثلاً ''میری اپنے چچازاد بھائی سے بہت گاڑھی چھنتی ہے''، بالکل درست ہے، مگر ''فلاں فلاں صحابی کی آپس میں بہت گاڑھی چھنتی تھی''، خلاف ادب ہے۔

اب اس بحث کو اس زاویے سے دیکھیں کہ کبھی عربی محاورہ اپنے موقع استعمال میں وسعت رکھتا ہو اس کو صغیر و کبیر سب کے لیے عربی میں بلا تکلف استعمال کیا جاتا ہو، مگر اردو میں ہم اس کا جو متبادل پیش کر رہے ہیں ضروری نہیں کہ وہ بھی اسی قسم کی وسعت رکھتا ہو، مثال کے طور پر گذشتہ صفحات میں گہری نیند کے اظہار کے لیے ایک عربی محاورہ گزرا ''نام مل ء جفونه''، جس کا اردو متبادل ہم نے لکھا تھا ''وہ گھوڑے بیچ کر سویا''، ان دونوں میں استعمال کے اعتبار سے فرق یہ ہے کہ عربی کا یہ محاورہ اپنے سے چھوٹے کے لیے استعمال کریں یا ساتھی کے لیے یا بزرگ کے لیے، ہر جگہ استعمال ہو جائے گا، مگر اردو کے اس محاورے میں یہ وسعت نہیں ہے، مثلاً آپ اپنے

دوست کے بارے میں کہہ رہے ہیں:

لقد دخلت غرفة صديقي الأمس وجدته ينام ملء جفونه۔

میں کل اپنے دوست کے کمرے میں گیا تو دیکھا کہ وہ گھوڑے بیچ کر سورہا ہے۔

یہی بات آپ اپنے مدرسے کے شیخ الحدیث کے بارے میں کہہ رہے ہیں:

لقد دخلت غرفة أستاذي الأمس وجدته ينام ملء جفونه۔

میں کل اپنے استاذ کے کمرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ گھوڑے بیچ کر سورہے ہیں۔

آپ غور کریں کہ پہلی مثال میں عربی اور اردو دونوں جملوں میں محاورے کا استعمال بالکل درست ہوا ہے، دوسرے جملے میں عربی محاورہ تو برمحل ہے لیکن اردو میں اس کا متبادل محاورہ اگرچہ اسی معنی مجازی کا حامل ہے جو عربی محاورے کی مراد ہے مگر اس کے باوجود یہ اردو محاورہ بے محل ہو گیا ہے۔

اس دوسری عبارت میں محاورے کا ترجمہ محاورے میں نہیں بلکہ اس طرح کیا جائے گا کہ ”میں کل اپنے استاذ کے کمرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ گہری نیند میں سورہے ہیں“۔

یہ بہت نازک مقام ہے، اس سے سلامتی کے ساتھ گزرنے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں زبانوں کے ادب کا گہرا مطالعہ ہو، ورنہ عموماً اس مقام پر قلم لغزش کا شکار ہو جاتا ہے۔

# کچھ کتاب کی ترتیب کے بارے میں

☆ کتاب میں موجود محاورات کا اکثر حصہ مندرجہ ذیل کتابوں سے ماخوذ ہے:

۱۔المعجم الوجیز — مجمع اللغة العربية (مصر)

۲۔ التعبير الاصطلاحي — ڈاکٹر کریم زکی حسام الدین (مصر)

۳۔معجم التعبير الاصطلاحي في العربية المعاصرة — ڈاکٹر محمد محمد داؤد (مصر)

۴۔معجم المصطلحات والتراكيب والأمثال المتداولة — ڈاکٹر محمد موسیٰ الشریف (سعودیہ)

ان کے علاوہ محاورات کا ایک حصہ ایسا ہے جو مختلف ادبا کی کتابوں سے دورانِ مطالعہ مَیں نے ذاتی شوق کی بنیاد پر نوٹ کر لیا تھا، اب ان کو کتاب میں شامل کر لیا ہے۔

☆ محاوروں کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

الف: کوشش کی گئی ہے کہ صرف وہی محاورے شامل کیے جائیں جو معاصر عربی میں استعمال ہو رہے ہیں، اسی لیے ایسے قدیم محاوروں سے اجتناب کیا گیا ہے جو اب تقریباً متروک یا قلیل الاستعمال ہیں۔

ب: عامیہ یا دارجہ کے محاوروں سے بھی اجتناب کی کوشش کی گئی ہے، البتہ بعض عامی محاورات اہل علم وادب کے بے تکلف استعمال کی وجہ سے فصیح عربی کا حصہ بن گئے ہیں، ایسے چند محاورات کتاب میں شامل ہیں۔

ج: بعض محاورات لفظ یا معنی کی جہت سے یک گونہ فحش یا ابتذال کا پہلو رکھتے ہیں، عربی میں بھی ایسے محاورے موجود ہیں اور مستعمل بھی مثلاً ''فض بكارتها ''اس کا معنی ہے کسی معاملے میں پہل کرنا، مگر اس کے الفاظ میں ابتذال ہے، ہم نے اس قسم کا کوئی محاورہ شامل کتاب نہیں کیا ہے۔

د: ضرب الامثال کے اندراج سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی گئی ہے، بعض تعبیرات ایسی ہوتی ہیں کہ اصطلاحی طور پر طے کرنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ امثال میں ہیں یا محاورے میں، اگر اس قسم کی کچھ تعبیرات کتاب میں راہ پا گئی ہوں تو بعید نہیں۔

☆ بعض محاورات لفظ یا معنی کے لحاظ سے از روئے شرع درست نہیں ہوتے۔ بعض محاورات کے پس منظر میں کوئی ایسا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے از روئے تاریخ اتفاق نہیں کیا جا سکتا، جیسے ''قميص عثمان'' کے پس منظر میں جو واقعہ ہے اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ''تبرے'' کا گمان ہوتا ہے۔ اسی طرح ''كرس نفسه لكذا'' عیسائیوں کی ایک مذہبی رسم کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ اس لیے یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس کتاب کے مرتب نے مورخ یا مفتی کی حیثیت سے یہ کتاب ترتیب نہیں دی ہے، یہاں صرف محاوروں کی تشریح و تفہیم مقصود ہے، اگر کسی کو از روئے شرع کسی محاورے کے استعمال پر تشویش ہو تو وہ دار الافتا سے رجوع کرے اور جو بھی حکم شرع ہو اس پر عمل کرے۔

☆ محاورات کو دو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں وہ محاورات ہیں جن کی ابتدا میں کوئی فعل ہے خواہ مثبت ہو یا منفی، دوسرے باب میں ان محاورات کو رکھا گیا ہے جن کے شروع میں اسم یا حرف آتا ہے، بالفاظ دیگر پہلا باب جملہ فعلیہ کا ہے، دوسرا باب جملہ اسمیہ یا مرکب ناقص کا۔

☆ عام طور سے عربی معجم کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کے مادۂ اشتقاق کو بنیاد بنایا جاتا ہے، مگر میں نے طلبہ کی سہولت کے لیے شعوری طور پر اس طریقے سے انحراف کیا ہے، اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد داؤد کی معجم التعبير الاصطلاحي کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ محاورے کے پہلے لفظ کے پہلے حرف کو بنیاد بنایا گیا ہے، خواہ وہ پہلا حرف ہمزہ یا لائے نفی ہی کیوں نہ ہو مثلاً اصولی طور پر ابتسم له الحظ اور أثقل كاهله علی الترتیب ''ب'' اور ''ث'' کے تحت آنا چاہیے تھے مگر ان کے ہمزے کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو باب ''الف'' میں رکھا گیا ہے، اسی طرح جو محاورہ صیغہ نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اس کو باب ''لام'' میں رکھا گیا ہے مثلاً لا يفرق بين الغث و السمين وغیرہ، اسی طرح بعض محاورے بصیغہ مضارع ہی استعمال ہوتے ہیں، ان کو مضارع کے پہلے حرف کا لحاظ کرتے ہوئے باب ''ی'' میں درج کیا گیا ہے۔

☆ عربی محاورے کے نیچے اس کا مجازی معنی اور اس کا اردو متبادل محاورہ درج کیا گیا ہے، بعض عربی محاوروں کے بالمقابل ایک سے زیادہ اردو محاورے موجود ہیں، اور بعض کے بالمقابل اردو محاورے تک میرے رسائی نہیں ہوسکی، لہٰذا صرف مجازی معنی لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اردو محاورے کے سلسلے میں اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ عربی محاورے کے بالمقابل جو اردو محاورہ لکھا گیا ہے بعض جگہ وہ مکمل طور پر اسی معنی پر دلالت کر رہا ہے جو عربی محاورے کی مراد ہے، کہیں ایسا ہے کہ اردو محاورہ صرف جزوی طور پر عربی محاورے کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، زبانوں کے باہم تبادلے میں اس قسم کی رعایت ناگزیر ہے ورنہ اگر ہر لفظ اور ہر محاورے کے بالمقابل ایسے لفظ یا محاورے کی ضد پکڑ لی جائے جو" دلالت مطابقی" رکھتا ہو تو ترجمہ نگاری کا قافیہ تنگ ہو جائے گا۔

☆ ہر تعبیر کو ایک عربی جملے میں استعمال کر کے دکھا دیا گیا ہے تا کہ اس کو سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھ ہی مثال کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے، مثالوں کے ترجمے میں لفظی ترجمے سے گریز کر کے بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کیا گیا ہے، لہٰذا عربی جملے میں موجود ہر لفظ کا ترجمہ اردو جملے میں تلاش نہ کیا جائے، ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ طلبہ کو لفظی ترجمے اور سلیس وبامحاورہ ترجمے کے درمیان فرق سمجھ میں آجائے۔

☆ عربی مثالوں کے سلسلے میں علمی دیانت کے طور پر چند امور کی وضاحت ضروری ہے:

الف: بعض مثالیں معجم التعبير الاصطلاحي سے لی گئی ہیں، جہاں ایسا کیا گیا ہے وہاں اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے، اس کے لیے ہم نے کتاب کے نام کا مخفف "م ت" اختیار کیا ہے۔

ب: بعض جگہ میں نے مثالیں چھوڑ دی تھیں، ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے نظر ثانی کے دوران ان مقامات پر مثالیں لکھ دیں، تسوید وتبئیض کے مراحل کے دوران سب مثالیں آپس میں گڈ مڈ ہوگئیں، اب یہ نشان دہی مشکل ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم صاحب کی لکھی ہوئی مثالیں کون کون سی ہیں، ورنہ میں اس کا حوالہ ضرور دے دیتا۔

ج: بعض وہ محاورات جو میں نے مختلف ادبا کی کتابوں سے جمع کیے تھے ان کے ساتھ ہی ان کی وہ عبارت بھی نوٹ کر لی تھی جس میں وہ محاورہ استعمال ہوا ہے، مگر چونکہ اس وقت یہ کتاب ترتیب دینے کا خیال نہیں تھا اس لیے میں نے ڈائری میں حوالہ نوٹ نہیں کیا تھا، ایسے محاورات

کے ضمن میں مَیں نے اکثر جگہ خود کوئی مثال لکھی ہے، مگر بعض جگہ انہیں ادبا کے جملے قدرے حذف واضافے کے ساتھ درج کر دیے ہیں، اگر چہ ایسے مقامات ۲۰/۲۵ سے زیادہ نہیں ہوں گے، لیکن پھر بھی اگر کسی کو میری درج کردہ مثال کسی ادیب کی کتاب میں مل جائے تو اس کو سرقہ نہ سمجھا جائے، اگر اُس وقت میں حوالے نوٹ کر لیتا تو ان کا ذکر ضرور کرتا۔

د: مثالوں میں ایک بات مجھے کھٹک رہی ہے کہ ان میں عرب کے سیاسی حالات اور امریکہ، عراق، فلسطین اور افغانستان کا ذکر کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زمانے میں کتاب ترتیب دی جارہی تھی اس زمانے میں افغانستان پر امریکی حملے کے زخم تازہ تھے اور عراق پر امریکہ کا تسلط ہو چکا تھا، لہٰذا احباب کی محفل، ٹی.وی، ریڈیو، اخبارات ہر جگہ یہی موضوعات چھائے ہوئے تھے، چنانچہ غیر ارادی طور پر یہی موضوعات مثالیں لکھتے وقت نوک قلم پر آ گئے۔

☆ اگر کسی محاورے کی مثال میں کوئی شعر درج کیا گیا ہے تو اس کے ماخذ کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے، یہ ڈاکٹر محمد موسیٰ شریف کی کتاب ''معجم المصطلحات والتراكيب والأمثال المتداولة '' سے لیے گئے ہیں، اس کے حوالے کے لیے کتاب کے نام کا مخفف ''م ص'' اختیار کیا ہے۔

☆ جو محاورات قرآن کریم میں وارد ہیں کوشش کی گئی ہے کہ ان کی مثال میں قرآن کریم کی ہی آیت دی جائے، وہ تعبیرات جو قرآن کریم میں حقیقی معنی میں ہیں بعد میں بطور محاورہ رائج ہوئی ہیں ان کی مثال میں قرآن کریم کی آیت نہیں دی گئی ہے، مثلاً ادلی دلوہ وغیرہ

☆ اگر کوئی محاورہ ایک سے زیادہ مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو الگ الگ معنی لکھ کر مثالیں بھی الگ الگ درج کی گئی ہیں۔

☆ آج معاصر عربی میں حرکات، علامات اور املا کے سلسلے میں مجمع اللغة العربية قاہرہ کی جاری کردہ تعلیمات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے، اس کتاب میں بھی حتی الامکان اسی کا التزام کیا گیا ہے، اگر کہیں اس کی خلاف ورزی نظر آئے تو یہ شعوری طور پر نہیں بلکہ کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے ہوگی۔ مثلاً:

الف: جن کلمات میں ہمزۂ قطعی ہے ان کے الف پر علامت ہمزہ (أ) لگائی گئی ہے،

ہمزۂ وصلی پر علامت ہمزہ نہیں لگائی جاتی۔ البتہ مَیں نے طلبہ کی سہولت کے لیے باب افتعال وغیرہ کے ہمزۂ وصلی کے نیچے زیر لگا دیا ہے تا کہ پڑھنے میں الجھن نہ ہو مثلاً :اِشْتَعَلَ ،اِرْتَعَدَ وغیرہ

ب: اسی طرح حرف مشدد مکسور میں زیر حرف کے نیچے نہیں بلکہ حرف کے اوپر تشدید کے نیچے لگایا گیا ہے۔ جیسے ''ربِّ ''یوں نہیں بلکہ یوں لکھا گیا ہے''ربِّ ''۔

ج: جدید عربی املا کے مطابق ''عَلَیٰ ''اور''عَلِیْ ''جیسے کلمات میں فرق کرنے کے لیے ''ی ''پر کھڑا زبر نہیں لگایا جاتا بلکہ ''ي ''کے نقطوں سے یہ فرق ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً علی اور علي ،اس میں پہلے کو علیٰ پڑھا جائے گا کیوں کہ اس کی ''ی ''بغیر نقطوں کی ہے اور دوسرے کو علی پڑھا جائے گا کیوں کہ اس کی ''ی ''کے نیچے نقطے لگے ہیں،اسی طرح نَفَی ،نَفِي ،یُوْحَی ، یُوْحِي ،تَحَدَّی،التَّحَدِّي،وغیرہ،اسی طرح املا اور علامات کے بہت سے جدید قواعد ہیں ان سب کا ذکر یہاں غیر ضروری ہے۔

البتہ کتاب میں جہاں کہیں بھی قرآن کریم کی آیتیں نقل کی گئی ہیں ان میں علامات وحرکات ویسی ہی استعمال کی گئی ہیں جیسی ہندوستانی مصاحف میں ہوتی ہیں،تا کہ پڑھنے میں کوئی غلطی نہ ہو۔

☆ کتاب کی پروف ریڈنگ حتی الامکان توجہ سے کی گئی ہے، پھر اغلاط کتابت کی موجودگی کے امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا،عربی میں زیر زبر پیش کی معمولی سی غلطی سے معنی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے،اگر ایسی کوئی غلطی نظر سے گزرے تو مرتب وناشر کو ضرور مطلع فرمائیں۔

☆☆☆

# مصادر مقدمہ

## عربی مصادر

(۱)بعض مشکلات ترجمة العبارات الاصطلاحية :**ڈاکٹر سید احمد علی ہمام**،**مقالہ مشمولہ مجلّہ مقالات بین الاقوامی کانفرنس بعنوان**''الترجمة ودورها في تفاعل الحضارات''**قاہرہ، ۱۹۹۸ء**

(۲)التعبير الاصطلاحي:**ڈاکٹر کریم زکی حسام الدین**،مكتبة الانجلو المصرية،**قاہرہ،۱۹۸۵ء**

(۳)العربية الفصحى الحديثة:بحوث في تطورات الألفاظ والأساليب:**ستنکی فیٹش**، **ترجمہ وتعلیق ڈاکٹر محمد حسن عبدالعزیز**،دارالنمر للطباعة،**قاہرہ،۱۹۸۵ء**

(۴)معجم التعبير الاصطلاحي في العربية المعاصرة :**ڈاکٹر محمد داود**،دار غريب للطباعة **قاہرہ،۲۰۰۳ء**

(۵) معجم المصطلحات والتراكيب والأمثال المتداولة :**ڈاکٹر محمد موسیٰ الشریف**، دارالأندلس الخضراء،**جدہ،۲۰۰۰ء**

(۶)معجميات:**ڈاکٹر ابراہیم السامرائی**،المؤسسة الجامعة للدراسات،**بیروت،۱۹۹۱ء**

## اردو مصادر

(۷)اردو کہاوتیں اوران کے سماجی ولسانی پہلو:یونس اگاسکر،موڈرن پبلشنگ ہاؤس،دہلی،۲۰۰۴ء

(۸)اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ:عشرت جہاں ہاشمی،ہاشمی پبلی کیشنز دہلی،۲۰۰۶ء

(۹)ضیاءالقرآن:(ترجمہ قرآن)پیر کرم شاہ ازہری،اعتقاد پبلشنگ ہاؤس،دہلی،۱۹۸۹ء

(۱۰)عرفان القرآن:(ترجمہ قرآن)ڈاکٹر طاہرالقادری،منہاج القرآن،حیدرآباد،انڈیا،۲۰۰۶ء

(۱۱) کیفیہ:پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی،انجمن ترقی اردو ہند،دلی،۱۹۷۵ء

(۱۲)گلزار انشا:سید منظور الحسن،سرسید بک ڈپو،علی گڑھ ۱۹۷۰ء

(۱۳)ہمارے محاورے:نعمان ناصر اعوان،رابعہ بک ہاؤس،لاہور،سنہ ندارد

## لغات ومعاجم

(۱۴)فرہنگ آصفیہ: مرکزی اردو بورڈ، لاہور ۱۹۷۷ء(اردو لغت)

(۱۵)فیروز اللغات: مولوی فیروز الدین، انجم بک ڈپو، دہلی، ۱۹۸۷ء(اردو لغت)

(۱۶)لسان العرب: ابن منظور، دار احیاء التراث العربی بیروت (عربی سے عربی)

(۱۷)مصباح اللغات: عبد الحفیظ بلیاوی، مکتبہ برہان دہلی (عربی سے اردو)

(۱۸)المعجم الوجیز: مجمع اللغة العربية، قاہرہ ۱۹۹۵ء(عربی سے عربی)

(۱۹)المنجد: لوئس معلوف، طبع دار الشرق بیروت، ۱۹۷۳ء(عربی سے عربی)

(۲۰)المورد: روحی البعلبکی، دار العلم للملائین، بیروت طبع پنجم (عربی سے انگلش)

(21)Advanced twentieth Century Dictionary(English into urdo)

(22)Practical Standard 21st Century Dictionary (urdo into english)

# باب اوّل

وہ محاورات جن کا پہلا جز فعل ہے

## اِبْتَسَمَ لَهُ الْحَظ

مقدر جاگ اٹھا،قسمت جاگ گئی/ چمک گئی/ ساز گار ہوگئی

**لقد ابتسم الحظ لأخي منذ أنجب ابنته.**

جب سے میرے بھائی کے گھر بیٹی کی ولادت ہوئی ہے اس کی قسمت جاگ گئی ہے۔

☆☆☆

## اِتّخَذَ هُ وَرَاءَ هُ ظِهْرِيّاً

پس پشت ڈال دیا، اہمیت نہیں دی، کچھ نہ سمجھا

قرآن کریم میں ہے: **قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَ كُمْ ظِهْرِيًّا** (ہود:۹۲)

ترجمہ: (شعیب علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم کیا تم پر میری برادری کا دباؤ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہے؟ اور اللہ تعالیٰ (کے حکم) کو تم نے پس پشت ڈال دیا/ اس کے حکم کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

☆☆☆

## اِتَّسَعَتْ دَائِرتُهُ/ رُقْعَتُهُ

دائرہ وسیع ہوگیا، اثر میں اضافہ ہوگیا

(الف) **لقد اتسعتْ دائرة اتصالات محمود كثيرا.**

محمود کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔

(ب) **اتسعت رقعة أمريكا في العالم العربي بعد الحرب العالمية الثانية.**

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عالم عرب میں امریکہ کے اثر ونفوذ میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

☆☆☆

## أَتَى البَيْتَ مِنْ بابِهٖ/ أتَى البُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِها

کسی کام کو اس کے صحیح طریقہ سے یا قانونی طریقے سے کرنا

یہ محاورہ انگلش میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

To come through the proper channels.

**عـنـدما تفكر في الالتـحـاق بـالـجـامعة عليك أن تأ تي البيت من بابه و تقدم الأوراق إلى مكتب التنسيق.**

اگر تم یونیورسٹی میں داخلہ چاہتے ہوتو ضروری ہے کہ تم صحیح راستہ اختیار کرو اور اپنے کاغذات ایڈمیشن آفس میں داخل کرو۔

☆☆☆

## أتَى عَلَى الأخْضَرِ واليَابِس

تباہ و برباد کر دیا، تہس نہس کر دیا، نام ونشان مٹا دیا، اینٹ سے اینٹ بجادی

**الهجوم الأمريكي على العراق أتى على الأخضر واليابس في البلاد.**

امریکی حملے نے عراق کو تباہ و برباد کر دیا/تہس نہس کر دیا/عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

☆☆☆

## أثْخَنَتْهُ الجِرَاحُ

آلام ومصائب نے اس کو پریشان کر دیا، پے در پے مصیبتوں نے اس کو نڈھال کر دیا

**بدأ الشعب الأفغاني يلملم صفوفهُ بعد ماأثخنته الجراح. (م ت:۲۱)**

پے در پے مصیبتوں سے نڈھال ہونے کے بعد نئے سرے سے افغانی عوام نے اپنی صفوں کو متحد کرنا شروع کیا ہے۔

☆☆☆

## أثْقَلَتْهُ أعْباءُ......

(پریشانیوں، قرض، ذمہ داریوں نے) اس کو تنگ کر دیا، زیر بار کر دیا، ضرورت سے زیادہ بوجھ لاد دیا

**الشعب العراقي أثقلته أعباء الحروب المتتالية.**

مسلسل جنگوں نے عراقی عوام کو تنگ کر دیا/ پریشان کر دیا۔

**أثقلته أعباء الديون/أثقلته أعباء المسئوليات**

☆☆☆

## أثْقَلَ كاهِلَهُ

طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا، زیر بار کرنا

أثقلت الديون كاهل شعوب العالم الثالث.
تیسری دنیا کی عوام کو قرضوں کے بوجھ نے زیر بار کر دیا ہے۔

☆☆☆

## أَثْلَجَ صَدْرَهُ

دل خوش کر دیا، کلیجہ ٹھنڈا کر دیا، مردہ جسم میں جان ڈال دی

لقد أثلجتَ صدري بخبر نجاحك.
تم نے اپنے پاس ہونے کی خبر سے میرا دل خوش کر دیا۔

☆☆☆

## أَحْرَزَ قَصَبَ السَّبْقِ

سبقت لے گیا، میدان مارلیا، بازی لے گیا، (کسی کام میں) پہل کی

دائماً ما أحرزت جريدة الأهرام قصب السبق في المجال الصحفي.
میدان صحافت میں اخبار ''الاہرام'' ہمیشہ بازی لے جاتا ہے۔

☆☆☆

## أَحْرَقَ السُّفُنَ مِنْ وَرَائِهِ

کشتیاں جلا دیں، واپسی کا راستہ مسدود کر دیا، خطرات کی پرواہ کیے بغیر کسی کام کا حتمی ارادہ کرلیا

كأن بكراً قد أحرق السفن من ورائه عند ما قرر الهجرة وقطع على نفسه خط الرجعة.
گویا بکر نے اپنی کشتیاں جلا دیں جب اس نے ہجرت کا حتمی ارادہ کرلیا اور واپسی کا راستہ مسدود کرلیا۔

☆☆☆

## أَحْكَمَ قَبْضَتَهُ عَلَى......

اپنا قبضہ مضبوط کرلیا، اپنا تسلط قائم کرلیا

أحكمت إسرائيل قبضتها على فلسطين.
اسرائیل نے فلسطین پر اپنا قبضہ مضبوط کرلیا۔

☆☆☆

## أَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوارِ

ہلاکت وبربادی میں ڈال دیا، جہنم رسید کر دیا، قوم کا خیرخواہ اور قائد بن کر اس کو نقصان پہنچایا
قرآن کریم میں ہے: اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ کُفْراً وَ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ. (ابراہیم: ۲۸)
ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔

☆☆☆

## أَحْمَلَ عَلَى فُلان وِزْرَنَفْسِهِ

اپنی غلطی دوسرے کے سر ڈال دی، اپنا گناہ دوسرے کے سر منڈھ دیا/تھوپ دیا

**تحمل عاقبة أخطائك، ولاتحمل وزرنفسك على الآخرين.**

تم اپنی غلطیوں کی سزا خود بھگتو، اپنا گناہ دوسروں کے سر مت تھوپو۔

☆☆☆

## أَخَذَ بتَلابِيْب......(فلان)

گریبان پکڑلیا، ناطقہ بند کر دیا، جینا دوبھر کر دیا، ناک میں دم کر دیا

**الف: الهجمات الاستشهادية أخذت بتلابيب إسرائيل.**

خودکش حملوں نے اسرائیل کے ناک میں دم کر دیا ہے/ ناطقہ بند کر دیا ہے۔

**ب: لمارأى أحمد اللص أخذ بتلابيبه وجرهٗ إلى قسم الشرطة.**

جب احمد نے چور کو دیکھا تو اس کا گریبان پکڑلیا، اور اس کو گھسیٹتا ہوا پولس اسٹیشن لے گیا۔

☆☆☆

## أَخَذَ بِخِنَاقِهِ

پریشان کر دیا، ناطقہ بند کر دیا (یہ محاورہ عموماً بحران وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)

**الأزمة الاقتصادية أخذت بخناق شعب الهند.**

اقتصادی بحران نے ہندوستانی عوام کے ناک میں دم کر رکھا ہے۔

☆☆☆

## أَخَذَ حِزَامَ الطَّرِيْق

صحیح راستہ اختیار کیا، صحیح قدم اٹھایا

أخذتَ حزامَ الطريق عند ما قرّرْتَ أن تلتحق بالأزهر الشريف.
ازہر شریف میں داخلے کا فیصلہ کر کے تم نے بالکل صحیح قدم اٹھایا۔

☆☆☆

## أَخَذَ عَلَى عَاتِقِهِ

اپنے ذمہ لے لیا، ذمہ داری اپنے سر لے لی

أخذ الأزهر الشريف على عاتقهِ مسئولية نشر الدعوة الإسلامية.
ازہر شریف نے اسلام کی دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔

☆☆☆

## أَخَذَ مَأْخَذَ الْجدّ

(معاملہ کو) سنجیدگی سے لیا

لا تمزح كثيراً، وخذ الأمور مأْخذ الجد.
زیادہ مذاق مت کیا کرو، معاملات کو پوری سنجیدگی سے لو۔

☆☆☆

## أَخَذَ مَكَانَهُ

(۱) کسی کی جگہ سنبھالنا، جگہ لینا

تقاعد المدير فأخذ نائبُهُ مكانَهُ.
منیجر رٹائر ہو گیا تو اس کے نائب نے اس کی جگہ سنبھال لی۔

(۲) کسی شخص کو اس کا جائز مقام ملنا

أخذ رجل مرموق مكانهُ في الوزارة.
اس ممتاز حیثیت کے مالک کو وزارت میں اس کا جائز مقام مل گیا۔

☆☆☆

## أَخَذَ مِنْ......بِحَظٍّ وَافِر

(فلاں چیز میں) اس کو بڑا حصہ ملا ہے

أخذ من علوم القرآن بحظٍ وافر.
علوم قرآن سے اس کو بڑا حصہ ملا ہے (یعنی علوم قرآن میں مہارت رکھتا ہے)۔

لم يأخذ من علوم القرآن بحظ ولا نصيب.
علوم قرآن سے اس کو کوئی خاص حصہ نہیں ملا (یعنی علوم قرآن میں زیادہ درک نہیں رکھتا ہے)

☆☆☆

## أَخَذَ بِعَيْنِ الاعتِبَار

اس کو اہمیت دی، قدر کی نگاہ سے دیکھا، معاملہ کو سنجیدگی سے لیا

عند ما قدمتُ البحث إلى أستاذي أخذهُ بعين الاعتبار.
جب میں نے اپنا مقالہ استاذ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کو بڑی اہمیت دی۔

☆☆☆

## أَخْرَجَ لَهُ لِسَانَهُ

منھ چڑھایا، مذاق اڑایا، غصہ دلایا

استطاعت إسرائيل أن تغتصب فلسطين وأن تخرج لسانها للعرب.
اسرائیل اس قابل ہوگیا کہ فلسطین غصب کر لے اور پھر عربوں کا منھ چڑھائے۔

☆☆☆

## أَدَارَ ظَهْرَهُ

(اس سے) منھ موڑ لیا، اس کو بالکل چھوڑ دیا

نَقْدُ الغزالي للفلسفة لا يعني أنه أدار ظهرهُ للفكر والعقل.
امام غزالی کا فلسفہ پر تنقید کرنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ انہوں نے فکر وعقل سے بالکل ہی منھ موڑ لیا ہو۔

☆☆☆

## أَدْلَى بِدَلْوِهِ

اپنی رائے پیش کی (کسی معاملہ میں) دخل دیا، اپنے نظریے یا موقف کا اظہار کیا

لماذا لا تُدلي بدلوك في موضوعات المناقشة.
بحث میں تم اپنی رائے کا اظہار کیوں نہیں کرتے۔

☆☆☆

## أَدْلَى دَلْوَهُ

کسی کام کا آغاز کرنا، ڈول ڈالنا، پہل کرنا

في ذلك الوقت جاء الإمام الغزالي وأدلى دلوه في الرد على الفلاسفة.

اس وقت امام غزالی سامنے آئے اور انہوں نے فلاسفہ کے رد کا آغاز کیا۔

☆☆☆

## أَدّى دَوْراً/دَوْرَهُ في......

اپنا کردار ادا کیا، پارٹ ادا کیا، رول ادا کیا

دوراً کے ساتھ صفت بھی آتی ہے مثلاً

**أَدّى دوراً هامّا، دوراً حاسماً دوراً لا يُستهان به في......**

(فلاں معاملے میں) اس نے اہم رول ادا کیا، زبردست کردار ادا کیا۔

**أَدَّتْ مصر دوراً هاماً في عملية السلام بين العرب وإسرائيل.**

عرب اور اسرائیل کے درمیان قیام امن کے سلسلے میں مصر نے اہم رول ادا کیا۔

☆☆☆

## أَذِنَتْ شَمْسُهُ بِالْمَغِيْب/ بِالْغُرُوْب/ بِالْغِيَاب

آخری وقت آ گیا، قریب المرگ ہو گیا

**لقدأحاطت بالرجل أمراض الشيخوخة وَأذِنَتْ شمسهُ بالمغيب.**

اس کو بڑھاپے کے امراض نے گھیر لیا اور اس کا وقت آخر قریب آ گیا/ وہ قریب المرگ ہو گیا۔

☆☆☆

## اِرْتَدَّ عَلَى عَقَبِهٖ/ أَعْقَابِهٖ/ عَقِبَيْهِ

پیٹھ دکھا دی، ناکام و نامراد واپس ہوا، میدان چھوڑ دیا، پسپائی اختیار کی، الٹے پاؤں واپس آ گیا

**هاجمت العراق الكويت ثم ارْتدّت على أعقابها.**

عراق نے کویت پر حملہ کیا پھر الٹے پاؤں واپس آ گیا۔

☆☆☆

## اِرْتَسَمَ عَلى وَجْهِهٖ الحُزْنُ

چہرہ مرجھا گیا، پھیکا پڑ گیا

## اِرْتَسَمَ عَلى وَجْهِهٖ الفَرْحُ

خوشی سے اس کا چہرہ کھل گیا، چہرہ پر مسرت کی لہر دوڑ گئی

لما علم والدِي بخبر نجاحي في الامتحان ارتسم الفرح على وجهه.
جب میرے والد کو امتحان میں میری کامیابی کی خبر ملی تو ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

☆☆☆

## اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ

لرز گیا، ڈر گیا، دل دھک سے رہ گیا، جان نکل گئی، رونگٹے کھڑے ہو گئے

**اِرتعدت فرائص خالد عند ما رأى أمامهُ الأسد.**
خالد نے شیر کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ لرز گیا/ اس کی جان نکل گئی/ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

☆☆☆

## أرْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَهُ

رات گہری ہوگئی، رات کی سیاہی چاروں طرف پھیل گئی، تاریکی پھیل گئی

**عند ما يُرخِي الليل سدوله خرج الجيش ليغار على عدوّه.**
جب رات گہری ہوگئی تو لشکر اپنے دشمن پر شب خون مارنے کے لیے نکلا۔

☆☆☆

## أَزَاحَ السِّتَارَ عَنْ......

(۱) افتتاح کیا، نقاب کشائی کی

**أزاح الوزيرُ الستارَ عن المشروع الجديد.**
وزیر نے نئے پروجکٹ کا افتتاح کیا۔

(۲) راز سے پردہ اٹھایا، پردہ فاش کیا، خفیہ ارادے کو ظاہر کر دیا

**مذبحة جنين أزاحت الستار عن جرائم الحرب التي ترتكبها إسرائيل.**
''جنین'' میں ہونے والی خوں ریزی نے اسرائیل کے جنگی جرائم سے پردہ اٹھا دیا۔

☆☆☆

## اِزْدَادَتْ رُقْعَتُهُ

(دیکھیے :اتسعت دائرته)

☆☆☆

## أسْبَلَ سِتْرَ حِمَايَتِهِ عَلَى......

اپنی پناہ میں لے لیا، اپنی حفاظت میں لے لیا، سہارا دیا

**الإنسان الصالح هو الذي يسبل ستر حمايته على الضعفاء .**

نیک انسان وہی ہے جو کمزوروں کو سہارا دے۔

☆☆☆

## اِسْتَأصَلَهُ مِنْ جُذُوْرِهِ

جڑ سے اکھاڑ پھینکا، بیخ کنی کردی، صفایا کردیا، خاتمہ کردیا

**إذا أرادت الهندُ التَقدّمَ، عليها أن تستأصل الخلافات العنصرية من جذورها .**

اگر ہندوستان حقیقی ترقی کا خواہش مند ہے تو اسے فرقہ پرستی کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا/فرقہ پرستی کا خاتمہ کرنا ہوگا۔

☆☆☆

## اِسْتَقَرَّتِ الأرْضُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

حالات معمول پر آ گئے، بہتر ہو گئے، جان میں جان آ گئی

**لم تَستقِرالأرض تحت قدمي الأم إلا بعد أن رجع ابنها من السفر الخطير .**

اس وقت تک ماں کی جان میں جان نہیں آئی جب تک اس کا بیٹا خطرناک سفر سے واپس نہ آ گیا۔

**لم تَستقِرالأرض تحت قدمي الشعب العراقي حتى الآن بعد الهجوم الأمريكي عليها**

امریکی حملے کے بعد اب تک عراقی عوام کے حالات معمول پر نہیں آئے ہیں۔

**لما حصل خالد على وظيفة جيدة استقرت الأرض تحت قدميه.**

جب خالد کو ایک اچھی نوکری مل گئی تو اس کے حالات بہتر ہو گئے۔

☆☆☆

## أَسْدَلَ السِّتَارَ عَلَى......

معاملہ کو ختم کردیا/ دبا دیا، رفع دفع کردیا

**تقرير اللجنة الوزارية أسدل الستار على القضية التي شغلت الناس (م ت:٤٢)**

وزارتی کمیشن کے فیصلے نے اس معاملے کو ختم کردیا جس نے لوگوں کو الجھا کر رکھا ہوا تھا۔

☆☆☆

## أَسْلَمَ الرُّوْحَ إلَى بارِئِهَا

وفات ہوگئی، جان جاں آفریں کے سپرد کردی

**مازال يقاتل زيد بن حارثة في سبيل اللّه حتى أسلم روحه إلى بارئها.**

حضرت زید ابن حارثہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔

☆☆☆

## اِشْتَدَّ سَاعِدَهُ

طاقت ور ہوگیا، ماہر ہوگیا

**علَّمتُه الرماية فلما اشتد ساعده رماني.**

میں نے اس کو تیر اندازی سکھائی جب وہ اس میں ماہر ہوگیا تو مجھ ہی پر حملہ کردیا

☆☆☆

## اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْباً
## اِشْتَعَلَ الشَّيْبُ في رأسِهِ

عمر رسیدہ ہوگیا، بال سفید ہوگئے

قرآن کریم میں ہے: قَالَ رَبِّ اِنِّی وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّی وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعائِكَ رَبِّ شَقِيًّا (مریم:۴)

ترجمہ: (زکریا علیہ اسلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور میرے سر میں بڑھاپا چمکنے لگا (یعنی میرے بال سفید ہوگئے/ میں بوڑھا ہوگیا) اور میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہ رہا۔

☆☆☆

## أَصْبَحَ فِي ذِمَّةِ التَّارِيْخ

تاریخ کا حصہ بن گیا، پرانی بات ہوگئی، قصۂ پارینہ ہوگیا

**لقد رحل الرئيس عرفات بما لَهُ وما عليه وأصبح في ذمة التاريخ.**

صدر عرفات اپنی اچھی بری باتوں کے ساتھ بالآخر رخصت ہوئے، اور اب ان کی ذات ایک قصۂ پارینہ ہوگئی ہے۔

☆☆☆

## أَطْلَقَ لَهُ الْعِنَانَ

کھلی چھوٹ دے دی، ڈھیل دے دی

**إن أمريكا أطلقت العنان لإسرائيل تتصرف كيف تشاء.**

امریکا نے اسرائیل کو کھلی چھوٹ دے دی ہے کہ وہ جو چاہے کرے۔

☆☆☆

## أَظْفَرَهُ الْحَظُّ بكذا

خوش قسمتی سے ایسا ہو گیا

**أظفرهُ الحظّ بزوجة صالحة.**

خوش قسمتی سے اس کو نیک بیوی مل گئی۔

☆☆☆

## أَعْطَاهُ الاهْتِمَامَ

اہمیت دی، سنجیدگی سے لیا، قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا

**علينا أن نعطيَ الاهتمام المناسب للأمور التي تستحقها.**

ضروری ہے کہ ہم ان معاملات کو اہمیت دیں جو اس کے مستحق ہیں۔

☆☆☆

## أَعْطَى الْقَوْسَ بارِيَهَا

کام کو اس کے ماہر کے سپرد کیا

**دعک من المحاولات الفاشلة وأعط القوس باريها.**

اپنی ان ناکام کوششوں سے باز آؤ اور کام کسی ماہر کے سپرد کرو۔

یہ قدیم محاورہ ہے، شاعر کہتا ہے:

**يا بارِيَ القَوْسِ برياً لَسْتَ تُحْسِنُهَا**

**لا تُفْسِدَنْها وأعطِ القَوسَ بارِيَها** (م ت:٥٥)

☆☆☆

## أَعْلَنَ عَنْ......عَلَى مَلأٍ مِنَ النَّاس

بانگ دہل اعلان کر دیا، ڈنکے کی چوٹ پر کہا، کھلم کھلا کہہ دیا

أعلن خالد عن نواياه على ملأ من الناس.
خالد نے ڈنکے کی چوٹ پر اپنے ارادوں کو ظاہر کر دیا۔

☆☆☆

## أَغْمَضَ عَيْنَيْهِ عَنْ......

چشم پوشی کی، نظرانداز کیا

لا ينبغي أن نغمض أعيننا عن أخطائنا.
یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو نظرانداز کریں۔

☆☆☆

## أَفْحَمَهُ في الْحِوار

(بحث، گفتگو، مناظرہ میں) لاجواب کر دیا، خاموش کر دیا، زیر کر دیا
نستطيع أن نُفحِم خصمنا في الحوار بالأدلة القاطعة.
مضبوط دلائل کے ذریعہ ہم اپنے مخالف کو لاجواب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

## أَقَامَ الدُّنْيَا وَأَقْعَدَهَا

ہنگامہ برپا کر دیا، طوفان کھڑا/ بپا کر دیا، دنیا تہہ و بالا کر دی، دنیا کو ہلا ڈالا
الهجمات الانتحارية على نيو يورک أقامت الدنيا وأقعدتها
نیویارک پر ہونے والے خودکش حملوں نے دنیا کو ہلا ڈالا/ ایک طوفان بپا کر دیا

☆☆☆

## اِقْتَلَعَهُ مِنْ جُذُوْرِهِ

جڑ سے اکھاڑ دیا، صفایا کر دیا، نام ونشان باقی نہ رکھا
الإسلام اقتلع تقاليدَ الجاهليةِ من جذورها.
اسلام نے جاہلی رسم ورواج کو جڑ سے ختم کر دیا۔

☆☆☆

## أَكَلَ عَلَيْهِ الدَهْرُ وَشَرِبَ

(ا) کسی چیز کی قدامت میں مبالغہ کے لیے، بہت پرانا ہو گیا، اس پر زمانہ گزر گیا

أكل الدهر على هٰذا البيت و شرب حتى كاد يصرخ: أهدموني

یہ مکان اس قدر پرانا ہو چکا ہے کہ خود ہی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مجھے گرادو۔

نابغہ جعدی نے کہا:

سألتْني عن أناس هلكوا　　　شرب الدهر عليهم وَأَكَلْ　(م ص:۲۷)

(میری پڑوسن) نے مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جو ہلاک ہو چکے اور ان پر زمانہ گزر گیا۔

(۲) طویل عمر اور کثیر التجربہ شخص کے لیے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے ہے، منجھا ہوا ہے

هٰذا العجوز الفاني قد أكل عليه الدهر و شرب.

ان بڑے میاں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔

☆☆☆

## أَكَلَ عُمْرَهُ

قریب المرگ ہے، بہت بوڑھا ہو گیا، لپوس ہو گیا

هٰذا العجوز لقد أكل عمرَه وبلغ مايقارب تسعين من عمره.

بڑے میاں بہت بوڑھے ہو گئے، لگ بھگ ۹۰ ربرس کی عمر ہے۔

☆☆☆

## أَلْقَى بَالَهُ إلى.....

توجہ دی، دھیان دیا، متوجہ ہوا

لا تُلق بالاً إلى مايفسد عليك وقتك.

جو چیز تمہارا وقت ضائع کرے اس کے طرف توجہ مت کرو۔

☆☆☆

## أَلْقَى بِظَلالِهِ عَلَى......

اثر انداز ہوا، اثر مرتب کیا، برا اثر ڈالا (عموماً یہ منفی اثرات کے لیے استعمال ہوتا ہے)

الخلافات العربية ألقت بظلالها على تقدم الأمة.

عربوں کے آپسی اختلافات نے امت کی ترقی پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔

☆☆☆

## أَلْقَى بِهٖ دَبْرَ أُذُنَيْهِ

سنی ان سنی کردی، اس کان سے سن کراس کان سے نکال دیا

(بات، مشورہ، نصیحت کو) اہمیت نہیں دی

**كلما كلمتُه في إقامة الصلاة ألقى بما أقول له دبر أذنيهٖ.**

جب بھی میں اس سے نماز کی پابندی کی بات کہتا ہوں تو وہ سنی ان سنی کردیتا ہے۔

☆☆☆

## أَلْقَى مَسْئُوْلِيَّةَ...... عَلَى عَاتِقِهٖ/عَلَى كَتْفِهٖ

اس نے اس کو ذمہ داری سونپی، کندھوں پر بار ڈالا

**لقد ألقى الرئيس مسئولية خدمة الشعب على عاتق الوزراء.**

صدر مملکت نے عوام کی خدمت کی ذمہ داری وزرا کے سپرد کردی۔

کبھی مجہول بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً:

**أُلْقيت مسئوليةُ خدمة الشعب على عاتق الوزراء.**

عوام کی خدمت کا بار وزیروں کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔

☆☆☆

## أَلْقَى عَصَاهُ بـ ......

## أَلْقَى عَصَا التِّرْحَالِ بـ......

اقامت پذیر ہوا، قیام کیا، پڑاؤ ڈالا

**ألقى خالد عصاه بالقاهرة بعد التحاقه بالأزهر الشريف.**

ازہر شریف میں داخلے کے بعد خالد قاہرہ ہی میں اقامت پذیر ہو گیا۔

کبھی اس پس منظر میں استعمال ہوتا ہے کہ آدمی مختلف شہروں میں گھومتے پھرتے کسی شہر میں پہنچا اور وہیں کا ہو رہا، ایسے موقع پر عموماً ''حتیٰ'' کے ساتھ آتا ہے مثلاً:

**مازال يتجول خالد بلادا عربية حتى ألقى عصاه بالقاهرة.**

خالد مختلف عرب ممالک میں گھومتا پھرتا رہا آخر کار قاہرہ میں اقامت پذیر ہو گیا۔

☆☆☆

## أَلْقَى ضَوْءً عَلَى......

(کسی معاملہ پر) روشنی ڈالی

**اليوم أنا أُلقِي ضوءً على موضوع هام.**

آج میں ایک بہت ہی اہم موضوع پر روشنی ڈالوں گا۔

☆☆☆

## أما آنَ لَهُ أن يَفْعَلَ كذا
## أَلَم يَأن لهُ أن يَفْعَلَ كذا

کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ وہ ایسا کرے

اب وقت آ گیا ہے کہ وہ ایسا کرے، اب اسے ایسا کر دینا چاہیے

**ألم يأن للمسلمين أن يوحّدوا صفوفهم.**

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ مسلمان اپنی صفوں کو متحد کر لیں/ آپس میں اتحاد پیدا کریں۔

قرآن کریم میں ہے: اَلَمْ يَأنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ(الحدید:١٦)

ترجمہ: کیا ایمان داروں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔

☆☆☆

## أمَاطَ اللِّثَامَ عَنْ......

(کسی معاملہ یا راز کو) ظاہر کیا، اجاگر کیا، ......سے پردہ اٹھایا

**أماط العلمُ اللثامَ عن كثير من أسرار الكونية.**

سائنس نے کائنات کے بہت سے راز ہائے سربستہ سے پردہ اٹھایا ہے۔

☆☆☆

## اِمْتَلَکَ لِنَاصِيَةِ ......

فلاں چیز میں مہارت تامہ ہے، منجھا ہوا ہے

**أسلوبه يدل على امتلاكه لناصية اللغة العربية.**

اس کا اسلوب گواہی دیتا ہے کہ اس کو عربی پر کامل مہارت حاصل ہے۔

☆☆☆

## أَمْسَکَ الْعَصَا مِنْ وَسَطِها

درمیانی راہ اختیار کی،اعتدال کا راستہ اپنایا،میانہ روی اختیار کی

**لا تکن متطرفاً في عواطفک وأمسِک العصا من وسطها.**

اپنے جذبات میں انتہاپسندی اختیار مت کرو بلکہ میانہ روی اختیار کرو۔

☆☆☆

## أَنَارَ لَهُ الطَّرِيْقَ إلَی....

اس کی رہنمائی کی،اس کو راستہ دکھایا

**إرشادات علمائنا تنیر لنا طریق الفلاح.**

ہمارے علما کی رہنمائی ہی نے ہمیں کامیابی کا راستہ دکھایا ہے۔

☆☆☆

## اِنْتَقَلَ إلَی رَحْمَةِ اللّٰهِ
## اِنْتَقَلَ إلی الرَّفِيْقِ الأعْلَی

وفات ہوگئی،خالق حقیقی سے جا ملے،پردہ فرمالیا

**انتقل جدي إلی رحمة اللّٰه قبل سن السبعین.**

میرے دادا ستر سال کی عمر سے پہلے ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆☆☆

## اِنْدَلَعَتِ الْحَرْبُ/نَارُ الْحَرْبِ

جنگ نے زور پکڑا،جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے

**لقد اندلعت الحرب بین البلدین لأسباب واهیة.**

دونوں مما لک کے درمیان معمولی بات پر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔

☆☆☆

## اِنْسَلَخَ مِنْ جِلْدِهٖ

اپنی اصل نسبت کو چھوڑ دیا،اپنی بنیاد سے منحرف ہوگیا،اپنی جڑ کو چھوڑ دیا

يريد الغرب أن ينسلخ المسلمون من جلدهم ويعيشون مقلدي الغرب.

مغرب چاہتا ہے کہ مسلمان اپنی بنیاد سے منحرف ہو جائیں اور مغرب کے نقال بن کر رہیں۔

☆☆☆

## اِنْشَقَّتِ الأَرْضُ عَنْ......

اچانک ظاہر ہوا

كنت أقود السيارة و فجأة انشقت الأرض عن حصان يجري بعكس الإ تجاه.

میں گاڑی چلا رہا تھا کہ اچانک ایک گھوڑا جانب مخالف سے دوڑتا ہوا نمودار ہوا۔

☆☆☆

## اِنْفَجَرَ باكِياً

بلک بلک کر رویا، روتے روتے بے حال ہو گیا

ما إن سمع خالد بخبر وفاة والده حتى انفجر باكيا كطفل صغير.

جیسے ہی خالد نے اپنے والد کی خبر وفات سنی تو وہ چھوٹے سے بچے کی طرح بلک بلک کر رو پڑا۔

☆☆☆

## أَنْفَقَ سَوادَ لَيْلِهِ وَ بَياضَ نَهارِهِ في....

رات دن ایک کر دیا، بڑی محنت و جانفشانی سے کام کیا

لقد أنفق محمود سواد ليلهِ و بياض نهارهِ في المذاكرة حتى نجح في امتحانه بتقدير ممتاز.

محمود نے تیاری میں رات دن ایک کر دیا یہاں تک کہ وہ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن سے کامیاب ہوا۔

☆☆☆

## اِنْقَلَبَتِ الآيَةُ

پانسا پلٹ گیا، معاملہ الٹا ہو گیا

قامت دولة إسرائيل على الإرهاب والآن انقلبت الآية فهي تُسمى المقاومة الفلسطينية بالإرهاب.

اسرائیل خود دہشت گردی کے نتیجے میں قائم ہوا ہے، مگر اب پانسہ پلٹ گیا ہے، اب وہ فلسطینی جدوجہد کو

دہشت گردی قرار دے رہا ہے۔

☆☆☆

## أَهْلَکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ

زبردست تباہی مچادی، تباہ وبرباد کردیا، اینٹ سے اینٹ بجادی

**لقد أهلک الغزو الأمريکي للعراق الحرث والنسل في هٰذا البلد العريق.**

امریکی حملے نے عراق کو تباہ وبرباد کردیا۔

☆☆☆

## أَهْلَکَ الضَّرْعَ وَالزَّرْعَ

گذشتہ معنی میں ہے۔

☆☆☆

## أَوْغَرَ صَدْرَهُ عَلَى......

(کسی کی طرف سے) متنفر کرنا، برگشتہ کرنا، ورغلانا، کان بھرنا

(عموماً منفی طور پر برگشتہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے)

**أوغر محمود صدري علی خالد فقطعتُ علاقاتي معه.**

محمود نے مجھے خالد کی طرف سے ورغلادیا جس کے نتیجے میں مَیں نے اس سے تعلقات منقطع کر لیے۔

☆☆☆

## أَوْقَدَ نَارَ الْحَرْبِ/نارَ الفِتْنَةِ

جنگ کے اسباب پیدا کرنا، فتنے کا بیج بونا، فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانا

**تعمل الدول الکُبْرَی علی أن توقد نار الحرب بين الدول المتخلفة حتی تسوق أسلحتها.**

بڑی طاقتیں پسماندہ ممالک کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں تاکہ ان کے ہتھیاروں کی خرید وفروخت کا بازار گرم رہے۔

قرآن کریم میں ہے: كُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَاراً لِلْحَرْبِ اَطْفَأَهَا اللّٰه (المائدہ:٦٤)

ترجمہ: جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔

☆☆☆

## آوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

(۱) کوئی مضبوط سہارا اختیار کیا، کسی مضبوط پناہ میں آیا

قرآن کریم میں ہے: قَالَ لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (ھود: ۸۰)

ترجمہ: (حضرت لوط علیہ السلام نے) فرمایا کاش تمہارے مقابلے کی مجھے طاقت ہوتی یا میں کوئی مضبوط سہارا اختیار کرتا۔

(۲) گوشہ نشینی اختیار کی، کنارہ کشی اختیار کر لی

**كاد الرجل من شدة بأسهٖ أن يعتزل المجتمع ويأوي إلى ركن شديد.**

قریب تھا کہ وہ آدمی اپنی تنگ دستی اور بدحالی کے سبب معاشرے سے کٹ جاتا اور گوشہ نشینی اختیار کر لیتا۔

# ﴿ب﴾

## بَاءَ بِالْفَشَلِ

ناکام ہو گیا، ضائع ہو گیا

**باءت جهوده بالفشل:** اس کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔

**باءت حركة تحرير الهند بالفشل في سنة ۱۸۵۷م**

۱۸۵۷ء کی ہندوستان کی تحریک آزادی بری طرح ناکام ہوئی۔

☆☆☆

## بَاعَتْ جَسَدَهَا

جسم فروشی کرنا

**لا ينبغي لامرأة أن تبيع جسدها أياً كانت الظروف.**

حالات خواہ کیسے بھی ہوں عورت کے لیے جسم فروشی جائز نہیں ہے۔

☆☆☆

## بَدَرَ إِلَى خَلَدِهٖ

اس کو خیال آیا، اس کو یاد آیا

**كلما زرتُ قريتي بَدَرَتْ إلى خلدي أيام طفولتي.**

جب بھی میں اپنے گاؤں جاتا ہوں تو مجھے اپنے بچپن کے دن یاد آتے ہیں۔

☆☆☆

## بَذَلَ الْغَالِيَ والرَّخِيْصَ

کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑا، سب کچھ داؤ پر لگا دیا

**إن علماء الأمة بذلوا الغالي والرخيص/غاليهم ورخيصهم في تبليغ رسالة الإسلام.**

علمائے امت نے اسلام کی تبلیغ ودعوت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑا۔

☆☆☆

## بَذَلَ قُصَارَى جُهْدَهُ في.....

گذشتہ معنی میں ہے

**على الطالب أن يبذل قُصارَى جهده في سبيل النجاح.**

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کامیابی کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دے۔

☆☆☆

## بَذَلَ مَا في وُسْعِهِ/كُلَّ ما في وُسْعِهِ

جو کچھ اس کے بس میں تھا سب کر دیا جی جان سے محنت کی، جی توڑ کوشش/محنت کی

**بذلتُ كلَّ ما في وسعي في المذاكرة حتى نجحتُ في الامتحان.**

میں نے امتحان کی تیاری میں جی توڑ محنت کی یہاں تک کہ میں کامیاب ہو گیا۔

☆☆☆

## بَرَّءَ ساحَتَهُ

اپنی صفائی پیش کی، اپنی بے گناہی ثابت کی

**يستطيع خالد أن يُبَرِّىَ ساحتهُ من عملية الاختلاس التي اتّهم فيها.**

خالد غبن کی تہمت سے اپنی بے گناہی ثابت کر سکتا ہے۔

☆☆☆

## بَسَطَ نُفُوْذَهُ

اقتدار پختہ کیا، اثر ورسوخ میں اضافہ کیا، رعب ڈالا

**بسطت إسرائيل نفوذها على فلسطين بمساعدة الولايات المتحدة. (م‌ت:١٦٧)**

ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) کی مدد سے اسرائیل نے فلسطین پر اپنا اقتدار پختہ کرلیا۔

☆☆☆

## بَکَّرَ بُکُوْرَ الْغُرَابِ

کمال احتیاط سے کام لیا، پھونک پھونک کر قدم رکھا

**اعتاد خالد أن يبكّر بكور الغراب.**

خالد پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا عادی ہے۔

☆☆☆

## بَلَغَ أشُدَّهُ

سن بلوغ کو پہنچ گیا، جوان ہوگیا

**لما بلغ خالد أشده زَوَّجَهُ والدُهُ من ابنة عمه.**

جب خالد جوان ہوگیا تو اس کے والد نے اس کی شادی اس کی عم زاد سے کردی۔

کوئی تنظیم، تحریک یا ادارہ خود کفیل ہو جائے یا اپنا قابل قدر مقام بنالے تو اس کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً:

**لما بلَغتْ مدرستنا أشدها فتحت بابها على الطلاب الوافدين.**

جب ہمارا مدرسہ خود کفیل ہوگیا تو اس نے بیرونی طلبہ کے لیے بھی اپنے دروازے کھول دیے۔

☆☆☆

## بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ

خوف ودہشت میں مبالغے کے لیے، کلیجہ منہ کو آ گیا

قرآن کریم میں ہے: وَاِذْ زَاغَتِ الاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (الاحزاب:۱۰)

آیت کریمہ میں غزوۂ احزاب کے وقت کی کیفیت بیان کی جارہی ہے۔ ترجمہ: ''اور جب (خوف سے) آنکھیں پتھرا گئیں اور (دہشت سے) کلیجے منہ کو آ گئے''۔

☆☆☆

## بَلَغَ الْحُلُمَ

جوان ہوگیا، سن بلوغ کو پہنچ گیا

بلغ خالد سن الحلم وأصبح شاباً يعتمد عليه.
خالدسن بلوغ کوپہنچ گیااورایک قابل اعتمادنو جوان ہوگیا۔

☆☆☆

## بَلَغَ الذِّرْوَةَ في....../بَلَغَ ذِرْوَتَهُ

آخری حدکوپہنچ گیا،انتہا کوپہنچ گیا،آسمان سے باتیں کرنے لگا

أما عقيدة الفلاسفة في علم البارئ فقد بلغت الذروة في الضلال.
علم باری تعالیٰ کے سلسلہ میں فلاسفہ کاعقیدہ گمراہی کی آخری حدکوپہنچ گیا ہے۔
بلغ غلاء المعيشة في بلادنا ذروتهُ.
ہمارے یہاں مہنگائی انتہا کوپہنچ گئی/ ہمارے یہاں مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔

☆☆☆

## بَلَغَ سِكّيْنُ...... الْعَظْمَ

معاملہ انتہا کوپہنچ گیا/ قابو سے باہر ہوگیا، پانی سرسے اونچا ہوگیا

بلغ سكين الغلاء العظم من الفقراء.
مہنگائی غریبوں کے قابو سے باہر ہوگئی ہے۔

☆☆☆

## بَلَغَ القِمَّةَ في ......

انتہا کوپہنچ گیا، بلندمقام پرفائز ہوگیا، ممتاز ہوگیا

اجتهد الطالب حتى بلغ القمة في الدراسة.
طالب علم نے محنت کی یہاں تک کہ وہ پڑھائی میں ممتاز ہوگیا۔
کبھی منفی طور پر بھی آتا ہے مثلاً:
بلغ خالد القمة في الحماقة.
خالدحماقت میں انتہا کوپہنچ گیا۔

☆☆☆

## بَلَغَ (الأمرُ) مَدَاهُ

معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا، پانی سر سے اونچا ہو گیا

**بلغت الاختلافات بين الولد وأبيه مداها.**

باپ بیٹے کے مابین اختلافات اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔

☆☆☆

## بَلَغَ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا

بہت بوڑھا ہو گیا، بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا

**بلغ محمود من الكبر عتيا ومع ذلك يتمتع بصحة جيدة.**

محمود بہت بوڑھا ہو گیا ہے، اس کے باوجود بہترین صحت کا مالک ہے۔

قرآن کریم میں ہے: **قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا** (مریم:۸)

ترجمہ: (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں۔

## تَجَمَّدَ الدَّمُ في عُرُوْقِهٖ

سکتہ میں پڑ گیا، سٹی پٹی گم ہو گئی، خون خشک ہو گیا

**لما رأى اللص الشرطة أمامه تجمد الدم في عروقهٖ.**

جب چور نے پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کی سٹی پٹی گم ہو گئی۔

☆☆☆

## تَرَبَّدَ وَجْهُهٗ

آگ بگولہ ہو گیا، تیوری چڑھالی

**لما وجدني الأستاذ في السوق تربّد وجههٗ.**

جب استاذ نے مجھے بازار میں دیکھا تو انہوں نے (غصے سے) تیوری چڑھالی۔

☆☆☆

## تَرَسَّمَ خُطَاهُ

اس کے نقش قدم پر چلا، اس کی پیروی کی

**على الطالب أن يحب أستاذه و ترسّم خُطاهُ.**

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے استاذ سے محبت کرے اور ان کے نقش قدم پر چلے۔

☆☆☆

## تَرَکَ الْحَبْلَ عَلَى الْغَارِب

کھلی چھوٹ دے دی، حد سے زیادہ آزادی دے دی

**لا تترک الحبل على الغارب لابنک وهو في سن المراهقة.**

تمہارا بیٹا ابھی لڑکپن میں ہے اس کو کھلی چھوٹ مت دو۔

☆☆☆

## تَعَلَّقَ بِأَذْيَالِهِ

اس کا سہارا لیا، اس کا دامن پکڑا

**علينا أن نتعلق بأذيال الأمل في الأوقات العصيبة.**

ضروری ہے کہ ہم تنگی اور دشواری میں بھی امید کا دامن پکڑے رہیں۔

☆☆☆

## تَفَرَّقُوْا شَذَرَ مَذَرَ

تتر بتر ہو گئے، منتشر ہو گئے، بھاگ کھڑے ہوئے

**لما غزى المسلمون الفُرْسَ تفرقوا شذر مذر**

جب مسلمانوں نے فارسیوں (ایرانیوں) پر حملہ کیا تو وہ (فارسی) تتر بتر ہو گئے۔

☆☆☆

## تَنَفَّسَ الصُّعَداءَ

سکون واطمینان کا سانس لیا، چین کی سانس لی، کسی کام کو انجام تک پہنچا کر ہی دم لیا

**لم يتنفس خالد الصعداء إلا بعد أن انتهى من مهمته.**

خالد نے اس وقت تک سکون کی سانس نہیں لی جب تک اس نے اپنی مہم کو سرانجام نہ دے دیا/اپنی مہم کو

سرانجام پہنچا کر ہی خالد نے دم لیا۔
اردو میں کہتے ہیں کہ ''جب تک فلاں کام نہ کرلوں چین کا سانس نہ لوں گا''۔

☆☆☆

## تَهَلَّلَتْ أَسَارِيْرُهُ

(خوشی سے) چہرہ دمکنے لگا/ چمک اٹھا/کھل گیا

**تهللت أسارير أخي عند ما علم بفوزه في الامتحانات.**
میرے بھائی نے امتحان میں کامیابی کی خبر سنی تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔

☆☆☆

## تَوَّجَ اللّٰهُ بِكَذا/ تُوِّجَ بِكَذَا

اللہ کامیاب کرے، کامیابی تمہارے قدم چومے

(دعائیہ محاورہ)

**تَوَّجَ اللّٰه مسعاكم بالنجاح.** اللہ تمہاری کوششوں کو کامیاب کرے۔
**تُوِّجَ سعيكم بالنجاح.** تمہاری کوششیں بارآور ہوں، کامیابی تمہارے قدم چومے۔
کبھی دعا کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً:

**مازال يحاول خالد محاولة جادة للحصول على وظيفة في الجامعة حتى توج سعيهُ بالنجاح وعيّنتْهُ الجامعة أستاذاً بها.**
یونیورسٹی میں نوکری کے حصول کے لیے خالد بڑی کوششیں کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کوششیں بارآور ہوئیں اور استاذ کی حیثیت سے یونیورسٹی نے اس کا تقرر کرلیا۔

☆☆☆

## تَوَجَّهَتْ إِلَيْهِ أَصَابِعُ الا تِّهَام

وہ شک کے گھیرے/ دائرے میں آ گیا، اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں، اس کے بارے میں چہ می گوئیاں ہونے لگیں

**وَجَدَت الشرطة خالداً يدخل بيت المتّهَم فتوجهت إليه أصابع الاتهام.**
پولس نے خالد کو ملزم کے گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو خالد بھی شک کے دائرے میں آ گیا۔

## ثَارَ ثَائِرَةً/ثَارَتْ ثَائِرَتُهُ

طیش میں آ گیا، غصے سے آگ بگولہ ہو گیا، غصے سے پاگل ہو گیا

**ثارت ثائرة المدير عند ما أخبرتُه بالخسائر المالية في الشركة.**

جب میں نے منیجر کو کمپنی کے خسارے کے بارے میں بتایا تو وہ آگ بگولہ ہو گیا۔

## جَانَبَهُ التَّوْفِيْقُ

حق سے منحرف ہو گیا، غلط کام کیا

**إذا اعتقدتَ أنک علي حق دائماً فقد جانبک التوفيق.**

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہر بات میں تمہیں حق پر ہو تو یقیناً تم غلطی پر ہو۔

☆☆☆

## جَانَبَهُ الْحَظُّ

قسمت نے ساتھ نہ دیا

**وكأن الحظ جانب خالدا هٰذه الأيام .**

ایسا لگتا ہے کہ ان دنوں قسمت خالد کا ساتھ نہیں دے رہی ہے۔

☆☆☆

## جَرَّ أَذْيَالَ الْخَيْبَةِ/ العَارِ/ الهَزِيْمَةِ

خائب و خاسر ہوا، شرم ناک شکست ہوئی، ناکام ہو گیا

**خرجتْ روسيا من أفغانستان تجرأذيال العار والهزيمة.**

روس افغانستان سے شرم ناک شکست کے ساتھ واپس ہوا۔

**رجع صديقنا يجر أذيال الخيبة من أمريكا.**

ہمارا دوست امریکہ سے ناکام و نامراد ہو کر واپس آیا۔

☆☆☆

## جَرَّبَ حَظَّهُ

اس نے قسمت آزمائی

**جرب خالد حظه في أعمال كثيرة ولكنه مع الأسف فشل فيها جميعاً.**

خالد نے کئی کاموں میں اپنی قسمت آزمائی مگر افسوس کہ سب میں ناکام ہوا۔

☆☆☆

## جَرَحَ مَشَاعِرَهُ

اس کا دل دکھایا، جذبات کوٹھیس پہنچائی

**يحاولون بعض كُتّاب الغرب أن يجرحوا مشاعر المسلمين.**

بعض مغربی اہل قلم مسلمانوں کے جذبات کوٹھیس پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆☆☆

## جَرَى اسْمُهُ عَلَى كُلِّ لِسَانٍ

گھر گھر اس کا چرچا ہوگیا، چاردانگ عالم میں شہرہ ہوگیا، ہرزبانٍ پر اسی کا تذکرہ ہے

**ألّفَ الإمام الغزالي كتباً فطار صيته في الآفاق وجرى اسمهُ على كل لسان.**

امام غزالی نے ایسی کتابیں تالیف کیں کہ چاردانگ عالم میں کا ان ڈنکا پٹ گیا اور گھر گھر ان کا چرچا ہوگیا

☆☆☆

## جَسَّ النَّبْضَ

۱۔ (مریض کی) نبض دیکھی، مرض کی تشخیص کی۔

۲۔ کسی معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کے لیے غوروفکر کیا۔

۳۔ کسی کی طاقت وصلاحیت کا امتحان لیا/آزمایا۔

۴۔ خفیہ ارادوں کو جاننے کے لیے اس کی نبض ٹٹولی۔

**عليک أن يَجُسَّ نبضهُ قبل اتفاقية تجارية معه لترى أنه كان صالحاً للعمل أم لا؟**

اس سے کاروباری معاہدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ تم اس کی طاقت وصلاحیت کو آزمالو/خوب غوروفکر کرلو تاکہ معلوم ہوجائے کہ وہ اس کام کے قابل ہے بھی یا نہیں؟

☆☆☆

## جَعَلَ الْحَبَّةَ/مِنَ الْحَبَّةِ قُبَّةً

رائی کا پہاڑ بنا دیا، ذرا سی بات کا افسانہ کر دیا

**یا خالد! أنک تبالغ کثیراً فتجعل من الحبة قبة.**

خالد تم بہت مبالغے سے کام لیتے ہو اور رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہو۔

☆☆☆

## جَعَلَ کَلامَهُ دَبْرَ أُذُنَيْهِ

سنی ان سنی کر دی، ایک کان سے سنی دوسرے سے نکال دی، اس کان سے سنی اس کان سے نکال دی

**کلامه** کی جگہ کوئی اور لفظ بھی آ سکتا ہے، مثلاً **اقتراحه** (اس کی تجویز) **نصیحته** (اس کی نصیحت)

**لا ینبغي أن تجعل کلام الطبیب دبر أذنیک.**

یہ مناسب نہیں ہے کہ تم ڈاکٹر کی بات سنی ان سنی کر دو۔

**نصح الأستاذ أحمد لکنهُ جعل نصیحته دبر أذنیه.**

استاذ نے احمد کو نصیحت کی مگر اس نے استاذ کی نصیحت ایک کان سے سنی دوسرے سے نکال دی۔

☆☆☆

## جَعَلَهُ سِلْعَةً تُبَاعُ و تُشْتَرَى

بازیچۂ اطفال بنالیا، کھلونا بنا دیا

**لقد جعل علماء السوء دیناً سلعة تباع و تشتری.**

علمائے سو نے دین کو ایک کھلونا بنا کر رکھ دیا۔

☆☆☆

## جُنَّ بِهِ

اس کی محبت میں پاگل ہو گیا، دل دے بیٹھا/ ہار بیٹھا

**رأی القیس لیلی فسحرتْهُ و جُنّ بها.**

قیس نے لیلی کو دیکھا تو اس نے اس کا دل موہ لیا اور وہ اس کی محبت میں پاگل ہو گیا۔

☆☆☆

## جُنَّ جُنُوْنُهُ

بہت زیادہ ہوگیا، شدت آگئی

**جن جنون الأسعار هٰذا العام .**

اس سال قیمتیں بہت زیادہ ہوگئیں۔

## حَالَفَهُ الْحَظُّ

قسمت نے اس کا ساتھ دیا

**دخلتُ أنا وخالد في امتحان واحد فحالفني الحظ ولم يحالفه،نجحتُ بتقدير ممتاز وخالد رسب.**

میں اور خالد ایک ہی امتحان میں بیٹھے تھے،قسمت نے میرا ساتھ دیا اس کا ساتھ نہیں دیا، میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا اور وہ فیل ہوگیا۔

☆☆☆

## حَذَا حَذْوَهُ

قدم بہ قدم چلا، نقش قدم پر چلا، مکمل پیروی کی

**حذا التابعون حذو أسلافهم الصحابة في رفع راية الإسلام.**

پرچم اسلام کو سربلند کرنے کے لیے تابعین اپنے پیش رو صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔

☆☆☆

## حَذَاهُ بِلِسَانِهِ

عیب جوئی کی، اس میں کیڑے نکالے

**لا تحذ أحداً بلسانك.**

کسی کی عیب جوئی مت کرو۔

## حَفَرَ قَبْرَهُ بِيَدِهِ

اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی، اپنے ہاتھ سے اپنی بربادی کا سامان کیا

**من سار في طريق الشر فكأنما حفر قبره بيده.**

جس نے برائی کا راستہ اختیار کیا گویا اس نے خود ہی اپنی بربادی کا سامان کرلیا۔

☆☆☆

## حَفِظَ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

خوب پکا یاد کیا، پختہ یاد کیا، نوک زبان پر ہے، منھ زبانی یاد ہے

**لقد حفظتُ القرآن الكريم عن ظهر القلب وأنا في الثامنة من عمري.**

جس وقت میری عمر صرف آٹھ سال تھی میں نے قرآن کریم پختہ یاد کرلیا تھا۔

☆☆☆

## حَمَلَ رَايَةَ كَذا

.....کی قیادت سنبھالی، ......کا پرچم/علم بلند کیا، جھنڈا اٹھایا

**حمل الإمام الغزالي راية الدفاع عن الإسلام .**

امام غزالی نے اسلام کے دفاع کا علم بلند کیا۔

☆☆☆

## حَمَلَ عَصَاهُ وَرَحِلَ

کوچ کرگیا، روانہ ہوگیا

**مكث أحمد عندنا شهرين ثم حمل عصاه ورحل.**

احمد نے ہمارے پاس دو مہینے قیام کیا پھر روانہ ہوگیا۔

☆☆☆

## حَمِيَ مِنْهُ أَنْفًا

ناپسند کیا، ناک بھوں چڑھائی، انکار کردیا

**اقترحتُ على خالد بأنه ينزل عندي فحمي منه أنفاً.**

میں نے خالد کو تجویز پیش کی کہ وہ ہمارے یہاں قیام کرے مگر اس نے انکار کردیا۔

☆☆☆

## حَمِيَ الْوَطِيْسُ

(جنگ، معرکہ یا کوئی بھی معاملہ) شدت اختیار کر گیا، تیزی آ گئی

**حمي وطيس النقاش والجدل بين علماء الدين حول قضية "ربح البنوك"**

علمائے دین کے درمیان بینک کے منافع کی بحث شدت اختیار کر گئی۔

**حمي و طيس المعارك في العراق بين قوات التحالف والجيش العراقي.**

عراق میں اتحادی افواج اور عراقی فوج کے درمیان جنگ تیز ہو گئی۔

## خَابَ ظَنُّهُ/ أَمَلُهُ/رَجاءُ هُ

امیدوں پر پانی پھر گیا، ارمانوں پر اوس پڑ گئی، جو سوچا تھا اس کا الٹا ہو گیا، توقع کے برخلاف ہوا، اندازہ غلط ثابت ہوا

**لقد خاب ظني في خالد ولم أعد أثق في مقدرته على العمل.**

خالد کے بارے میں میرا اندازہ غلط ثابت ہوا، میرا خیال ہے کہ وہ کام کے قابل نہیں ہے۔

☆☆☆

## خَارَتْ قُوَاهُ/قُوَّتُهُ

ہمت پست ہو گئی، طاقت جواب دے گئی

**وقع خالد في البحر ،فحاول أ ن يسبح لكنه خارت قواه وغرق.**

خالد دریا میں گر گیا اس نے تیرنے کی کوشش کی، لیکن اس کی ہمت پست ہو گئی اور وہ ڈوب گیا۔

☆☆☆

## خَاضَ غِمَارَ......

میدان میں کود پڑا، معرکے میں حصہ لیا

**قد نشأت حركة استقلال الوطن فخاض غمارها بكل مواهبه.**

ملک کی آزادی کی تحریک شروع ہوئی تو وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ میدان میں کود پڑا۔

**خاض عباس العقاد غمار معارك أدبية كثيرة مع كثير من قمم عصره.**

(مصری ادیب) عباس عقاد نے اپنے زمانے کی بڑی بڑی شخصیات کے ساتھ بے شمار ادبی معرکوں میں حصہ لیا۔

☆☆☆

## خَانَهُ الْحَظُّ

قسمت نے ساتھ نہ دیا

**لقد خانه الحظ فلم يحقق ما كان يسعى إليه.**

قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیالہذا جس کی وہ کوشش کر رہا تھا وہ کام پورا نہیں ہوا۔

☆☆☆

## خَرَجَ عَنْ صَمْتِهِ

مہر سکوت توڑ دی، طویل خاموشی کے بعد گویا ہوا

**وأخيراً خرجتْ شعوب العالم الثالث عن صمتها وعبّرت عن رفضها للظلم والاستبداد.**

آخر کار تیسری دنیا کے لوگوں نے بھی مہر سکوت توڑی اور ظلم واستبداد کے خلاف اپنی زبان کھول دی۔

☆☆☆

## خَسَفَ بِهِ الأَرْضَ

۱۔ زمین میں دھنسادیا

قرآن کریم میں ہے: فَخَسَفْنابِهٖ وَبِدَارِهِ الاَرْضَ (القصص:۸۱)

ترجمہ: تو ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسادیا۔

۲۔ زبردست نقصان پہنچایا، ڈبودیا، بیڑا غرق کردیا

**خسر الرجل كل أمواله في الصفقة فخسفتْ به الخسارة الأرض.**

اس آدمی نے اپنا سارا مال کاروبار میں گنوادیا چنانچہ اس خسارے نے اس کا بیڑا غرق کردیا۔

☆☆☆

## خَطَرَ ببالِهِ/عَلَى بالِهِ/في بالِهِ/خَطَرَ لَهُ عَلَى بالٍ

اسے خیال آیا کہ......، اس کے دل میں خیال آیا کہ......

**خطر ببالي كثيراً أن أسافر إلى بغداد ولكن الوقت لم يسعفني.**

میرے دل میں کئی بار خیال آیا کہ میں بغداد کا سفر کروں مگر وقت نے اجازت نہیں دی۔

## خَلَعَ عِذَارَهُ

شرم بالائے طاق رکھ دی

**لـقد خلعت الفتيات عذار الحياء وأصبحن يخرجن إلى الشارع بملابس تظهر أكثر مما تخفي.**

لڑکیوں نے شرم بالائے طاق رکھ دی اور ایسے لباس میں سڑکوں پر گھومنے لگیں جو چھپانے سے زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔

☆☆☆

## خُيِّلَ إلَيْهِ أن ......

اسے ایسا لگا کہ......، ایسا محسوس ہوا کہ......، خیال آیا کہ......،

**خيل إلى أحمد أن تدريس الأردية لغير الناطقين بها أمر سهل و بسيط.**

احمد کو ایسا لگا کہ غیر اہل زبان کو اردو پڑھانا ایک آسان کام ہے۔

## دَارَ بِخَلَدِهِ/في خَلَدِهِ

اس کو خیال آیا کہ......، اس نے سوچا کہ......

**دار بخلدہٖ أنه لو سافر خارج البلاد لاستطاع تحقيق ثروة طائلة.**

اس نے سوچا کہ اگر وہ بیرون ملک چلا جائے تو بہت دولت کما سکتا ہے۔

☆☆☆

## دَارَتْ بِهِ الدُّنْيا

(صدمہ سے) چکرا کر رہ گیا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا

**دارت الدنيا بالطالب من هول الصدمة عند ما علم بخبر رسوبه.**

جب طالب علم کو اپنے فیل ہونے کا علم ہوا تو وہ چکرا کر رہ گیا۔

☆☆☆

## دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ

جنگ شروع ہوئی، جنگ کا آغاز ہو گیا

**دارت رحى الحرب في العراق بين قوات التحالف والجيش العراقي.**

عراق میں اتحادی افواج اور عراقی آرمی کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔

☆☆☆

## دَخَلَ التَّارِيْخَ مِنْ أَوْسَعِ أَبْوَابِهِ

زندۂ جاوید ہوگیا

**دخل الدكتور إقبال بفكرهٖ و شعرهٖ التاريخ من أوسع أبوابه.**

ڈاکٹر اقبال اپنی فکر اور شعر کی وجہ سے تاریخ میں زندۂ جاوید ہوگئے۔

☆☆☆

## دَسَّ أَنْفَهُ فِي....

(معاملہ میں) زبردستی ٹانگ اڑائی، دخل در معقولات کیا

**الدول الكبرى تَدُسُّ أنفَها في شئون الدول الصغرى.**

بڑی طاقتیں ہمیشہ چھوٹے ممالک کے معاملات میں زبردستی ٹانگ اڑاتی ہیں۔

☆☆☆

## دُقّ آخِرُ مِسْمَارٍ فِي نَعْشِ......

......کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی

**كان سقوط الاتحاد السوفيتي بمثابة آخر مسمار دُقّ في نعش الاشتراكية.**

سوویت روس کا سقوط کمیونزم کے تابوت میں آخری کیل کے مصداق ہے۔

☆☆☆

## دَقَّ طُبُوْلَ الْحَرْبِ

جنگ کا بگل بجادیا، جنگ چھیڑ دی

**إن أمريكا بغزوها للعراق دقت طبول الحرب ضد العالم الإسلامي.**

امریکا نے عراق پر حملے کے ذریعے عالم اسلام کے خلاف جنگ کا بگل بجادیا۔

## ذَاعَ صِيْتُهُ

اس کی شہرت ہوگئی، مشہور ومعروف ہوگیا، اس کا طوطی بولنے لگا

**ذاع صيت الغزالي في الآفاق.**
سارے عالم میں امام غزالی کی شہرت ہوگئی۔
اسم فاعل کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً:
**كان الإمام الغزالي ذائع الصيت في عصره** (امام غزالی اپنے زمانے میں مشہور ومعروف شخصیت کے مالک تھے)

☆☆☆

## ذَاقَ مَرَارَتَهُ

اس کا مزا چکھا

**ذاقت روسيا مرارة الهزيمة في أفغانستان.**
روس نے افغانستان میں شکست کا مزہ چکھ لیا۔

☆☆☆

## ذَبَحَهُ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

بہت اذیت پہنچائی، الٹی چھری سے حلال کر دیا

**عند ما علمتُ بأن أقرب الناس إليّ هم الذين يعارضونني كنت كمن ذبحه شخص بغير سكين.**
جب مجھے علم ہوا کہ میرے قریب ترین لوگ ہی میری مخالفت کر رہے ہیں تو مجھے بہت تکلیف ہوئی/تو میرا حال ایسا ہو گیا کہ گویا مجھے الٹی چھری سے حلال کر دیا گیا ہو۔

☆☆☆

## ذَهَبَ أَدْرَاجَ الرِّيَاحِ

باد رہوا ہو گیا، ضائع ہو گیا، ناکام ہو گیا، ....... پر پانی پھر گیا

**كل اتفاقيات السلام في الشرق الأوسط ذهبت أدراج الرياح.**
مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سارے معاہدوں پر پانی پھر گیا/سارے معاہدے ناکام ہو گئے۔
**محاولات تحقيق السلام في الشرق الأوسط ذهبت أدراج الرياح.**
مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔

☆☆☆

## ذَهَبَتْ رِيْحُهُ

اس کی ہوا اکھڑ گئی، کمزور پڑ گیا، طاقت جاتی رہی، اثر کم ہو گیا

قرآن کریم میں ہے: **وَلا تَنازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ** (الانفال:٤٦)

ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی/تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔

☆☆☆

## ذَهَبَ سُدَى

ضائع ہو گیا، رائیگاں ہو گیا

**تلک الجهود التي بذلها الشعب الفلسطيني لتحرير الوطن لم تذهب سُدَى.**

فلسطینی عوام آزادیٔ وطن کے لیے جو جد و جہد کر رہی ہے وہ ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔

☆☆☆

## ذَهَبَ مَعَ الرِّيْحِ

اچانک غائب ہو گیا، دیکھتے دیکھتے غائب ہو گیا، ختم ہو گیا

**ذهب السلام العالمي مع الريح بعد إحداث ١١ سبتمبر.**

گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد امن عالم کا خاتمہ ہو گیا۔

☆☆☆

## ذَهَبَ وَرَاءَ الشَّمْسِ

لا پتا ہو گیا، غائب ہو گیا

عموماً یہ ایسے قیدی کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے انجام کی کوئی خبر نہ ہو کہ قید خانے میں اس کا کیا حشر ہوا مثلاً:

**في ظل الأنظمة الديكتا تورية من يعبّر عن رأيه وينتقد الحكومة يذهب وراء الشمس.**

ڈکٹیٹر شپ کے نظام میں جو بھی اظہار رائے کرتا ہے اور حکومت پر تنقید کرتا ہے وہ لا پتا ہو جاتا ہے۔

## رَجَعَ أَدْرَاجَهُ

الٹے پاؤں واپس آ گیا، ناکام واپس ہوا

رجع أحمد أدراجه بعد أن ظن أنه على وشک الوصول.
احمد پہنچنے کے قریب ہی تھا کہ الٹے پاؤں واپس آ گیا۔

☆☆☆

## رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْنِ

ناکام ونامراد واپس آیا، خالی ہاتھ واپس ہوا، یک بنی ودوگوش واپس ہوا
کبھی رَجَعَ کی جگہ عَادَ بھی آتا ہے۔

رجع الطالب من الأزهر الشريف بخفي حنين ولم يحقق شيئاً يذكر.
طالب علم از ہر شریف سے خالی ہاتھ واپس آ گیا اور کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام نہیں دیا۔

☆☆☆

## رَجَعَ عَوْدَهُ عَلَى بَدْئِهِ

اپنی پرانی خصلت پر واپس آ گیا، پرانے ڈھرے پر آ گیا، جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا

لم يغير الحج في خالد شيئاً، فرجع عودَه على بدئِه.
حج کرنے سے محمود میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

☆☆☆

## رَجَعَ فِي حَافِرَتِهِ

گذشتہ معنی میں ہے

☆☆☆

## رَفَعَ رأسَهُ

سر اونچا کیا / ہو گیا، سر فخر سے بلند ہو گیا

الناجح يرفع رأسه، والفاشل يخفضه.
کامیاب طالب علم کا سر اونچا ہوتا ہے، اور ناکام کا نیچا۔

☆☆☆

## رَفَعَ عَقِيْرَتَهُ

(ا) شور مچایا، چیخا چلّایا، آسمان سر پر اٹھا لیا

## رَفَعَ عَقِيْرَتَهُ ضِدّ فُلان

(۲) فلاں کے خلاف واویلا کیا/آواز اٹھائی، صدائے احتجاج بلند کی

**خوض الانتخابات لايعني أن ترفع عقيرتک ضد خصومک، و إنما يعني احترام الآخرين.**

الیکشن میں حصہ لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنے مخالف کے خلاف واویلا مچائیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دوسرے کا احترام کریں ۔

☆☆☆

## رَفَعَ اللِّثَامَ عَنْ.....

دیکھیے: **أماط اللثام**

☆☆☆

## رَفَعَ مِئزَرَهُ

کمر بستہ ہو گیا، عزم وارادہ کرلیا، بیڑا اٹھالیا

**بعد وقت طويل من البطالة رفع خالد مئزره للعمل.**

ایک طویل زمانے تک بے کاری کے بعد خالد نے کام کا عزم وارادہ کرلیا۔

☆☆☆

## رَفَعَ يَدَهُ

دست بردار ہو گیا، ہاتھ اٹھالیے، ہاتھ کھڑے کرلیے، الگ ہو گیا

**قرّر الوزير أن يقدم استقالته و يرفع يده من المسئولية الحكومية.**

وزیر نے فیصلہ کرلیا کہ وہ اپنا استعفیٰ پیش کردے اور حکومت کی ذمہ داریوں سے دست بردار ہو جائے۔

☆☆☆

## رَقَصَ فُؤَادُهُ بَيْنَ جَنَاحَيْهِ/ جَنبَيْهِ/ جَوَانِحِهِ

(خوف ودہشت سے) لرزنے لگا/ پیلا پڑ گیا، خوف سے تھر تھر کانپنے لگا

**لما رأى خالد الأسد أمامه في الغابة رقص فؤاده بين جناحيه.**

جب خالد نے جنگل میں شیر کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔

☆☆☆

## رَكِبَ ذَنَبَ الْبَعِيْرِ

کم قیمت پر راضی ہوگیا، تھوڑے حصہ پر راضی ہوگیا، جتنا اس کا حق تھا اس سے کم پر راضی ہوگیا

**العرب تبيع نفطها بدراهم معدودة كأنهم ركبوا ذنب البعير.**

عرب اپنا پیٹرول بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اور اسی پر راضی ہیں۔

☆☆☆

## رَكِبَ رَأسَهُ

ہٹ دھرمی پر آمادہ ہوگیا، اپنی ضد پر اَڑ گیا

**لا تركب رأسك واستمع إلى نصيحة من هو أكبر منك.**

ہٹ دھرمی پر آمادہ مت ہو اور اپنے سے بڑوں کا کہا مانو۔

☆☆☆

## رَمَاهُ الزَّمَانُ بِسِهَامِهِ

گردشِ وقت/ایام کا شکار ہوگیا، پریشانیوں میں پڑ گیا

**رمى الزمان خالدا بسهامه فتكاثرت عليه الأمراض وأحاطت به المشاكل.**

خالد گردش ایام کا شکار ہوگیا، امراض کی کثرت اور پریشانیوں نے اسے گھیر لیا۔

☆☆☆

## رَمَى بِسَهْمٍ في......

(کسی معاملہ میں) شرکت کی، حصہ لیا، ٹانگ اڑائی

**لا ترم بسهم في أمر تجهلهُ.**

جس کام کی واقفیت نہ ہو اس میں ٹانگ نہ اڑاؤ۔

☆☆☆

## رَمَى خَلْفَهُ

پس پشت ڈال دیا، بھول گیا، نظر انداز کر دیا، چھوڑ دیا

قبل أن أدخل بيتي أرمي مشاكل عملي خلفي.
میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے آفس کی الجھنیں باہر ہی چھوڑ دیتا ہوں۔

☆☆☆

## رَمَی (الشی) وَرَاءَہٗ ظِھْرِیًّا

دیکھیے: اتخذہ وراءہ ظھریا

## زَاغَ الْبَصَرُ

(۱) آنکھیں خیرہ ہوگئیں، درماندہ ہوگئیں، چندھیا گئیں

قرآن کریم میں ہے: **مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی** (النجم:۱۷)

ترجمہ: (اس جلوے کی دید سے چشم مصطفیٰ ﷺ) نہ درماندہ ہوئی اور نہ (حدادب سے) آگے بڑھی۔

(۲) معاملہ کو سمجھنے میں دھوکا کھا گیا، اصل حقیقت کو نہ پہنچ سکا

**تأثرت الأمم المتحدة بادعاءات إسرائيل فزاغ بصرها عن الحقيقة.**

اقوام متحدہ اسرائیل کے جھوٹے دعووں سے متاثر ہوگئی اور اصل حقیقت تک نہ پہنچ سکی۔

(۳) گمراہ ہوگیا، منحرف ہوگیا، حق سے پھر گیا

**تلک الفِرق التي زاغ بصرها وعميت بصيرتها في مجال العقيدة ضلت وأضلت.**

یہ فرقے جو عقیدے کے باب میں راہ راست سے منحرف ہوگئے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیا۔

☆☆☆

## زَاغَتِ الأَبْصَارُ

(خوف ودہشت سے) آنکھیں پتھرا گئیں/ٹھٹک کر رہ گئیں، پیلا پڑ گیا

خوف ودہشت کے بیان میں مبالغہ کے لیے آتا ہے، قرآن کریم میں ہے: **وَاِذْ زَاغَتِ الاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ** (الاحزاب:۱۰)

آیت کریمہ میں غزوہ احزاب کے وقت کی کیفیت بیان کی جارہی ہے۔ ترجمہ: اور جب (خوف سے)

آنکھیں پتھرا گئیں اور (دہشت سے) کلیجے منہ کو آ گئے۔

☆☆☆

## زَجَّ بِنَفْسِهِ في.....

کسی ایسے معاملہ میں کود پڑنا جو بس سے باہر ہو، اپنے سے زیادہ طاقت ور سے بیٹھے بٹھائے جھگڑا مول لینا۔

**صديقنا خالد زج بنفسه في معركة ضد المدير.**

ہمارے دوست خالد نے بیٹھے بٹھائے منیجر سے جھگڑا مول لے لیا۔

☆☆☆

## زَرَعَ الأَشْوَاكَ في طَرِيْقِهِ

راہ میں کانٹے بچھانا/ بونا، ایذا رسانی کی کوشش کرنا

**دائماً إسرائيل تزرع الأشواك في طريق العرب والمسلمين.**

اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کی راہ میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے۔

☆☆☆

## زَكَمَتْ رائِحَتَهُ الأنُوْفُ

(خامیوں، کوتاہیوں یا فتنہ وفساد کی) خبر عام ہو گئی، چرچا ہو گیا

**قدمت الحكومة استقالتها بعد أن زكمت رائحة الفتنة كل الأنوف.**

حکومت نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا جب اس نے دیکھا کہ فتنہ عام ہو گیا ہے۔

☆☆☆

## زَلَّتْ قَدَمُهُ

قدم ڈگمگایا/ پھسل گیا، لغزش ہو گئی

**لقد زلت قدم محمود كثيراً عندما كان في موقع المسؤلية.**

محمود کے قدم اکثر ڈگمگا جاتے تھے جب وہ ذمہ دار منصب پر تھا۔

جس جگہ غلطی ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اس کو "مزلة الأقدام" کہتے ہیں۔

## سَارَ عَلَى هَدْيِهِ/طَرِيْقِهِ/ مِنْوَالِهِ/ مَنْهَجِهِ/نَهْجِهِ

نقشِ قدم پر چلا، اتباع کی، پیروی کی

سار الولد على منوال أبيه.
بیٹا اپنے والد کے نقش قدم پر چلا۔

☆☆☆

## سَارَ في رِكَابِ فلان

اس کا ساتھ دیا، ساتھ چلا

**سارت بريطانية في ركاب أمريكا في حملتها على العراق.**
عراق پر حملے کے سلسلے میں برطانیہ نے امریکہ کا ساتھ دیا/ امریکہ کے ساتھ ساتھ چلا۔

☆☆☆

## سَاوَرَهُ القَلَقُ/الهُمُومُ/الشَّكُّ

الجھنوں کا شکار ہوگیا، پریشانیوں/ وسوسوں نے آگھیرا، شکوک وشبہات میں مبتلا ہوگیا

**عندما يتأخر ابني قليلاً خارج البيت يساورني القلق .**
جب میرے بیٹے کو گھر سے باہر دیر ہوجاتی ہے تو میں پریشان ہوجاتا ہوں۔

☆☆☆

## سَبَحَ في خَيَالِهِ/في بُحُورِ خَيَالِهِ/في أوْهَامِهِ

خیالی پلاؤ پکانا

**كن واقعياً ولا تسبح في بحور الخيال.**
حقیقت پسند بنو صرف خیالی پلاؤ مت پکاؤ۔

☆☆☆

## سَحَبَ البِساطَ مِنْ تَحْتِ أقْدَامِهِ

ٹانگ کھینچنا، کسی کے راستہ میں روڑے اٹکانا، کسی کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرنا

**قد يسحب الطلاب البساط من تحت أقدام أساتذتهم إذا ما كبروا.**
جب طلبہ بڑے ہوجاتے ہیں تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے اساتذہ ہی کی ٹانگ کھینچنے لگتے ہیں۔

☆☆☆

## سُدَّتْ فِي وَجْهِهِ السُّبُلُ

اس کے لیے سب راستے بند ہو گئے، سب دروازے بند ہو گئے

**بحث أحمد عن وظيفة كثيراً ولكن سُدَّتْ في وجهه كل السبل.**

احمد نے نوکری بہت تلاش کی مگر اس کے لیے سب دروازے بند ہو گئے۔

☆☆☆

## سُقِطَ فِي يَدِهِ

(۱) حیران و پریشان ہو گیا (اچانک کوئی بری خبر سن کر) ہکّا بکّا رہ گیا

**عندما رأى اللص الشرطة أمامه فجأة سُقِط في يده.**

جب چور نے اچانک پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔

(۲) نادم ہوا، پچھتایا، پشیمان ہوا

قرآن کریم میں ہے: **وَلَمَّا سُقِطَ فِىٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْاقَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَارَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:۱۴۹)**

ترجمہ: اور جب وہ (اپنے اس فعل پر) نادم ہوئے اور سمجھے کہ بے شک وہ گمراہی میں ہیں تو کہنے لگے کہ اے ہمارے رب اگر تو ہم پر رحم نہ فرمائے اور ہماری مغفرت نہ فرمائے تو یقیناً ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

☆☆☆

## سَقَطَ مِنْ نَظْرِهِ/ مِنْ عَيْنِهِ

نظر سے گرنا، ذلیل و بے قدر ہونا

**إساء تک إلى الآخرين تسقطک من أنظارهم.**

دوسروں کے ساتھ برائی کرنا تمہیں ان کی نظروں سے گرا دے گا۔

☆☆☆

## سَكَتَ غَضَبُهُ/الغَضَبُ عَنْ...

غصہ ٹھنڈا ہو گیا/تھم گیا

قرآن کریم میں ہے: **وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ (الاعراف:۱۵۴)**

ترجمہ: اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ تھم گیا تو انہوں نے تختیاں اٹھا لیں۔

فلما سكت غضب الوالد دعا اللّٰهَ لا بنهٖ بالهداية.

جب والد کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے اللہ سے ہدایت کی دعا کی۔

☆☆☆

## سَلَّطَ الضَوْءَ عَلَى......

روشنی ڈالنا، روشنی میں لانا، اجاگر کرنا

**لا بد أن نسلط الضوء على أعمال الخير حتى نَحُثَّ الناس على المزيد فيها.**

ضروری ہے کہ ہم نیکیوں کو اجاگر کریں تا کہ لوگوں کو اور زیادہ نیکیاں کرنے پر آمادہ کر سکیں۔

☆☆☆

## سَلَّمَ زَمَامَ قَلْبِهٖ إلى....

دل دے بیٹھا، زلف کا اسیر ہو گیا، عشق میں مبتلا ہو گیا

**على المؤمن أن يُسلِّم زمام قلبه إلى رسولهٖ ﷺ.**

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رسول ﷺ کا عاشق صادق ہو جائے۔

☆☆☆

## سَنَحَتْ لَهُ الفُرْصَةُ

موقع ملا/میسر آیا

**ظل اللص مختبئاً خلف الشجرة، ثم هرب عندما سنحت له الفرصة.**

چور پیڑ کے پیچھے چھپا رہا پھر جیسے ہی اسے موقع ملا وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

## ﴿ش﴾

## شَبَّ عَنِ الطَّوْقِ

(بچہ) بڑا ہو گیا، سن شعور کو پہنچ گیا، سمجھ دار ہو گیا

**شب خالد عن الطوق و صار يجالس الكبار.**

خالد بڑا ہو گیا اور اب بڑوں کی محفلوں میں بیٹھنے لگا۔

☆☆☆

## شُدَّتْ إِلَيْهِ الرِّحَالُ

لوگوں کا مرکز توجہ بن گیا، مرجع خلائق ہو گیا

**ذاع صيت الغزالي بين العلماء والطلاب فأصبحت تُشَدُّ إليه الرحال في علومه.**

علما اور طلبہ کے درمیان امام غزالی کی شہرت ہوئی اور وہ اپنے علوم وفنون میں مرجع خلائق بن گئے۔

☆☆☆

## شَدَّ رِحَالَهُ إِلَى .....

سفر کا ارادہ/قصد کیا، سفر کیا

**عليک أن تشد رحالک إلى حيث يوجد العلم.**

تمہارے لیے ضروری ہے کہ جہاں بھی علم ملے اس کے حصول کے لیے وہاں کا سفر کرو۔

☆☆☆

## شَدَّ عَلَى يَدِ فُلان

حمایت کی، دست تعاون دراز کیا، مدد کی

**شد الأب على يد ولده قائلاً: لا تحزن.**

والد نے اپنے بیٹے کی طرف یہ کہتے ہوئے دست تعاون دراز کیا کہ تم فکر نہ کرو۔

☆☆☆

## شَدَّ وَثَاقَ.....

(۱) ہاتھ باندھنا، مشکیں کسنا، قیدی بنانا

قرآن کریم میں ہے: حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (محمد:۴)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کر چکو تو (باقیوں کی) مشکیں کس لو۔

(۲) مکمل قابو میں کر لیا، پورا کنٹرول ہو گیا

**الاستعمار الغربي كان شد وثاق العالَم طيلة قرن العشرين.**

مغربی سامراج نے بیسویں صدی میں دنیا پر مکمل کنٹرول کر لیا تھا۔

☆☆☆

## شَرَّقَ وَ غَرَّبَ

(۱) نگر نگر کی خاک چھانی ہے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے، گرگ باراں دیدہ ہے

إنه شخص ذو تجربة واسعة فقد شرق في الدنيا وغرب.

وہ بہت تجربہ کار شخص ہے اس نے نگر نگر کی خاک چھانی ہے۔

(۲) (گفتگو کے لیے) دنیا جہان کی بات ہوئی۔

جلسنا وقتاً طويلاً فشرق الحديث بيننا وغرب.

ہم کافی دیر تک بیٹھے اور ہمارے درمیان دنیا جہان کی بات ہوئی۔

(۳) (کتاب کے لیے) چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

ألّف الإمام الغزالي إحياء علوم الدين فطار صيتهُ و شرّق الكتاب و غرّب.

امام غزالی نے احیاء علوم تالیف فرمائی، یہ کتاب بہت مشہور ہوئی اور چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

☆☆☆

## شَقَّ طَرِيْقَهُ

(۱) جد و جہد کی، راہ ہموار کی، اسباب فراہم کیے، دروازہ کھولا

استطاع الطالب المجتهد أن يشق طريقه وسط الظلام.

محنتی طالب علم تاریکی میں بھی اپنی راہ ہموار کر سکتا ہے۔

المجمع العربي بالقاهرة هو الذي شق الطريق أمام البحث اللغوي الحديث.

قاہرہ کی عربک اکیڈمی وہی ہے جس نے جدید لغوی مباحث کے لیے راہ ہموار کی/ جدید لغوی مباحث کا دروازہ کھولا۔

(۲) اپنا اثر و نفوذ قائم کیا

الصناعة الصينية شقت طريقها نحو الأسواق العالمية.

چینی صنعت کاری نے عالمی منڈی میں اپنا اثر و نفوذ قائم کر لیا ہے۔

☆☆☆

## شَقَّ عَنَانَ السَّماءِ

فلک شگاف آواز لگائی (آواز کی بلندی میں مبالغہ کے لیے)

شق صوت المؤذن عنان السماء.

موذن نے بہ آواز بلند اذان دی۔

☆☆☆

## شَمَّرَتِ الْحَرْبُ عَنْ ساقِها/سَاقَيْهَا

جنگ نے شدّت اختیار کی، گھمسان کا رن پڑا

**شمرت الحرب في العراق عن ساقها، وكثر عدد الضحايا.**

عراق میں گھمسان کا رن پڑا، اور مقتولین کی تعداد بے شمار ہوگئی۔

☆☆☆

## شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهِ/ ساقِهِ

## شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِ الجدِّ

کمر کس لی، عزم مصمم کرلیا، تیار ہوگیا، کام کا آغاز کیا

**لا تيأس و شمِّرْعن ساعد الجد والله معک.**

مایوس مت ہواور (اس کام کے لیے) کمر کس لو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

☆☆☆

## شَمَخَ بأنْفِهِ

کبر ونخوت پیدا ہونا، تکبر کرنا، گھمنڈ کرنا

**شَمَخَ خالد بأنفه عندما حصل على وظيفة في الوزارة الخارجية.**

جب سے خالد کو وزارت خارجہ میں نوکری ملی ہے اس میں کبر ونخوت پیدا ہوگئی ہے۔

☆☆☆

## شَمَخَ (الشی) إلى عَنَانِ السَّمَاءِ

بہت زیادہ ہو جانا، آسمان سے باتیں کرنا، آسمان کو چھونا

**بعد الحرب في العراق شمخت الأسعار إلى عنان السماء.**

عراق کی جنگ کے بعد قیمتیں آسمان سے باتیں کررہی ہیں۔

## صَعِدَ عَلٰی کَتْفٍ......

کسی کا سہارا لے کر آگے بڑھنا، کسی کے کندھے پر سوار ہو کر ترقی کرنا

**الأبناء في الحقيقة يصعدون على أكتاف الآباء.**

درحقیقت بیٹے اپنے آبا کے سہارے ہی آگے بڑھتے ہیں۔

☆☆☆

## صَعِدَ نَجْمُهٗ

قسمت کا ستارہ بلندی پر آ گیا، قسمت سازگار ہوگئی

**صعد نجم محمود عندما التحق بالأزهر الشريف.**

جب محمود کا داخلہ ازہر شریف میں ہوا تو اس کی قسمت کا ستارہ بلندی پر آ گیا۔

## ضَاقَ بِهٖ ذَرْعًا

سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا، دل تنگ ہوا، اندیشوں اور وسوسوں نے آگھیرا

قرآن کریم میں ہے: **وَلَمَّا جَاءَ تْ رُسُلُنَا لُوْطاً سِیْءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً** (ہود:۷۷)

ترجمہ: اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے رنجیدہ اور تنگ دل ہوئے۔

**ضاق المدير بتصرفات المؤظفين في الشركة ذرعاً.**

ملازمین کی حرکتوں سے کمپنی کا منیجر بہت تنگ دل ہوا۔

☆☆☆

## ضَاقَتْ بِهِ السُّبُلُ

سب راستے بند ہوگئے، راستے تنگ ہوگئے

**فلما ضاقت به سبل العيش لجأ إلى صديقه وطلب منه المساعدة.**

جب اس کے لیے گزر بسر کے تمام راستے بند ہوگئے تو وہ اپنے دوست کے پاس آیا اور اس سے مدد کا خواستگار رہوا۔

☆☆☆

## ضَاقَتِ الدُّنْيا في عَيْنِهِ

مایوسی کا شکار ہوگیا، دنیا اس کی نظر میں تاریک ہوگئی

**ضاقت الدنيا في عين خالد منذ ماتت والدتهُ.**

جب سے خالد کی والدہ کی وفات ہوئی ہے دنیا اس کی نظر میں تاریک ہوگئی ہے۔

☆☆☆

## ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

دنیا/زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود اس پر تنگ ہوگئی، گھبرا گیا، زندگی سے مایوس ہوگیا (پریشانی اور مایوسی کی کیفیت میں مبالغہ کے لیے)

قرآن کریم میں ہے: **وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ** (التوبہ ۱۱۸)

ترجمہ: اور اسی طرح ان تینوں شخصوں پر بھی (اس کی رحمت متوجہ ہوئی) جو معلق حالت میں چھوڑ دیے گئے تھے، یہاں تک کہ زمین اپنی تمام تر وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے۔

☆☆☆

## ضَحِکَ عَلَى.....

دھوکا دیا، ٹھگ لیا، اندھیرے میں رکھا

**لقد ضحک صاحب المحل على الرجل الريفي وأخَذَ كل مامعه من المال.**

دکان دار نے دیہاتی کو ٹھگ لیا، اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب اینٹھ لیا۔

☆☆☆

## ضَرَبَ أخْمَاساً في أسْداسٍ

شش و پنج میں پڑ گیا، حیرت میں پڑ گیا

**الأوضاع الراهنة في منطقة الخليج جعلت الخبراء يضربون أخماساً في أسداس.**

خلیج کی موجودہ صورت حال نے ماہرین کو شش و پنج میں مبتلا کر دیا ہے۔

☆☆☆

## ضَرَبَ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِط

پس پشت ڈال دیا، اہمیت ہی نہیں دی، سنی ان سنی کر دی

**ضربت أمريكا بقرارات الأمم المتحدة عُرض الحائط واحتلّت العراق.**

امریکہ نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے عراق پر قبضہ کر لیا۔

☆☆☆

## ضُرِبَتْ لَهٗ نَوْبَةُ الامْتِيَازِ

(کسی میدان میں) منفرد اور ممتاز ہونا، طوطی بولنا

**تضرب للغزالي نوبة الامتياز في مجال التفكير والفلسفة.**

فکر و فلسفے کے میدان میں امام غزالی کا طوطی بولتا ہے۔

☆☆☆

## ضَرَبَ رَأسَهٗ في الْحَائِط

(سخت مایوسی یا سخت غصہ کے عالم میں) سر دیوار سے دے مارا، دیوار سے سر پھوڑ لیا/ٹکرالیا

**كاد الأب يضرب رأسه في الحائط عندما عَلِمَ بخبر رسوب ولده في الامتحان.**

والد نے جب امتحان میں اپنے بیٹے کے فیل ہونے کی خبر سنی تو قریب تھا کہ وہ دیوار سے سر پھوڑ لیتے۔

☆☆☆

## ضَرَبَ السُّوْقَ

مقابلہ کرنے والوں سے آگے نکل گیا، بازار پیٹ دیا، بازار پر چھا گیا، بازی لے گیا

**الصين ضربت الأسواق العالمية بمنتجاتها الرخيصة.** (م ت:۲۴۰)

چین نے اپنی سستی مصنوعات سے عالمی بازار پیٹ دیا/چین اپنی سستی مصنوعات کے ذریعے عالمی منڈی پر چھا گیا/عالمی منڈی میں بازی لے گیا۔

☆☆☆

## ضَرَبَ عُصْفُوْرَيْنِ بِحَجَرٍ

ایک تیر سے دو شکار کیے، ایک پنتھ دو کاج کیے

أمريكا ضربت عصفورين بحجر واحد في حملتها على أفغانستان (م ت:٣٤٢)
امریکا نے افغانستان پر حملے کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کیے۔

☆☆☆

## ضَرَبَ عَلَى وَتَرٍ حَسَّاسٍ

دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا، معاملہ کے سب سے اہم پہلو کی گرفت کی، حالات جس بات کا تقاضا کر رہے تھے اس میں پیش رفت کی

**ضربتُ على وتر حساس حيث جمعتُ قدراً كبيراً من العبارات الاصطلاحية العربية.**
میں نے بڑی تعداد میں عربی محاورات کو جمع کر کے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔

☆☆☆

## ضَرَبَ كَفّاً بِكَفٍّ

(۱) حیرت کا اظہار کیا، منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

**لما قصصتُ عليه قصص رحلتي إلى القاهرة جعل يضرب كفاً بكف.**
جب میں نے اس کو اپنے سفر قاہرہ کی روداد سنائی تو حیرت سے اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

(۲) افسوس ظاہر کیا، ٹھنڈی آہ بھری

**لقد ضرب كفا بكف مما رآه من برامج غير لائقة في تلفزيون بلد مسلم.**
جب اس نے ایک مسلم ملک کے ٹی.وی پر غیر مناسب پروگرام دیکھے تو وہ افسوس سے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

## ضَرَبَ مَثَلاً في....

(۱) مثل بیان کی

اس معنی میں قرآن کریم میں بکثرت وارد ہوا ہے، مثلاً: **ضَـرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً عَبْداً مَمْلُوكاً لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ** (النحل:۷۵)
ترجمہ: اللہ ایسے غلام کی مثل بیان فرماتا ہے جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔

(۲) کوئی عظیم کارنامہ انجام دیا، بہت مشہور ہو گیا، مثال قائم کردی

**ضرب سيدنا حمزة عم رسول الله ﷺ مثلاً في الشجاعة خلال غزوة بدر.**
حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ بدر میں بہادری کی مثال قائم کردی۔

کبھی مجہول بنا کر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً: **يُضْرَب به/له المثل في الشجاعة.** (بہادری میں ان کی مثال دی جاتی ہے) یعنی بہادری میں عظیم کارنامے انجام دیے ہیں، یا بہادری میں بہت مشہور ہیں اردو میں ہم کہتے ہیں کہ ان کی بہادری ضرب المثل ہے، ''ضرب المثل ہونا'' اردو کا محاورہ ہے (دیکھیے **فیروز اللغات**)

☆☆☆

## ضَلَّ سَعْيُهُ

محنت اکارت ہوگئی، کوشش رائیگاں چلی گئی

قرآن کریم میں ہے: **اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةَ الدُّنْيا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعاً** (الکہف:۱۰۴)

)ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیا کی زندگی ہی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بہت اچھے کام انجام دے رہے ہیں۔

**لقد ضَلَّ سعي في إرشاد صديقي.**

اپنے دوست کو راہ راست پر لانے کی میری ساری کوشش رائیگاں چلی گئی۔

☆☆☆

## ضَمَّدَ جِرَاحَهُ

زخموں پر مرہم رکھنا، تسلی دینا، نقصان کی تلافی کرنا

**الحب يضمد الجراح ويداوي القلوب.** (م ت:۳۴۶)

محبت زخموں پر مرہم رکھتی ہے اور دلوں (کے رنج) کا مداوا کرتی ہے۔

☆☆☆

## ضَيَّقَ الخِنَاقَ على.....

ناک میں دم کر دیا، جینا دوبھر کر دیا، ناطقہ بند کر دیا

**ضَيَّق اللصوص الخِناق على المواطنين حتى لجاؤا إلى نقطة الشرطة.**

چوروں نے شہریوں کے ایسا ناک میں دم کیا کہ ان کو پولس اسٹیشن میں پناہ لینا پڑی۔

## طَارَ صِيْتُهٗ

اس کی شہرت ہوگئی، ذکر چار دانگ عالم میں پھیل گیا

**طار صيت الشيخ عبدالباسط بقراء ته للقران الكريم.**

قاری عبدالباسط کی قرات کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

☆☆☆

## طَارَ مِنَ الفَرْحِ

خوشی سے پھولا نہیں سمایا، دل بلّیوں اچھلنے لگا

**طار خالد من الفرح عندما سمع بخبر فوزه في المسابقة.**

جب خالد نے مقابلے میں اپنی کامیابی کی خبر سنی تو خوشی سے پھولا نہیں سمایا۔

☆☆☆

## طَارَ النَّوْمُ مِنْ عَيْنَيْهِ

(فکروتردد کی وجہ سے) آنکھوں سے نیند اڑ گئی/ راتوں کی نیند اُڑ گئی

**لقد طار النوم من عين محمود منذ أن أوشک رصيده في البنک على الانتهاء.**

جب سے محمود کا بینک اکاونٹ خالی ہونے کے قریب آیا ہے اس کی آنکھوں سے نیند اڑ گئی ہے۔

☆☆☆

## طَاشَتْ سِهَامُهٗ

چوک ہوگئی، نشانہ خطا ہوگیا، ناکامی ہوئی

**طاشت كل سهام المعارضين ضد الحكومة.**

حکومت کے خلاف اپوزیشن کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔

☆☆☆

## طَأْطَأَ رأسَهُ لِـ......

سرِ تسلیم خم کر دیا، ہر بات مان لی، سرینڈر کر دیا

**لا ينبغي أن طأْطأ رأسک إلا للحق.**

تم صرف حق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔
یہ مناسب نہیں ہے کہ تم حق کے علاوہ کسی کے لیے سرِ تسلیم خم کرو۔

☆☆☆

## طَافَ بِخَلَدِہٖ

اس نے سوچا کہ......اسے خیال آیا کہ.....

**طاف بخلدہٖ أن يعود إلى مصر و يجرّب حظهٗ هناک.**

اس نے سوچا کہ وہ مصر واپس لوٹ جائے اور وہیں اپنی قسمت آزمائے۔

☆☆☆

## طَالَتْ أظَافِرُهٗ

اس کے پر نکل آئے، طاقت وقوت یا دائرۂ اثر میں اضافہ ہو گیا، ہمت و جرأت پیدا ہو گئی، (یہ زیادہ تر مخالفت اور دشمنی وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)

**رأت الحكومة أن زعيم المعارضة قد طالت أظافِره فاعتقلتْهُ.**

حکومت نے دیکھا کہ اپوزیشن لیڈر کے بھی پر نکل رہے ہیں تو اس کو نظر بند کروا دیا۔

☆☆☆

## طَالَ لِسانُهٗ عَلی.....

(فلاں کو) برا بھلا کہا، زبان درازی کی

**لما طال لسان محمود على أصدقائه قاطعوه.**

جب محمود نے دوستوں پر زبان درازی کی تو انہوں نے اس کا بائی کاٹ کر دیا۔

☆☆☆

## طَرَحَ فِكْرَةَ.....

تجویز رکھی، خیال پیش کیا

**عندما خسرت الشركة السنوات متصلة طرح المدير فكرة بيعها.**

جب کمپنی کو مسلسل کئی سال تک خسارہ ہوتا رہا تو منیجر نے اس کو فروخت کرنے کی تجویز رکھی۔

☆☆☆

## طَرَقَ بَابَ......

......کا دروازہ کھٹکھٹایا، مدد طلب کی، دست طلب دراز کیا

**عندما فقد خالد كل ماله فطرق باب صديقه.**

جب خالد کا سارا مال ختم ہو گیا تو اس نے اپنے دوست کا دروازہ کھٹکھٹایا/ دوست سے مدد طلب کی۔

**لا تطرق باباً تعرف مسبقاً أنه لن تنال منه خيرا.**

اس جگہ دست سوال دراز مت کرو جس کے بارے میں تم پہلے سے جانتے ہو کہ وہاں سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

☆☆☆

## طَفَا عَلَى السَّطْحِ

نمودار ہوا، ظاہر ہوا، منظر عام پر آیا، سامنے آیا

**لقد طفاالزعماء الخادعون على سطح الحياة السياسية في سنين أخيرة.**

گزشتہ چند برسوں سے میدان سیاست میں دھوکے باز لیڈر سامنے آئے ہیں۔

☆☆☆

## طَفَحَ الْكَيْلُ

پیمانہ لبریز ہو گیا، حد سے تجاوز ہو گیا، حد ہو گئی، انتہا ہو گئی

**لقد طفح الكيل مما تفعله أمريكا مع المسلمين، ولكن من يستطيع أن يوقفها عندحدها.**

یقیناً امریکہ مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے وہ اب اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے، مگر کون ہے جو اس کو لگام دے۔

☆☆☆

## طَلَبَ يَدَهَا

لڑکی کا ہاتھ مانگا، پیغام دیا، رشتہ طلب کیا

**لقد طلب أبو خالد يد الفتاة من والدها، ولكن رفض الوالد رغم صلة القرابة.**

خالد کے والد نے لڑکی کے والد سے اس کی لڑکی کا ہاتھ مانگا/ پیغام دیا، مگر قریبی رشتہ داری کے باوجود انہوں نے انکار کر دیا/ رشتہ منظور نہیں کیا۔

## ظَنَّ بِهِ الظُّنُوْنَ

بدگمانی کی، برا خیال کیا، طرح طرح کے خیال آنے لگے

قرآن کریم میں ہے: وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (الاحزاب:۱۰)

ترجمہ: اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں (امید و یاس کے ساتھ) طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

**بدأت الزوجة تشك في زوجها وتظن به الظنون منذ أن اعتاد الرجوع إلى البيت متأخراً.**

جب سے شوہر رات میں دیر سے آنے کا عادی ہوا بیوی نے شک کرنا شروع کر دیا اور اس سے بدگمان ہوگئی۔

☆☆☆

## ظَهَرَ علی ......(عَدُوِّہٖ)

دشمن پر غالب آ گیا، شکست فاش دے دی

قرآن کریم میں ہے: كَيْفَ وَاِن يَظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لايَرْقُبُوا فِيْكُمْ اِلا وَلَا ذِمَّةً (التوبہ:۸)

ترجمہ: (بھلا ان سے عہد کی پاسداری کی توقع) کیوں کر ہو ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو نہ تمہارے حق میں کسی قرابت کا لحاظ کریں نہ کسی عہد کا۔

**كم من مرة ظهر فيها المسلمون على عدوهم رغم قلة عددهم.**

کتنی بار ایسا ہوا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تعداد کم ہونے کے باوجود اپنے دشمن کو شکست فاش دے دی ہے۔

## عَاجَلَتْهُ المَنِيَّةُ

(اچانک) انتقال ہو گیا، مرگ ناگہانی ہوگئی

**كـان أستـاذي يؤلّف كتاباً في هٰذا الموضوع، ولكن عاجلته المنية ولم يستطع أن يكمل الكتاب.**

میرے استاذ اس موضوع پر ایک کتاب لکھ رہے تھے کہ اچانک ان کی وفات ہوگئی اور وہ کتاب مکمل نہیں کر سکے۔

☆☆☆

## عَادَ إلى دَيْدَنِهِ

پرانی عادت پھر اختیار کر لی، پرانی روش پر آ گیا (اس کا استعمال عموماً بری عادت کے لیے ہوتا ہے)

**لما حج خالد تاب من المعاصي ولكنه بعد رجوعه إلى بلده عاد إلى ديدنه.**

جب خالد نے حج کیا تو سب گناہوں سے توبہ کر لی تھی مگر گھر واپس آتے ہی اپنی پرانی عادت پر واپس آ گیا۔

☆☆☆

## عَادَ إلَى رُشْدِهِ

(۱) ہوش میں آ گیا

**سقط خالد مغمى عليه لشدة ما به من الحمى بعد ساعة عاد إلى رشده.**

بخار کی شدت سے خالد بے ہوش ہو گیا، ایک گھنٹے بعد اس کو ہوش آیا۔

(۲) راہ راست پر آ گیا، سدھر گیا

**عاد محمود إلى رشده بعد أن تخلى عنه كل أقاربه.**

جب تمام رشتہ داروں نے اس سے ناطہ توڑ لیا تو محمود راہ راست پر آیا۔

☆☆☆

## عَادَتِ المِيَاهُ إلى مَجَارِيْهَا

(کشمکش کے بعد) حالات معمول پر آ گئے

**بعد فترة طويلة من الخصام عادت المياه إلى مجاريها بين الزوجين.**

ایک طویل زمانے کی نااتفاقی کے بعد اب میاں بیوی کے درمیان حالات معمول پر آ گئے۔

☆☆☆

## عَاشَ نَهَارَهُ وَبَاتَ لَيْلَهُ في .....

دن رات ایک کر دیا، پوری محنت و جانفشانی سے کام کیا

يعيش بعض علمائنا نهارهم ويبيتون ليلهم في التفكير في نهضة الأمة الإسلامية من جديد.

ہمارے بعض علما امت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

☆☆☆

## عَرَكَهُ الدَهْرُ

تجربہ کار ہو گیا، منجھ گیا

من عركه الدهر صار من الصعب خداعه.

جو تجربہ کار ہو اس کو دھوکا دینا مشکل ہوتا ہے۔

☆☆☆

## عَضَّ بَنَانَهُ/عَضَّ عَلَى يَدِهِ

نادم ہوا، پشیمان ہوا، پچھتایا، کف افسوس ملنے لگا

قرآن کریم میں ہے: وَيَوْمَ يَعُضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً (الفرقان:۲۷)

ترجمہ: اور اس دن کافر افسوس سے اپنے ہاتھ ملے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

☆☆☆

## عَضَّ عَلَى...... الأنامِلَ/أنامِلَهُ

غصے سے پیچ و تاب کھانا

قرآن کریم میں ہے: وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (آل عمران:۱۱۹)

ترجمہ: اور جب وہ (کافر) اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر مارے غصے کے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔

☆☆☆

## عَضَّ عَلَى...... بِالنَّوَاجِذ

مضبوطی سے پکڑ لیا، گرہ سے باندھ لیا

حدیث پاک میں ہے: عضوا عليها بالنواجذ (ترجمہ: میری اور میرے خلفا کی سنت کو مضبوطی سے

پکڑے رہو)

**نصح الأستاذ لأحمد فهو عَضَّ على نصيحة الأستاذ بالنواجذ.**

استاذ نے احمد کو نصیحت کی تو احمد نے استاذ کی نصیحت کو گرہ سے باندھ لیا۔

☆☆☆

## عَقَدَ الأَمَلَ عَلَى......

.......سے امیدیں وابستہ کیں، آرزو لگائی

**لقد عقد الأب العجوز الأمل على ابْنه الذي يشغل في الخارج.**

بوڑھے باپ نے ساری امیدیں اپنے اس بیٹے سے وابستہ کی ہیں جو بیرون ملک میں کام کرتا ہے۔

☆☆☆

## عَلَقَ بِذِهْنِهِ

خیال پختہ ہوگیا، دماغ میں سما گیا، ذہن سے چپک گیا

**علق بذهن خالد أن أستاذه لايحبه، رغم أن هٰذا غير صحيح.**

خالد کے ذہن میں یہ بات سما گئی کہ اس کے استاذ اس سے محبت نہیں کرتے ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔

☆☆☆

## عَمِيَ قَلْبُهُ

بے بصیرت ہوگیا

**لقد عمى قلبه فأصبح لا يفرق بين الحق والباطل.**

وہ ایسا بے بصیرت ہوگیا کہ حق وباطل کے درمیان امتیاز بھی نہیں کرسکتا۔

☆☆☆

## عَمِيَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ

(معاملہ کو) سمجھ نہیں سکا، بات اس پر مخفی رہی، معاملہ کا کوئی پہلو نظر سے اوجھل ہوگیا

**قد عمي على العرب الأمر وساروا مع أمريكا في مواجهة العراق في حرب الخليج الأولى.**

عرب ممالک معاملے کو سمجھ نہیں سکے اور پہلی خلیجی جنگ میں عراق کے مقابلے میں امریکہ کے ساتھ ہو گئے۔

☆☆☆

## عَمِيَ عَلَيْهِ طَرِيْقُهُ

راستہ بھٹک گیا/ بہک گیا، گم کردہ راہ ہو گیا

**إن المعتزلة لقد عمي عليهم طريقهم وأنكروا رؤية الله سبحانه في الآخرة.**

معتزلہ گم کردہ راہ ہو گئے اور انہوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دیا۔

# غ

## غَابَ عَنِ الْوَعْي

ہوش کھو بیٹھا

**ظل خالد يشرب الخمر حتى غاب عن الوعي.**

خالد شراب پیتا رہا یہاں تک کہ ہوش کھو بیٹھا۔

☆☆☆

## غَرِقَ إِلَى أُذُنَيْهِ في......

(کسی کام میں) ہمہ تن مصروف ہو گیا، گلے گلے ڈوب گیا

**جاء موسم الامتحانات وغرق الطلاب إلى آذانهم في المذاكرة.**

امتحان کا زمانہ آیا اور طلبہ امتحان کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

☆☆☆

## غَضَّ الطَّرْفَ/الْبَصَرَ/النَّظَرَ عَنْ......

قطع نظر کی، نظر انداز کیا، تجاہل سے کام لیا

**لا تغض الطرف عن الأمور التي تستدعي وقفة منک.**

ایسے معاملات کو نظر انداز مت کرو جو تمہاری توجہ کے مستحق ہوں۔

☆☆☆

## غَلَى الدَّمُ فِي عُرُوْقِهِ

(غصہ سے) اس کا خون کھول گیا

**كلما رأينا القتلى والجرحى في العراق و فلسطين غلى الدم في عروقنا، ولكن ماالعمل؟**

جب بھی ہم عراق اور فلسطین میں زخمیوں کو دیکھتے ہیں تو ہمارا خون کھول جاتا ہے، مگر کیا کِیا جائے؟

☆☆☆

## غَيَّرَ مَجْرَى التَّارِيْخ

تاریخ کا رخ / دھارا موڑ دیا، ایک نئی جہت عطا کی

**غيرت بعثة النبي ﷺ مجرى التاريخ الإنساني.**

حضور اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ نے تاریخ کا دھارا موڑ دیا۔

☆☆☆

## غَيَّرَ وَجْهَ....

رخ موڑ دیا، رخ بدل دیا، انقلاب برپا کر دیا

**الحرب العالمية الثانية غيرت وجه أوربا.**

دوسری عالمی جنگ نے یورپ میں ایک انقلاب بپا کر دیا / یورپ کا رخ ہی بدل دیا۔

# ﴿ف﴾

## فَاتَهُ الْقِطَارُ

موقع ہاتھ سے نکل گیا، وقت جا تا رہا/ نکل گیا/ گزر گیا

**كبرت الفتاة وفاتها قطار الزواج.**

لڑکی کافی بڑی ہوگئی اب شادی کا وقت نکل گیا۔

☆☆☆

## فَاضَتْ رُوْحُهُ/ نَفْسُهُ

انتقال ہوگیا، جاں بحق ہوگیا

فاضت روح المصاب قبل وصوله إلى المستشفى.
اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زخمی جاں بحق ہو گیا۔

☆☆☆

## فَاضَتْ عَيْنُهُ

آنکھیں چھلک گئیں/اشک جاری ہو گئے

تفيض العين بالدمع كلما شاهدتُ الظلم الذي يلاقيه العراقيون والفلسطينيون.
جب بھی میں عراقیوں اور فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم دیکھتا ہوں تو آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔

☆☆☆

## فَتَحَ أبْوَابَ الجَحِيْم
## فَتَحَ بَابَ جَهَنَّمَ عَلَى نَفْسِهِ

اپنے لیے خطرات پیدا کر لیے، اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی، خود کو مصیبت میں گرفتار کر لیا، مصیبت مول لے لی

فتح رئيس العراقي أبواب جهنم على نفسه بهجومه على الكويت.
عراقی صدر نے کویت پر حملہ کر کے خود کو مصیبت میں گرفتار کر لیا/اپنے پیر پر خود ہی کلہاڑی مار لی۔

☆☆☆

## فَتَحَ الْبَابَ عَلَى مِصْرَاعَيْهِ

اپنا دروازہ کھول دیا، پوری اجازت دے دی

فتحت الجامعة الباب على مصراعيها لكل النا جحين في الثانوية العامة.
جو طلبہ ہائر سیکنڈری میں کامیاب ہو گئے ان کے لیے یونیورسٹی نے اپنے دروازے کھول دئے۔

☆☆☆

## فَتَحَ ذِرَاعَيْهِ لَهُ

(اس کا) خیر مقدم کیا، کھلے دل سے قبول کیا، استقبال کیا

كان رسول اللّٰه ﷺ يفتح ذراعيه لأعدائه ودائماً يحسن إليهم.
رسول اللہ ﷺ اپنے دشمنوں کا بھی کھلے دل سے خیر مقدم کرتے تھے اور ان کے ساتھ حسن سلوک فرماتے تھے۔

☆☆☆

## فَرَشَ لَهُ / أَمَامَهُ الطَّرِيْقَ بِالْوَرْدِ.

(۱) خوش آمدید کہا، خیر مقدم کیا، راہوں میں پھول بچھائے

**لما نزل رسول اللّٰه ﷺ بالمدينة المنورة فرش أهلها أمامه الطريق بالورد.**

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوئے تو مدینے والوں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

(۲) درحقیقت کسی نقصان دہ چیز کو دوسرے کی نظر میں اچھا ظاہر کر کے پیش کیا، سبز باغ دکھائے

**الأمريكان فرشوا الطريق إلى الكويت أمام العراق بالورد ثم أطاحوا بالعراق ذاتها.**

امریکیوں نے کویت کے بارے میں عراق کو سبز باغ دکھائے پھر عراق ہی کو تباہ کر دیا۔

☆☆☆

## فَقَدَ أَعْصَابَهُ/رُشْدَهُ

حواس کھو بیٹھا، بے قابو ہو گیا، آپے سے باہر ہو گیا

**لقد فقدتُ أعصابي عندمارأيتُ محموداً يضرب طفلاً صغيراً.**

جب میں نے دیکھا کہ محمود ایک چھوٹے بچے کو مار رہا ہے تو میں (غصے سے) بے قابو ہو گیا۔

☆☆☆

## فَقَدَ ضَمِيْرَهُ

بے حس ہو گیا، ضمیر مردہ ہو گیا

**فقد اللص ضميره ولم يتورع عن سرقة نقود سيدة مريضة فقيرة.**

چور ایسا بے حس ہو گیا کہ ایک مریض اور غریب عورت کا مال چرانے سے بھی باز نہیں آیا۔

☆☆☆

## فَقَدَ عَقْلَهُ/ وَعْيَهُ

اپنے ہوش میں نہیں رہا، حواس کھو بیٹھا

**كاد خالد من شدة الإرهاق يفقد وعيه.**

پریشانی اور مصائب کی شدت سے قریب تھا کہ خالد اپنے حواس کھو بیٹھتا۔

☆☆☆

## ﴿ق﴾

## قَابَ قَوْسَيْنِ مِنْهُ أَوْ أَدْنَى

بہت قریب ہوگیا

**أصاب خالد بمرض شديد فكان قاب قوسين من الموت أو أدنى.**

خالد ایک شدید مرض میں مبتلا ہوا اور موت سے قریب ہوگیا۔

☆☆☆

## قَامَتِ الْقِيَامَةُ

ہنگامۂ محشر بپا ہوگیا، قیامت کھڑی ہوگئی، زبردست ہنگامہ ہوا

**قامت القيامة عند ما وجهت المعارضةُ نقداً إلى الحكومة.**

جب اپوزیشن نے حکومت کی تنقید کی تو ایک ہنگامہ محشر بپا ہوگیا۔

☆☆☆

## قَامَرَ عَلَى الْجَوَادِ الخَاسِر

گھاٹے کا سودا کیا، نقصان اٹھایا، سست گھوڑوں پر بازی لگائی

**عند ما تزوج خالد من تلك الراقعة كان كمن قامر على الجواد الخاسر.**

خالد نے اس بے حیا عورت سے شادی کر کے گھاٹے کا سودا کیا۔

☆☆☆

## قَدرَهٗ/قَدَّرَهٗ حَقَّ قَدْرِهٖ

(۱) کسی کی قرار واقعی عزت وتوقیر کی (۲) کسی بات کا صحیح اندازہ لگایا

قرآن کریم میں ہے: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِذْ قَالُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِنْ شَيءٍ (الانعام:۹۱)

ترجمہ: اور انہوں نے (یہودیوں نے) اللہ تعالیٰ کی قدر نہ مانی جیسا کہ ماننی چاہیے تھی جب کہ انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی پر کچھ نازل نہیں کیا۔

☆☆☆

## قَدَّمَهُ لَهُ/ إِلَيْهِ عَلَى طَبقٍ مِنَ الذَّهَبِ

تھالی میں سجا کر دے دیا، بغیر کسی عوض کے دے دیا، مفت میں دے دیا

**۱۔ قدم صدام حسين بغزوه الكويت بلده العراق إلى أمريكا على طبق من الذهب.**

صدام حسین نے کویت پر حملہ کر کے اپنا ملک عراق امریکہ کو تھالی میں سجا کر دے دیا۔

کبھی طنزیہ بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً:

**۲۔ تريد إسرائيل أن نقدم لها أرض فلسطين على طبق من الذهب.** (م ت:۴۳۰)

اسرائیل چاہتا ہے کہ ہم اس کو فلسطین تھالی میں سجا کر دے دیں۔

☆☆☆

## قَرَأَ فِي عَيْنَيْهِ/ فِي وَجْهِهِ

نگاہیں پڑھ لیں، نظروں سے بھانپ گیا، چہرہ سے دل کی بات کا اندازہ لگا لیا

**قرأ الأستاذ في عيني تلميذ أنه يريد الهروب من المدرسة.**

استاذ نے طالب علم کے چہرے سے بھانپ لیا کہ وہ مدرسے سے بھاگنا چاہتا ہے۔

☆☆☆

## قَرَعَ طُبُوْلَ الْحَرْبِ

جھگڑے پر آمادہ ہوگیا، جنگ کا بگل بجادیا، خم ٹھونک کر میدان میں آ گیا، جنگ کے اسباب پیدا کر دیئے

**إن أمريكا قرعت طبول الحرب على العراق بفرية امتلاكها لأسلحة الدمار الشامل.**

امریکہ نے عراق کے خلاف جنگ کا بگل بجادیا یہ تہمت لگا کر کہ عراق کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں۔

☆☆☆

## قَضَى نَحْبَهُ

انتقال ہوگیا، جان جاں آفریں کے سپرد کر دی

**قضى الرجل نحبهُ في السبعين من عمرهِ.**

ستر سال کی عمر میں آدمی کا انتقال ہوگیا۔

قرآن کریم میں ہے: **مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ**

قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَن یَّنْتَظِر (الاحزاب:۲۳)
ترجمہ: ایمان والوں میں کچھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا، ان میں کچھ وہ ہیں جو شہید ہوئے اور کچھ وہ ہیں جو (شہادت کا) انتظار کر رہے ہیں۔

☆☆☆

## قَضٰی وَطَرَهٗ

مقصد پورا کرلیا، کام نکال لیا، غرض پوری ہوگئی
قرآن کریم میں ہے: **فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِنْهَا وَطَراً زَوَّجْنٰکَهَا.** (الاحزاب:۳۷)
پھر جب اس سے زید کی غرض پوری ہوگئی تو ہم نے اس کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔

☆☆☆

## قَطَّبَ جَبِیْنَهٗ/حَاجِبَیْهِ/وَجْهَهٗ

پیشانی شکن آلود ہوگئی، ناک بھوں چڑھائی، منہ بنالیا، ماتھے پر بل پڑ گئے، ناراضگی کا اظہار کیا
**لا أدري لماذا يقطب جبينه كلما رآني، وكأني قتلتُ له عزيزاً.**
وہ جب بھی مجھے دیکھتا ہے تو پتا نہیں کیوں منہ بنالیتا ہے، گویا میں نے اس کے کسی عزیز کا قتل کر دیا ہو۔

☆☆☆

## قَطَعَ حَبْلَ أفْکَارِهٖ

خیالات کا سلسلہ توڑ دیا، خلل اندازی کر دی
**أرجوا أن لا تقطع عليّ حبل أفكاري عندما ترآني مشغولا في أمر ما.**
میری گزارش ہے کہ جب تم مجھے کسی کام میں مشغول دیکھو تو خلل اندازی مت کیا کرو۔

☆☆☆

## قَطَعَ لِسَانَهٗ

(۱) بزور طاقت کسی کو خاموش کر دیا، چرب زبانی سے کسی کو خاموش کر دیا
**كانت لدى خالد دلائل على موقفه مع ذلک قطع خصمه لسانه.**
خالد کے پاس اپنے موقف کے اثبات میں دلائل تھے مگر اس کے مدمقابل نے چرب زبانی سے اس کو خاموش کر دیا۔

(۲) رشوت وغیرہ دے کر کسی کو خاموش کر دیا، منہ بند کر دیا

**يعلم الوزير بحقيقة الحال لكن الحكومة قطعت لسانه.**

وزیر حقیقت حال سے واقف ہے مگر حکومت نے اس کا منہ بند کر دیا ہے۔

(۳) بات کی تردید کر دی، افواہ کی تردید کر دی

**قطع ظهور الرئيس في موكبه لسان المعارضة التي ظنت أنه اعْتزل.**

صدر مملکت کے جلوس میں نکلنے سے اپوزیشن کی اس افواہ کی تردید ہوگئی کہ ان کو معزول کر دیا گیا ہے۔

☆☆☆

## قَلَّبَ الْأَمْرَ ظَهْراً لِبَطْنٍ
## قَلَّبَ الْأَمْرَ عَلَى وُجُوْهِهٖ

غور وفکر کیا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچا

**قَلَّبْتُ الأمر على وجوهه كلها فلم أر مفراً من السفر.**

میں نے معاملے پر خوب غور کر لیا اب سفر کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

☆☆☆

## قَلَّبَ كَفَّيْهِ

ہاتھ ملتا رہ گیا، پشیمان ہوا، نادم ہوا، پچھتایا

قرآن کریم میں ہے: وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا. (الکہف:۴۲)

ترجمہ: اور اس کے پھل (آفت سے) گھیر لیے گئے (اور وہ تباہ ہوگیا) تو جو کچھ اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اس پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا۔

☆☆☆

## قَلَبَ لَهٗ ظَهْرَ الْمِجَنِّ

(دوستی کے بعد) قطع تعلق کر لیا، دشمنی پر آمادہ ہوگیا

**لا تعتمد على صداقة رجل يقلب لک ظهر المجن في أيّة لحظةٍ.**

ایسے شخص کی دوستی پر بھروسہ مت کرو جو کسی بھی وقت تم سے قطع تعلق کر لے/تمہارا دشمن ہو جائے۔

☆☆☆

## قَلَّبَهُ راساً عَلَى عَقِب

پانسا پلٹ دیا، معاملہ بالکل الٹا کر دیا

**المقاومة الشعبية الأفغانية قلبت الأوضاع رأساً على عقب، والآن تخطط أمريكا في انسحاب من أفغانستان بعد نكبة شديدة.**

افغانی عوام کی جدوجہد نے بالکل پانسا ہی پلٹ دیا، اب امریکا ذلت وخواری کے بعد خود ہی افغانستان سے نکلنے کا پلان بنا رہا ہے۔

☆☆☆

## قَلَّمَ أظَافِرَهُ/أظْفَارَهُ

(اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو) ختم کر دیا، قدغن لگا دی، پر کتر دیئے

**عندما تتعدى المعارضة حدودها وتصبح خطراً على أمن البلاد ينبغي عندئذ تقليم أظافرها.**

جب اپوزیشن حد سے تجاوز کرے اور ملک کے امن وامان کو خطرہ لاحق ہو تو اس وقت اس پر قدغن لگانا ضروری ہوتا ہے۔

☆☆☆

## قَوِيَتْ شَوْكَتُهُ

طاقت ور ہو گیا، قوت میں اضافہ ہو گیا

**لقد قويت شوكة خالد بعد ما أصبح من المقربين إلى السيد الرئيس.**

جب سے خالد جناب صدر کے قریب ہوا ہے اس کی طاقت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

## كَبُرَ فِي نَظَرِهِ

دل میں عزت بڑھ گئی، نظر میں اچھا بن گیا، قدر ومنزلت میں اضافہ ہوا

**لقد كَبُر أحمد في نظري كثيراً عندما قدّم لي يد المساعدة دون أن أطلب منه.**

جب احمد نے بغیر طلب کے میری طرف دست تعاون دراز کیا تو میرے دل میں اس کی عزت بہت بڑھ گئی۔

☆☆☆

## كَرَّسَ نَفْسَهُ/ حَيَاتَهُ/جُهُوْدَهُ لِـ....

(کسی کام کے لیے) اپنی زندگی وقف کردی، اپنی تمام تر توجہات یا کوششیں (کسی کام پر) لگادیں

**كَرَّسَ علماؤنا حياتهم لنشر الدعوة الإسلامية في مشارق الأرض ومغاربها.**

ہمارے علمانے مشرق ومغرب میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

☆☆☆

## كَشَّرَ عَنْ أنْيابِهِ

(غصہ میں) دانت پیسے، غیظ وغضب کا اظہار کیا

**كشرت أمريكا عن أنيابها وحمَلت على أفغانستان في أعقاب أحداث الحادي عشر من سبتمبر.** (م ت:۴۵۰)

ترجمہ: ۱۱ ستمبر کے حادثے کے بعد امریکا نے غصے سے دانت پیستے ہوئے افغانستان پر حملہ کردیا۔

☆☆☆

## كَشَفَ الْقِنَاعَ /النِّقَابَ عَنْ......

(راز سے) پردہ اٹھایا، راز ظاہر کیا

**العلم هو الذي كشف النقاب عن أسرار الكونية .**

یہ سائنس ہی ہے جس نے کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

☆☆☆

## كَلَّلَ اللّٰهُ مَسْعَاكُمْ/جُهُوْدَكُمْ بِالنِّجاحِ

اللہ کامیابی عطافرمائے، سرخ روئی عطافرمائے

یہ عموماً دعائیہ جملے کے طور پر آتا ہے، کبھی بطور خبر یہ بھی استعمال ہوتا ہے۔

## لاحَ فِي الْأفُقِ

آثار ظاہر ہوئے، امید پیدا ہوئی، امید کی کرن نظر آئی

**عندما تصبح إحدى الدول المسلمة دولة قوية يلوح في الأفق أمل في نهضة**

الأمة الإسلامية.
ترجمہ: جب مسلم ممالک میں سے کوئی ملک طاقت ور ہوگا جبھی امت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کی امید پیدا ہوگی۔

☆☆☆

## لاتَقُوْمُ لَهُ قائِمَةٌ

کسی گنتی میں نہیں رہا، کسی کھاتے میں نہیں رہا، صفایا ہوگیا، کہیں کا نہیں رہا

**رد الغزالي على الفلاسفة ولم تقم لهم بعده قائمة.**

امام غزالی نے فلاسفہ کا رد کیا تو اس کے بعد فلاسفہ کہیں کے نہیں رہے۔

☆☆☆

## لَايَألُوْ جُهْداً في......

پوری جد و جہد کی، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑا، کوئی کسر اٹھا نہ رکھی

**لا يألو الأستاذ جهداً في تعليم طلابه.**

استاذ نے اپنے طلبہ کی تعلیم میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑا۔

**لا تألو الأم جهداً في تربية أبنائها.**

ماں نے اپنے بچوں کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

☆☆☆

## لايَخْتَلِفُ عَلَيْهِ/ فِيْهِ إثْنَان

اس میں دو رائے نہیں، اس میں شک نہیں

**لا يختلف إثنان على أن الغزو الأمريكي للعراق كان خطأ.**

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ عراق پر امریکی حملہ غلط تھا۔

☆☆☆

## لا يَرْقُبُ/لايَرْعَى في.... إلّا وَلاذِمَّةً

رشتہ اور قرابت کا پاس ولحاظ نہ کرنا، کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا

قرآن کریم میں ہے: لايَرْقُبُوْنَ فِي مُؤمِنٍ اِلّا وَلا ذِمَّةً (التوبہ:۱۰)

وہ (کافر) کسی مسلمان کے حق میں کسی قرابت کا پاس ولحاظ کرتے ہیں نہ عہد کا۔

اليهود لايرعون في حقوق الإنسان إلا ولا ذمة.
یہود حقوق انسانی کے معاملے میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے/کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔

☆☆☆

## لا يُسْمِنُ وَلا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ

قلیل الفائدہ ہے، بے فائدہ ہے، بے کار ہے

ضاع وقته في مطالعة الكتب التي لا تسمن ولا تغني من جوع.
بے فائدہ کتابوں کے مطالعے میں اس نے اپنا وقت ضائع کردیا۔

☆☆☆

## لَا يَزَالُ حِبْراً عَلَى وَرَقٍ

(قانون، تجویز، ارادہ وغیرہ) کاغذ پر ہے، کاغذ کی زینت ہے، جیوں کا توں ہے، ابھی تک نافذ نہیں ہوا

لاتزال قرارات الأمم المتحدة بخصوص فلسطين حبراً على وَرَقٍ.
فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی ساری قراردادیں ہنوز کاغذ کی زینت ہیں۔

☆☆☆

## لا يُشَقُّ لَهُ الْغُبَارُ

اس کا کوئی مدمقابل/ہم سر نہیں ہے، اپنی مثال آپ ہے

كان الإمام الغزالي عالماً لا يشق له غبار في عصره.
امام غزالی ایسے عالم تھے کہ ان کے زمانے میں ان کا کوئی ہمسر نہیں تھا۔

☆☆☆

## لا يُعَدُّ وَلا يُحْصَى

بے شمار و بے حساب ہے، شمار سے باہر ہے

أنعم الله عزوجل على الإنسان لا تعد ولا تحصى.
اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار/بے حساب نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

☆☆☆

## لا يَعْرِفُ الْغَثَّ مِنَ السَّمِيْنِ

## لا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْغَثِّ وَالسَّمِيْنِ

اچھے برے میں تمیز نہیں کرسکتا، مہارت نہیں رکھتا، صلاحیت نہیں رکھتا

**بعض المثقفين الذين يدسون أنوفهم في القضايا الإسلامية أكثرهم منهم لايعرفون الغث من السمين.**

بعض دانشور جو اسلامی معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اس کی کوئی صلاحیت واہلیت نہیں رکھتے۔

☆☆☆

## لايَقُوْمُ عَلَى سَاقَيْنِ

(بات، رائے، دلیل) بہت کمزور ہے، بے وزن ہے، بے اصل ہے

**هٰذا الرأي لايقوم على ساقين.**

یہ رائے بالکل بے وزن ہے/ بہت کمزور ہے۔

**هٰذه قصة مختلقة لا تقوم على ساقين.**

یہ من گھڑت قصہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

☆☆☆

## لايَمُتُّ بصِلَةٍ لِـ.../ إلَى ....

اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں، دور کا بھی واسطہ نہیں، کوئی لینا دینا نہیں

**الإرهاب لايمت للإسلام بصلة.**

دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

**الإسلام لا يمت إلى الإرهاب بأية صلة.**

اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں/ کوئی لینا دینا نہیں۔

☆☆☆

## لايُمَيِّزُ الشِّمَالَ مِنَ اليَمِيْنِ

دیکھیے: **لا يعرف الغث من السمين**

☆☆☆

## لايَهُزُّ مِنْهُ شَعْرَةً

ذرہ برابر اثر نہیں ہوا، ٹس سے مس نہیں ہوا، کان پر جوں تک نہیں رینگی

**استنكار العرب لاعتداء ات إسرائيل على فلسطين لايهز منها شعرها.**

فلسطین پر اسرائیل کے مظالم پر عربوں کی مذمت/ ناپسندیدگی سے اسرائیل ٹس سے مس بھی نہیں ہوا/ اسرائیل کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

☆☆☆

## لَبّٰى نِدَاءَ رَبّهِ

انتقال ہوگیا، وفات ہوگئی

**لَبّى الرجل نداء ربه بعد صراع مع المرض استمر سنين طويلة.**

کئی سال مرض کے ساتھ کشمکش کے بعد آخر کار اس آدمی کا انتقال ہوگیا۔

☆☆☆

## لَطَخَ ثَوْبَهُ /صُوْرَتَهُ

دامن داغدار کر دیا، دامن پر دھبہ لگا دیا، چہرے پر بدنما داغ لگا دیا

**هزيمة ١٩٦٧م لطخت ثوب الجيش المصري.**

۱۹۶۷ء کی شکست فاش نے مصری آرمی کے دامن پر ایک دھبہ لگا دیا۔

☆☆☆

## لَعِبَ بِعَوَاطِفِهِ

اس کے جذبات سے کھیلا

**بعض السياسيين يلعبون بعواطف الشعب ويخدعونهم بأحلام لايمكن تحقيقها.**

بعض سیاسی لیڈر عوام کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور ان کو ایسے خواب دکھاتے ہیں جن کا شرمندہ تعبیر ہونا ناممکن ہے۔

☆☆☆

## لَعِبَ بِالنَّارِ

خطرات میں کود پڑا، آگ سے کھیلا، خطرہ مول لیا

لعب حامد بالنار عندما خرج وحيداً إلى الغابة بالليل.

حامد نے بڑا خطرہ مول لیا جب وہ رات میں جنگل کو تنہا نکل کھڑا ہوا۔

☆☆☆

## لَعِبَ دَوْراً (هاماً، رئيسياً)

اہم رول ادا کیا، مرکزی کردار ادا کیا

لعب الإمام الغزالي دوراً رئيسياً في مواجهة الفلاسفة والدفاع عن الإسلام.

امام غزالی نے فلاسفہ کے بالمقابل اسلام کے دفاع کے سلسلہ میں مرکزی کردار ادا کیا۔

☆☆☆

## لَفَّظَ أنْفَاسَهُ الْأخِيْرَةَ

(۱) آخری ہچکی لی، دم توڑ دیا، انتقال ہوگیا

لقد لفظ المريض أنفاسه الأخيرة قبل وصول المستشفى.

اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی مریض نے دم توڑ دیا۔

کبھی يُلَفِّظُ (مضارع) آتا ہے تو معنی ہوتا ہے کہ جاں بلب ہے، آخری سانسیں لے رہا ہے۔

صديقي لايزال مريضاً منذ سنتين والآن هو يلفظ أنفاسه الأخيرة.

میرا دوست دو سال سے مرض میں مبتلا ہے اور اب وہ بالکل جاں بلب ہے۔

(۲) کوئی چیز تباہی کے دہانے پر ہے، بربادی کی کگار پر ہے۔

القيم الأخلاقية تلفظ أنفاسها الأخيرة في مجتمعنا.

ہمارے معاشرے میں اخلاقی اقدار بالکل تباہی و بربادی کے دہانے پر ہیں۔

☆☆☆

## لَقَّنَهُ دَرْساً لَن يَنْسَاهُ

ایسا سبق سکھایا کہ زندگی بھر یاد رکھے گا

لقن المجاهدون الأفغان الجيش الروسي درساً لن ينساه أبداً.

افغان مجاہدین نے روسی فوج کو ایسا سبق سکھایا کہ وہ زندگی بھر نہیں بھولے گی/ یاد رکھے گی۔

☆☆☆

## لَقِيَ حَتْفَهُ/مَصْرَعَهُ

جاں بحق ہوگیا، ہلاک ہوگیا (اس کا استعمال حادثاتی موت پر ہوتا ہے)

**اصطدمت السيارة بالشاحنة لقي قائد السيارة مصرعه في الحال.**

کار کا ٹرک سے ایکسیڈنٹ ہوگیا، کار کا ڈرائیور اسی وقت ہلاک ہوگیا۔

☆☆☆

## لم يَجدْ بُدّاً مِنْ.....

اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا

**لم أجد بُداً من السفر عندما رأيت أنه الطريق الوحيد للخروج من المشاكل.**

جب میں نے دیکھا کہ پریشانی سے نکلنے کے لیے سفر ہی واحد ذریعہ ہے تو میرے لیے سفر کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

☆☆☆

## لَمْ/لَنْ يَدَّخِرَ مَا في وُسْعِهِ

بھرپور جدوجہد کی، کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑا، کوئی کسر نہیں چھوڑی

**لن أدخر ما في وسعي في مساعدتک.**

آپ کی مدد کرنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

☆☆☆

## لِيَذْهَبْ إلَى الْجَحِيْم

بھاڑ میں جائے، جہنم میں جائے ہماری بلا سے

**إذا كان معنى الحضارة تدمير القيم فلتذهب الحضارة إلى الجحيم.** (م ت:۴۷۸)

اگر تہذیب کا معنی قدروں کو نیست و نابود کرنا ہے تو ایسی تہذیب بھاڑ میں جائے۔

## مَاتَ بغَيْظِهِ

(حسد اور جلن کی وجہ سے) گھٹ کر مر گیا، غصہ سے پاگل ہوگیا

قرآن کریم میں ہے: قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ (آل عمران:۱۱۹)
ترجمہ: آپ (کافروں سے) کہہ دیں کہ تم اپنے غیظ وغضب میں گھٹ کر مر جاؤ۔

☆☆☆

## مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ

طبعی موت واقع ہوئی (مرض، قتل یا حادثہ کی وجہ سے نہیں مرا)

**سيدنا خالد بن الوليد لم يستشهد في معركة وإنما مات حتف أنفه.**

حضرت خالد بن ولید کسی معرکے میں شہید نہیں ہوئے بلکہ ان کی طبعی موت واقع ہوئی۔

حضرت خالد بن ولید نے وفات کے وقت فرمایا تھا:

**لقد لقيت كذا وكذا زحفاً وما في جسدي موضع شبر إلا وفيه ضربة أو طعنة أو رمية، وها أنذا أموت حتف أنفي كما يموت العير.** (م ص:۸۱)

ترجمہ: میں نے اتنے اتنے معرکوں میں حصہ لیا، میرے جسم پر بالشت بھر جگہ ایسی نہیں ہے جس پر تلوار، نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو، مگر دیکھو مجھے طبعی موت آرہی ہے جیسے ایک گورخر کو طبعی موت آتی ہے۔

☆☆☆

## مَاتَ فِي جِلْدِهِ

رونگٹے کھڑے ہوگئے، خوف ودہشت سے پیلا پڑ گیا

**رأى الطفل شبحاً في الظلام فمات في جلده.**

بچے نے اندھیرے میں ایک پرچھائیں دیکھی تو اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

☆☆☆

## مَاتَ مِنَ الضِّحْكِ/مَاتَ ضِحْكاً

ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوگیا

**كنت مِتُّ ضحكاً (من الضحك) على النكتة التي ألقاها علينا خالد مساء أمس.**

کل شام خالد نے جو لطیفہ سنایا اس پر میں ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوگیا تھا۔

☆☆☆

## مَاذَاقَ طَعْمَ النَّوْم
## مَاذَاقَ في عَيْنِهِ نَوْماً

ایک پل کونہیں سویا، نیند اڑ گئی

**لم يذق حامد طعم النوم منذ علم برسوبه في الامتحان.**

جب سے حامد کو اپنے فیل ہونے کا علم ہوا ہے وہ ایک پل کونہیں سویا ہے۔

☆☆☆

## مَدَّإلَيْهِ يَدَ الْمَسْألَةِ

دست سوال دراز کیا، مدد طلب کی

**لقد اضطرت الحاجة حامداً إلى أن يمدَّ يد المسألة أمام من يكرههُ.**

حامد ضرورت سے ایسا مجبور ہوا کہ اس کو ایسے شخص کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔

☆☆☆

## مَدَّ لَهُ يَدَ العَوْنِ

دستگیری کی، تعاون کیا

**لا يهمل أحمد في مَدِّ يد العون لمن يحتاج إليها.**

محتاج کی دستگیری کرنے میں احمد کبھی کوتاہی نہیں کرتا ہے۔

☆☆☆

## مَرَّغَهُ في التُّرابِ/في الطِّيْنِ

رسوا کر دیا، خاک میں ملا دیا، ذلیل وخوار کر دیا

**لقد مَرَّغَ الولد رأس أبيه في التراب بأفعاله السيئة.**

بیٹے نے اپنے کرتوت سے باپ کو رسوا کر دیا۔

☆☆☆

## مَرَّمُرُوْرَ الْكِرام

ا۔ منہ نہیں لگایا، منہ پھیر لیا، دامن بچایا

قرآن کریم میں ہے: وَالَّذِيْنَ لايَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَوَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان:۷۲)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودگی کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنا دامن بچاتے ہیں/منھ پھیر لیتے ہیں۔

۲۔(کسی قابل اہمیت چیز کو) اہمیت نہیں دی، بے اعتنائی کی

**لا ينبغي أن نمر مرور الكرام على القضايا المهمة.**

یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اہم معاملات کو بھی اہمیت نہ دیں۔

## نَامَ مِلْءَ جُفُوْنِهِ

بے خبر سویا، چین کی نیند سویا، گھوڑے بیچ کر سویا

**رجع حامد من السفر ونام ملء جفونه طول النهار.**

حامد سفر سے واپس آیا اور دن بھر گھوڑے بیچ کر سویا۔

☆☆☆

## نَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ
## نَبَذَهُ وَرَاءَهُ ظِهْرِيًّا

پس پشت ڈال دیا، بے اعتنائی برتی، اہمیت نہیں دی

قرآن کریم میں ہے: **نَبَذَ فَرِيْقٌ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ** (البقرۃ:۱۰۱)

ترجمہ: اہل کتاب کے ایک گروہ (یہود) نے اللہ کی کتاب (توریت) کو پس پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو جانتے ہی نہیں ہیں۔

**لقد نبذ المؤظف كل ماقاله المدير وراءه ظهرياً.**

منیجر نے جو کچھ بھی کہا کلرک نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔

☆☆☆

## نَبَشَ الْقُبُوْرَ

گڑے مردے اکھاڑنا، ماضی کی تکلیف دہ باتوں کا ذکر کرنا

**لا جدوى من نبش القبور، علينا أن ننظر إلى المستقبل ونعد له عدة.**
گڑے مردے اکھاڑنے سے کوئی فائدہ نہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم مستقبل کی طرف دیکھیں اور اس کے لیے تیاری کریں۔

☆☆☆

## نَدَّى لَهُ الْجَبِيْنُ

(شرم وندامت سے) پیشانی عرق آلود ہوگئی، گردن جھک گئی

**أمامنا وقائع في المجتمع المسلم يندي لها الجبين.**
ہمارے پیش نظر مسلم معاشرے کے کچھ ایسے واقعات ہیں جن کو دیکھ کر شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔

☆☆☆

## نَزَعَ عَنْهُ شَيْطَانُهُ

غصہ ٹھنڈا ہوگیا، غصہ فرو ہوگیا

**انزع عنک شیطانک، والتزم الهدوء عند مناقشة الأمور الخطيرة.**
غصہ ٹھنڈا کرو اور اہم معاملات میں بحث ومباحثے کے وقت سکون واطمنان اختیار کرو۔

☆☆☆

## نَسَجَ خُيُوْطَهُ

(۱) کسی چیز کا تانا بانا بننا، پلاٹ تیار کرنا

**نسج حامد الروائي خيوط هذه الرواية قبل سنة.**
ناول نگار حامد نے اس ناول کا پلاٹ ایک سال قبل تیار کیا تھا۔

(۲) کسی سازش کی پلاننگ کرنا

**كانت أحداث ١١ سبتمبر خطة بارعة نسج خيوطها رجال بارعون في العلم والتكنلوجيا.**
۱۱ ستمبر کا حادثہ ایک بہت ماہرانہ منصوبہ تھا اس کی پلاننگ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین نے کی تھی۔

☆☆☆

## نَسَجَ عَلَيْهِ الْعَنْكَبُوْتُ

کسی معمولی کام میں گھنٹوں لگا دیئے، فلاں کام کرنے گیا اور بیٹھ کر رہ گیا

**ذهب خالد إلى السوق لِيأتي بالفاكهة لكنه نسج عليه العنكبوت ولم يعد حتى الآن.**

خالد پھل/میوہ لینے بازار گیا اور وہاں بیٹھ کر رہ گیا ابھی تک واپس نہیں آیا۔

☆☆☆

## نَسَجَ عَلَى مِنوَالِهِ

(اس کے) نقش قدم پر چلا، اس کی پیروی کی

**لماذا لا تنسج على منوال أخيك الأكبر وتتعلم منه.**

تم اپنے بڑے بھائی کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتے اور ان سے کچھ کیوں نہیں سیکھتے۔

☆☆☆

## نَطَحَ الصَّخْرَةَ

اپنے سے طاقت ور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا، زبردست کے منھ کو آنا

**إن ليبيا قد نطحت الصخرة عندما تحدّت أمريكا في برنامجها النووية.**

لیبیا اپنے سے زیادہ طاقت ور کے منھ کو آ گیا جب اس نے اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں امریکہ کو چیلنج کیا۔

☆☆☆

## نَفَدَ صَبْرُهُ

صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

**نفد صبر الوالد عندما زادت تصرفات ابنه السيئة عن الحدّ.**

والد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا جب بیٹے کی حرکتیں حد سے بڑھ گئیں۔

☆☆☆

## نَكَثَ عَهْدَهُ/ بِعَهْدِهِ

بدعہدی کی، عہد توڑ دیا، وعدہ خلافی کی

**أحداث التاريخ تؤكد أن اليهود أكثر من ينكثون بعهدهم.**

تاریخ بتاتی ہے کہ یہودی قوم سب سے زیادہ بدعہد ہے۔

☆☆☆

## نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ/أعْقَابِكُم

۱۔(معرکہ سے )دم دبا کر بھاگا، پیٹھ دکھادی،میدان چھوڑ کر بھاگ گیا،الٹے پاوں بھاگا

قرآن کریم میں ہے:**فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّى بَرِیءٌمِنْكُمْ** (الانفال:۴۸)

ترجمہ: پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو وہ (شیطان )الٹے پاؤں بھاگا اور کہا کہ میں تم سے بے زار ہوں۔

۲۔کام ادھورا چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا

**لماذا تنكص على أعقابك بعد أن شمرتَ عن ساعدك للعمل في الوزارة الخارجية.**

جب تم نے وزارت خارجہ میں نوکری کا عزم کر ہی لیا تھا تو اب اس سے پیچھے کیوں ہٹ رہے ہو؟

## هَامَ عَلَى وَجْهِهٖ

مقصد اور جہت کا تعین کیے بغیر چل پڑنا،ٹامک ٹوئیے مارنا

**إن حامداً يهيم على وجهه في الدراسة لا يدري إلى أين قادته قدماه.**

پڑھائی لکھائی کے معاملے میں حامد ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے،اسے خبر ہی نہیں کہ وہ کس طرف جارہا ہے۔

☆☆☆

## هَبَّتْ رِيَاحُ......

کوئی کام شروع ہوا،آثار نمایاں ہوئے،ظہور ہوا

**لما هبت رياح العولمة أصحبت أمريكا هي القوة الكبرى الوحيدة في العالم.**

جب گلوبلائزیشن (عالم گیریت ) کا ظہور ہوا تو امریکہ دنیا کی واحد بڑی طاقت بن گیا۔

☆☆☆

## هَزَّ كَتفَيْهِ/ كَتْفِهٖ

کوئی اہمیت نہیں دی،ٹس سے مس نہیں ہوا،توجہ نہیں کی

عـنـد مـا تـحدثتُ مع المدير في أمر نقلي إلى فرع الشركة في قريتي لم يزد عليّ أن هز كتفيه و مشى.
جب میں نے منیجر سے درخواست کی کہ میرا تبادلہ کمپنی کی اس برانچ میں ہوجائے جو میرے گاؤں میں ہے تو اس نے کوئی توجہ نہیں دی اور آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆

## هَزَّ كِيَانَهُ

اس کو جھنجوڑ کر رکھ دیا

قرأ خالد في الصحيفة خبراً هَزَّ كيانه.
خالد نے اخبار میں ایسی خبر پڑھی جس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

## وَجَدَ ضَالَّتَهُ

کھویا ہوا مال مل گیا، جس کی تلاش تھی اس کو پالیا، جس کی خواہش تھی وہ مل گیا

لقد وجدَتْ أمريكا ضالتها في غزو العراق، وحصلتْ على ثروة النفط.
امریکہ کو جس چیز کی خواہش تھی وہ اسے عراق کی جنگ میں مل گئی اور اسے پیٹرول کی دولت ہاتھ آ گئی۔

☆☆☆

## وَضَعَ إصْبَعَهُ عَلَى الجُرْحِ
## وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَوْضَعِ الدَّاءِ

دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا، معاملہ کے سب سے اہم پہلو پر گرفت کی

لـقـد وضـع المُراسل إصبعـه عـلـى مـوضـع الـدّاء حين سأل الوزيرَ عن حالة المسلمين في المنطقة.
نامہ نگار نے وزیر کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا جب اس نے علاقے میں مسلمانوں کی حالت کے بارے میں سوال کیا۔

☆☆☆

## وَضَعَتِ الحَرْبُ أوْزَارَهَا

جنگ ختم ہوگئی/ٹھنڈی پڑگئی/سرد ہوگئی، اختلاف ختم ہوگیا

**لقد وضعت الحرب أوزارها بين إيران والعراق في سنة ١٩٨٩م.**

سنہ ۱۹۸۹ء میں عراق اور ایران کے درمیان جنگ ٹھنڈی پڑی۔

☆☆☆

## وَضَعَهُ بَيْنَ قَوْسَيْنِ

وقتی طور پر کسی چیز سے توجہ ہٹالی، بالائے طاق رکھ دیا، فی الحال اس معاملہ کو اٹھا رکھو

**على العرب أن يضعوا خلا فاتهم بين قوسين و تفرغوا لمواجهة إسرائيل.**

عربوں کے لیے ضروری ہے کہ فی الحال اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھیں/اختلافات اٹھا رکھیں اور اسرائیل سے ٹکر لینے کے لیے مستعد ہو جائیں/خود کو وقف کردیں۔

☆☆☆

## وَضَعَهُ في قَفَصِ الاتِّهَامِ

کٹگھرے میں لا کھڑا کیا، مشتبہ کردیا، شک وشبہ کے دائرے میں لے آیا

**يكفي الغزالي فخراً أنه وضع الفلسفة في قفص الاتهام.**

امام غزالی کا یہی فخر کیا کم ہے کہ انہوں نے فلسفے کو کٹگھرے میں لا کھڑا کیا۔

☆☆☆

## وَضَعَ يَدَهُ عَلَى......

(۱) غاصبانہ قبضہ کرلیا، قبضہ جمالیا

**وضع خالد يده على قطعة أرض يمتلكها جاره منتهزاً فرصة غيابه خارج البلاد.**

خالد نے اپنے پڑوسی کے بیرون ملک جانے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے ایک پلاٹ پر قبضہ کرلیا۔

☆☆☆

## وَضَعَ قَدَمَهُ عَلَى طَرِيْق......

میدان میں آگیا، کام کی ابتدا کردی، ......کی راہ میں قدم رکھ دیا، قدم بڑھا دیا

**الهند قد وضعت أقدامها على طريق التقدم والنمو.**

ہندوستان نے بھی اب ترقی کی راہ میں قدم رکھ دیا ہے/ترقی کی طرف قدم بڑھا دیے ہیں۔

☆☆☆

## وَضَعَ يَدَهُ عَلَى وَتَرٍ حَسَّاسٍ

دیکھیے: ضَرَبَ عَلى وَتَرٍ حَسّاس

☆☆☆

## وَقَعَ اخْتِيَارُهُ عَلَى....

اس کی نگاہ انتخاب اس پر پڑی، اس نے اس کو چُن لیا

**لقد وقع اختيار الأستاذ على أحمد ليكون عريفاً فرقته.**

بیچ/کلاس کا نگراں/مانیٹر بنانے کے لیے استاذ کی نگاہ انتخاب احمد پر پڑی۔

☆☆☆

## وَقَعَ أَسِيْراً لِـ.....
## وَقَعَ ضَحِيَّةً لِـ.....

اس کا شکار ہو گیا، دھوکے میں آ گیا

**وقعتُ ضحية لكلام خالد المعسول، ولم أشعر أنني بذلك أكابد خسارة كبيرة.**

میں خالد کی میٹھی میٹھی باتوں سے دھوکہ کھا گیا/باتوں میں آ گیا اور مجھے احساس تک نہیں ہوا کہ میں اس سے بڑا نقصان اٹھاؤں گا۔

**وقع خالد أسيراً للوهم.** خالد وہم کا شکار ہو گیا۔

☆☆☆

## وَقَعَتْ عَيْنَاهُ عَلَى.....

اس کو دیکھا، اس پر نظر پڑی، اس پر نگاہ انتخاب پڑی

**لقد وقعتْ عيني على سيارة مستعملة لكنها بحالة جيدة.**

میری نگاہ انتخاب ایک سیکنڈ ہینڈ کار پر پڑی جو بہتر حالت میں تھی۔

☆☆☆

## وَقَعَ عَلَى عَاتِقِهِ/ كَاهِلِهِ

(ذمہ داری) اس کے کاندھے پر آ پڑی

**وقعت مسئولية تربية الصغار على عاتق محمود بعد وفاة أخيه.**

بھائی کی وفات کے بعد اس کے چھوٹے بچوں کی تربیت کی ذمہ داری محمود کے کاندھے پر آ پڑی۔

☆☆☆

## وَقَعَ في حَيْصَ بَيْصَ

شش و پنج میں پڑ گیا، الجھن کا شکار ہو گیا

**عندما سُرِقتْ سيارة أحمد وقع في حيص بيص ولم يدر ماذا يفعل.**

جب احمد کی کار چوری ہوئی تو وہ شش و پنج میں پڑ گیا اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے۔

☆☆☆

## وَقَفَ أمَامَ/ وَقَفَ ضِدَّ......

اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوا، اس کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا

**تقف مصر كثيراً ضد سياسة إسرائيل التوسعية.**

اسرائیل کی توسیع پسندانہ سیاست کے مقابلے میں اکثر مصر ہی کھڑا ہوتا ہے۔

☆☆☆

## وَقَفَ عَلَى قَدَمِهِ....

(۱) اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا، خود کفیل ہو گیا

**هل يمكن أن تقف الدول المتخلفة على أقدامها ولا تحتاج إلى المساعدات الأمريكية.**

کیا یہ ممکن ہے کہ پسماندہ ممالک اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں/ خود کفیل ہو جائیں اور امریکی امداد کے محتاج نہ رہیں۔

(۲) کھوئی ہوئی طاقت واپس آ گئی

**بعد الغزو الأمريكي للعراق لَمّا يقف البلد على قدمه.**

امریکی حملے کے بعد اب تک عراق کی حالت درست نہیں ہوئی ہے۔

☆☆☆

## وَقَفَ مَعَهُ/خَلْفَهُ/ وَرَاءَ هُ/ إِلَى جَانِبِهِ

اس کی حمایت میں کھڑا ہوگیا، اس کی تائید کی، تعاون کیا

**وَقَفْتُ إلى جانب أحمد حين ضربه جارُه بغير حق.**

جب احمد کو اس کے پڑوسی نے خوامخواہ مار دیا تو میں احمد کی حمایت میں کھڑا ہوگیا۔

☆☆☆

## وُلِدَ مَيْتاً

کام شروع کرتے ہی ناکام ہوگیا

**لقد وُلِدَتْ فكرة الاتحاد بين البلاد الإسلامية ميتاً .**

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کا خیال ابتدا ہی میں ناکام ہوگیا۔

☆☆☆

## ولّى وَجْهَهُ شَطْرَ......

اپنا رشتہ فلاں سے جوڑ لیا، فلاں کو اپنا قبلہ و کعبہ مان لیا

**بعض الدول العربية قد ولّت وجهها شطر أمريكا في خيرها و شرها.**

بعض عرب ممالک نے ہر اچھی بری بات میں امریکہ کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا ہے۔

## يَحْرُثُ في البَحْرِ

ایسی کوشش کرنا جس کا کوئی اثر نہ ہو، سعی لاحاصل کرنا

**الذين ينادون بالأفكار الغربية في المجتمع الإسلامي هم كمن يحرث في البحر.** (م ت:۵۷۴)

جو لوگ اسلامی معاشرے میں مغربی افکار کی دعوت دے رہے ہیں/مغربی افکار کے علم بردار ہیں وہ ایسے ہی ہیں گویا سمندر میں کھیتی کر رہے ہوں/ ان کی کوششیں سعی لاحاصل ہیں۔

☆☆☆

## يُشَارُ إلَيْهِ بالبَنَان

مشہور ومعروف ہو گیا، مرجع خلائق بن گیا

**لماجلس الإمام الغزالي على كرسي التدريس أصبح مدرساً يُشار إليه بالبنان .**

جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے مدرس ہوئے کہ لوگوں کا مرجع بن گئے۔

☆☆☆

## يُؤَذِّنُ في مَالطَة

بھینس کے آگے بین بجانا

**عند ما تطالب بتطوير المنهج الدراسي في المدارس الإسلامية الهندية فانک تكون كمن يوذّن في مالطة .**

آپ ہندوستانی مدارس اسلامیہ کے نصاب تعلیم میں تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو گویا ایسا ہی ہے جیسے آپ بھینس کے آگے بین بجا رہے ہیں۔

☆☆☆

## يُوَصِّلُ لَيْلَهُ بِنَهَارِهِ

رات دن ایک کر دینا

**المجتهد يوصل ليله بنهاره إلى أن يحقق هدفه.**

محنتی طالب علم رات دن ایک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔

☆☆☆

# باب دوم

وہ محاورات جن کا پہلا جز اسم یا حرف ہے

﴿۱﴾

## اِبْتِسَامَةٌ صَفْرَاءُ

مکاری اور منافقت سے بھری ہوئی مسکراہٹ، منافق، دھوکے باز

**هٰذا الرجل ابتسامته صفراء، عليك أن تحذر منه.**

یہ شخص دھوکے باز ہے اس سے ہوشیار رہنا۔

☆☆☆

## اِبْنُ نُكْتَةٍ

ظریف آدمی، پُر مزاح شخص

**ابن عمي خالد ابن نكتة ويحب الفكاهة.**

میرا چچازاد بھائی خالد بڑا ظریف آدمی ہے اور مزاح کو پسند کرتا ہے۔

☆☆☆

## أَجْوَاءٌ عاصِفَةٌ

جنگ وجدل کی فضا، کشیدہ ماحول

**كانت أجواء المناقشة في الندوة الماضية عاصفة.**

گذشتہ جلسے/میٹنگ میں بحث ومباحثہ کی فضا بہت کشیدہ تھی۔

☆☆☆

## أَجْوَاءٌ وُدِّيَّةٌ

دوستانہ ماحول، دوستی کی فضا

**سارت المحادثات بين الهند و باكستان في أجواء ودية للغاية.**

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان انتہائی دوستانہ ماحول میں مذاکرات ہوئے۔

## أحْلامُ الْيَقْظَةِ /أحْلامُ الْعُصْفُورِ

خیالی پلاؤ

**علينا أن نكون واقعيين ونواجه مشاكلنا بموضوعية ولا نترك أنفسنا لأحلام اليقظة.**

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پسند بنیں اور اپنے مسائل کا سامنا پوری سنجیدگی سے کریں محض خیالی پلاؤ نہ پکائیں۔

☆☆☆

## أرْضُ الوَاقِع

زمینی حقیقت

**إن السياسي المحنّك ينزل إلى أرض الواقع، ويعرف مشاكل الناخبين.**

تجربہ کار سیاسی رہنما زمینی حقیقت کو دیکھتا ہے اور ووٹروں کی مشکلوں کو جانتا ہے۔

☆☆☆

## أزْمَةُ ثِقَةٍ

اعتماد کا بحران، اعتماد کا فقدان

**هناك أزمة ثقة بين الفصائل الكشميرية والحكومة الهندية .**

کشمیری گروپز اور حکومت کے درمیان اعتماد کا فقدان ہے۔

☆☆☆

## أسْرَعُ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ

پلک جھپکتے

**وفي أسرع من طرفة عين جاء خادم يحمل ما طلبناه منه.**

جو کچھ ہم نے منگایا تھا خادم پلک جھپکتے میں لے کر حاضر ہو گیا۔

☆☆☆

## الإشَارَةُ الخَضْرَاءُ

ہری جھنڈی، اجازت، ایما

**تقوم إسرائيل بعمليات اغتيال لشعب الفلسطين بإشارة خضراء من أمريكا.**

اسرائیل فلسطینی عوام کے قتل کی وارداتیں امریکہ کی اجازت سے کر رہا ہے۔

☆☆☆

## أَلْفَ بَاءَ

(۱) ابتدائی مرحلہ، ابتدائی منزل

**الدول النامية مازالت في ألف باء العلم والتكنولوجيا.**

ترقی پذیر ممالک ہنوز سائنس اور ٹیکنالوجی کے ابتدائی مرحلے میں ہیں۔

(۲) کسی چیز کے اصول وقواعد

**الإسلام هو الذى علّم العالَمَ ألف باء حقوق الإنسان.**

اسلام ہی نے دنیا کو انسانی حقوق کی الف ب سکھائی ہے/ انسانی حقوق سے روشناس کرایا ہے۔

☆☆☆

## أَنْفُهُ فِي السَّمَاءِ

(تکبر وغرور سے) اس کا دماغ عرش پر ہے

**الطالب نجح بتقدير ممتاز فأصبح أنفه في السماء.**

طالب علم فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا تو اس کا دماغ عرش اعظم پر پہنچ گیا۔

☆☆☆

## الأيَاد البَيْضَاءُ

احسانات، خدمات، اہم رول

**للمعلمين أياد بيضاء على تلاميذهم.**

اساتذہ کے طلبہ پر بڑے عظیم احسانات ہیں۔

☆☆☆

## أَدْهَى وَأَمَرّ

بہت سخت، نہایت کڑوا/ کڑوا گھونٹ

قرآن کریم میں ہے: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرّ (القمر: ۴۶)

ترجمہ: بلکہ ان کا اصل وعدہ تو قیامت ہے اور قیامت کی گھڑی بہت ہی سخت اور بہت تلخ ہے۔

## البَابُ الْخَلْفِي

چوردروازہ(Back Door)

**أصبحت الرشوة الباب الخلفي لقضاء الحاجات.(م ت:۵۷)**

رشوت اپنی ضروریات پوری کرنے کا ایک چوردروازہ بن گئی ہے۔

☆☆☆

## بادِي ذِيْ بَدْءٍ

سب سے پہلے، پہلے پہل

**علينا بادي ذی بدءٍ أن نصلح من أنفسنا حتى نستطيع إصلاح الآخرين.**

سب سے پہلے تو ضروری ہے کہ ہم خود اپنی اصلاح کریں تا کہ پھر دوسروں کی اصلاح کرنے کے قابل ہوں۔

☆☆☆

## بارِقَةُ الْأمَل

امید کی کرن

**لاتبدو في الأفق بارقة أمل لحل مشكلة فلسطين.**

مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے فی الحال تو امید کی کوئی کرن نظر نہیں آ رہی ہے۔

☆☆☆

## بَاعٌ طَوِيْلٌ

بڑا حصہ، بڑی کوشش

**كان للإسلام باع طويل في تحرير المرأة من التقاليد الجاهلية.**

عورت کو جاہلی رسم ورواج سے آزادی دلانے میں اسلام کا بڑا اہم رول ہے۔

☆☆☆

## بِحَالٍ مِّنَ الْأحْوَالِ

کسی بھی حال میں، کسی بھی صورت میں

**لا يمكن أن ترضى الهند بهذا الاقتراح الباكستاني بحال من الأحوال.**
ہندوستان پاکستان کی اس تجویز کو کسی بھی حال میں قبول نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

## بِحَذَا فِيْرِهِ

تمام تر جزئیات وتفصیلات کے ساتھ

**على كل المسلم أن يتبع هدى الإسلام بحذافيره.**
تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اسلام کی تمام تر ہدایات وتعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

☆☆☆

## بِحَرَارَةٍ

گرم جوشی کے ساتھ

**قابلني أحمد بحرارة شديدة، و بمجرد أن جلسنا طلب مني قرضاً.**
احمد نے مجھ سے بڑی گرم جوشی سے ملاقات کی، ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ اس نے مجھ سے قرض مانگ لیا.

☆☆☆

## بُذُوْرُ الفِتْنَةِ

فتنہ کا بیج، جھگڑے کی جڑ

**زرع الاستعمار البريطاني بذور الفتنة بين المسلمين والهندوس في الهند.**
برطانوی سامراج نے ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فتنے کا بیج بو دیا.

☆☆☆

## بَرَاءَ ةُ الذِّئبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوْبَ/مِنْ دَمِ يُوْسُفَ

کسی کی براءت میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے (دیکھیے مقدمہ ص ۳۵)

(جیسے کہ حضرت یوسف کے خون سے بھیڑیا بری ہے)

**يتهم الإسلام بما هو بريئ منه براءة الذئب من دم ابن يعقوب.**
اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جا رہی ہے جس سے اس کا دامن بالکل پاک ہے۔

**أنا أعرف أنک بريئ من تهمة الاختلاس براءة الذئب من دم يوسف ولكن عليک أن تقدم الأدلة على براءتک.**

میں خوب جانتا ہوں کہ تم غبن کی تہمت سے بالکلیہ بری ہو،مگر ضروری ہے کہ تم اس کے لیے مضبوط دلائل پیش کرو۔

☆☆☆

## البُرْجُ العَاجِي/بُرْجُ العَاج

احمقوں کی جنت،خوابوں کی دنیا

**علی العرب الذين يعيشون في البرج العاجي أن يعدوا ما استطاعوا في سبيل العلم والتكنولوجيا.**

وہ عرب جواحمقوں کی جنت میں/خواب وخیال کی دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنے مقدور بھر کوشش کریں/ جدوجہد کریں۔

☆☆☆

## بشِقِّ الْأنْفُس

بمشکل تمام، بڑی مشکل سے، بڑی کوشش کے بعد، بدقت تمام

قرآن کریم میں ہے:**وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بلِغِيْهِ اِلا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ** (النحل:۷)

ترجمہ:اور یہ (جانور) تمہارے بوجھ بھی ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تک تم بغیر جانکاہ مشقت کے نہیں پہنچ سکتے۔

**لقد بنيتُ بيتي بشق الأ نفس.**

بمشکل تمام میں نے اپنے لیے گھر تعمیر کرلیا۔

☆☆☆

## بِصَرْفِ النَّظَرِ عَنْ......

اس سے قطع نظر کہ.....

**بصرف النظر عن صحة ماتقول عن والدک ولكن برُّک به فرض عليک.**

جو کچھ تم اپنے والد کے بارے میں کہہ رہے ہو اس کی صحت سے قطع نظر ان کی فرماں برداری بہرحال تمہارا فرض ہے۔

☆☆☆

## بِضَاعَتُهُ مُزْجَاةٌ

(کسی میدان میں) کم صلاحیتوں کا مالک ہے، ہاتھ تنگ ہے، پونجی کم ہے

**كانت بضاعته في علوم الحديث مزجاة.**

علوم حدیث میں اس کا ہاتھ ذرا تنگ ہے/ زیادہ درک نہیں رکھتا۔

☆☆☆

## بِعُجَرِهِ وَبُجَرِهِ

اس کی اچھائیوں برائیوں سمیت، خیر وشر کے ساتھ

**خاض الغزالي غمار الفلسفة ولم يقبلها بعجرها وبجرها.**

امام غزالی نے فلسفے کے سمندر میں غوطہ ضرور لگایا مگر انہوں نے فلسفے کی ہر بات کو قبول نہیں کیا۔

☆☆☆

## بَعْدَ/قَبْلَ فَوَاتِ الأوان

وقت نکلنے سے پہلے/ کے بعد، موقع ہاتھ سے نکلنے سے پہلے/ کے بعد، بعد محرم ہائے حسین

**على الطلاب أن يجتهدوا في المذاكرة قبل فوات الأوان .**

طلبہ کو چاہیے کہ اس سے پہلے کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے پڑھائی میں محنت کریں .

**لا يفيدك أن تندم بعد فوات الأوان.**

موقع ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں؟

☆☆☆

## بِعَرَقِ الجَبِيْنِ

باعزت طریقہ سے، باعزت پیشے سے

**الأفضل للإنسان أن يكسب قُوْته بعرق جبينه بدلاً من أن يمُدّ يده إلى الآخرين.**

انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ باعزت طریقے سے اپنی روٹی روزی کمائے بمقابلہ اس کے کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔

☆☆☆

## بَعِيْدَ الْمَدَى

دوررس

**المشروعات العِملاقة تكون نتائجها بعيدة المدى.**

ان عظیم الشان منصوبوں کے بڑے دوررس نتائج ہیں۔

☆☆☆

## بَعِيْدَ الْمَنَالِ

مشکل کام، ناممکن چیز

**تقدّم العالَم الثالث في فترة وجيزة أمرٌ بعيد المنال.**

مختصر سے عرصے میں تیسری دنیا کا ترقی یافتہ ہوجانا ناممکنات میں سے ہے/ بہت مشکل ہے۔

☆☆☆

## بغَضّ النَّظَرعَنْ......

دیکھیے: بصرف النظر عن....

☆☆☆

## بِقَلْعِ الضِّرْسِ

بدقت تمام، بڑی مشکل سے

**استطاع أحمد أن يوفر ألف دولار خلال شهرين بقلع الضرس.**

بدقت تمام احمد نے دو ماہ میں ایک ہزار ڈالر مہیا کیے۔

☆☆☆

## بِكُلِّ الجَوَارِحِ

پوری توجہ سے، پوری لگن سے

**عليک أن تحب أسرتک وتخدمها بكل جوارحک.**

تم پر لازم ہے کہ تم اپنی فیملی سے محبت کرو اور پوری توجہ سے ان کی خدمت کرو۔

☆☆☆

## بِمَلْءِ الفَمِ

بے جھجک، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، کمال جرأت سے

**لقد بلغ خالد في العناد إلى درجة أن يصرّح بملء فمه بأن لن يمتثل بأوامر رئيس القِسم.**

خالد عناد میں اس حد تک پہنچ گیا کہ اس نے کمال جرأت سے اعلان کر دیا کہ وہ صدر شعبہ کے احکام پر ہرگز عمل نہیں کرے گا۔

☆☆☆

## بِنَصِّهٖ وَفَصِّهٖ

مِنّ وعَن، جوں کا توں

**لا يقبل المدير إلا أن تنفذ أوامره بنصها وفصها.**

منیجر اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک ان کے احکام جوں کے توں/من وعن نافذ نہ ہو جائیں۔

☆☆☆

## بَوَاطِنُ الأُمُوْرِ

اندر کی بات، رازہائے سربستہ

**الخبراء ببواطن الأمور في الحزب الحاكم يعرفون أن هناك تغيراً وشيكاً في الوزارة.**

گورمنٹ کے اندرونی رازوں کے واقف کار جانتے ہیں کہ عنقریب وزارت میں کچھ تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

☆☆☆

## بَيْتُ القَصِيْد

(۱) قصیدے کا سب سے اچھا شعر

(۲) کسی بھی معاملے کا سب سے اہم پہلو، ٹیپ کا بند

**بيت القصيد في الصراع العربي الإسرائيلي هو أن أمريكا منحازة تماماً إلى جانب إسرائيل.**

عرب اسرائیل کشمکش میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ امریکہ اسرائیل کی جانب میلان رکھتا ہے۔

☆☆☆

## بَيْضَةُ الدِّيْكِ

منفرد کارنامہ، ایسا کام جو ایک بار کے بعد دوبارہ ممکن نہ ہو

**ليس لهٰذا الكاتب سوى كتاب واحد ،هو بيضة الديک (م ت:۱۸۰)**

اس مصنف کی یہی ایک کتاب ہے اور وہ منفرد ہے۔

☆☆☆

## بَيْنَ شَقَّيِ الرَّحَى

چکی کے دو پاٹ کے بیچ، دو مصیبتوں کے درمیان، دونوں طرف سے پریشانی میں

**وقعت فلسطين بين شقي الرّحى، الوحشية الإسرائيلية من جانب واختلاف الفصائل الفلسطينية فيما بينها من جانب آخر.**

فلسطین چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہا ہے، ایک جانب اسرائیل کی بربریت دوسری جانب خود فلسطینیوں کے آپسی اختلافات۔

☆☆☆

## بَيْنَ عَشِيَّةٍ وَضُحَاهَا
## بَيْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

بہت جلدی، دیکھتے دیکھتے، کھڑے کھڑے، راتوں رات

**فقد خالد بين يوم وليلة كل ما يملك، واضطر إلى مد اليد إلى أخيه.**

بہت جلدی خالد کا سارا مال ضائع ہو گیا اور وہ اپنے بھائی کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو گیا۔

**يحلم محمود أن يصبح مليونير بين عشية وضحاها.**

محمود خواب دیکھ رہا ہے کہ وہ راتوں رات کروڑ پتی ہو جائے۔

☆☆☆

## بِمَعْنَى الْكَلِمَةِ

حقیقی معنی میں، واقعی، حقیقتاً

**أنا أعرف أن خالدا أمين بمعنى الكلمة ولكنه يبدو غامضاً في بعض الأحيان.**

میں جانتا ہوں کہ خالد حقیقی معنی میں ایک امانت دار ہے، مگر کبھی کبھی وہ ناقابل فہم ہو جاتا ہے/لگتا ہے۔

﴿ت﴾

## تَجْدِيْدُ الدِّمَاءِ

نئ جان، نئ توانائی، تبدیلی

**لا بد من تجديد الدماء في النظام الحالي.**

موجودہ نظام میں نئ توانائی لانا ضروری ہوگیا ہے۔

☆☆☆

## تَحْتَ جَنَاحِ .....

زیر سرپرستی، زیر نگرانی، زیر حمایت

**عليك أن تبقى تحت جناح أبيك لتقدم نحو الأمام.**

تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم اپنے والد کی سرپرستی ہی میں رہو تاکہ تم ترقی کر سکو۔

☆☆☆

## تَحْتَ رَايَةِ .....

فلاں کی قیادت میں، فلاں کے جھنڈے تلے

**المسلمون اجتمعوا بحب تحت راية سيدنا أسامة بن زيد يوم غزوة الموتة.**

غزوہ موتہ کے دن تمام مسلمان حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں بڑی خوشی سے جمع ہو گئے۔

☆☆☆

## تَحْتَ رَحْمَةِ ......

فلاں کے رحم وکرم پر

**إلى متى يعيش العالَم العربي تحت رحمة أمريكا؟.**

کب تک عالم عرب امریکہ کے رحم وکرم پر زندگی گزارتا رہے گا؟

☆☆☆

## تَصْعِيْدُ الْخِلافِ

اختلاف کو ہوا دینا، بڑھاوا دینا

تـعتـمد سياسة أمريكا على تصعيد الخلاف بين دول العالم العربي حتى تضمن سيطرتها عليها.

امریکہ عرب ممالک کے درمیان اختلافات کو بڑھاوا دینے کی سیاست کرتا ہے، تاکہ ان پر اس کی بالا دستی قائم رہے۔

☆☆☆

## تَطْوِيْقاً لِلْفِتْنَةِ

فتنے کو رفع دفع کرنے/دبانے کے لیے/کی خاطر

ينبغي تطويقاً للفتنة أن تتخلى عن مطالبك ولو بشكل مؤقت.

فتنے کو رفع دفع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خواہ وقتی طور پر ہی سہی تم اپنے مطالبات سے دست بردار ہو جاؤ۔

# ﴿ث﴾

## ثَقِيْلُ الظِّل

کھردرے مزاج کا مالک، آدم بے زار

أصبح خالد ثقيل الظل بعد وفاة أبيه.

خالد اپنے والد کی وفات کے بعد آدم بے زار ہو گیا ہے۔

# ﴿ج﴾

## جَرَسُ الإنْذَار

خطرے کی گھنٹی

إن غزو أمريكا للعراق يدق جرس الإنـذار بالخطر القادم، والذي ستواجهه كل دول العالم العربي.

عراق پر امریکی حملہ ایک خطرے کی گھنٹی ہے، جس خطرے کا سامنا پورے عالم عرب کو کرنا ہے۔

☆☆☆

## جَرِيْمَةٌ لا تُغْتَفَر

نا قابل معافی جرم، گردن زدنی جرم

لقد كان دخول اليهود إلى القدس بالقوة جريمة لا تغتفر.

یہود کا بزورقوت بیت المقدس میں داخل ہونا ناقابل معافی جرم ہے۔

☆☆☆

## جُزْءٌ لا يَتَجَزّأ مِنْ......

اٹوٹ انگ، جزوِلاینفک

القدس جزء لا يتجزأ من فلسطين، ولا يمكن أن نتخلى عنه مَهْما كانت الظروف.

بیت المقدس فلسطین کا ایک اٹوٹ انگ ہے، حالات خواہ کچھ بھی ہوں ہم اس سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔

☆☆☆

## جَنَاحُ بَعُوْضَةٍ

بے قدر و قیمت، پرِ کاہ

النجاح في أمور الدنيا لايساوي جناح بعوضة إذا لم يكن مصحوباً بتقوى اللّٰه تعالى.

دنیاوی معاملات میں کامیابی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی/ پرِ کاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی اگر اس کے ساتھ تقویٰ نہ ہو۔

☆☆☆

## جَنْباً إلى جَنْبٍ

شانہ بشانہ، قدم بقدم، ساتھ ساتھ

المرأة في الغرب تعمل في المحلات جنباً إلى جنب مع الرجل.

مغربی دنیا میں عورت دکانوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہے۔

☆☆☆

## جُنُوْنُ الْعَظْمَةِ

احساس برتری

لقد أصاب خالد جنون العظمة منذ أصبح رئيساً للقِسم.

جب سے خالد شعبے کا صدر ہوا ہے وہ احساس برتری کا شکار ہو گیا ہے۔

☆☆☆

## جَهَنَّمُ الحَمْراءُ

نہایت تکلیف دہ

**لقد استحالتْ حياتي إلى جهنم الحمراء منذ أن سافرتُ خارج البلاد.**

جب سے میں نے بیرون ملک کا سفر کیا ہے زندگی جہنم میں تبدیل ہوگئی ہے/نہایت تکلیف دہ ہوگئی ہے/ایک عذاب بن گئی ہے۔

☆☆☆

## جَوٌّ مَشْحُوْن

ناخوشگوار فضا

**كان الجو أثناء الندوة مشحوناً، وكان البعض يوجه أسئلة خارج نطاق الندوة.**

میٹنگ/سیمینار/مجلس کے دوران فضا ناخوشگوار ہوگئی، بعض لوگوں نے میٹنگ/سیمینار/مجلس کے موضوع سے ہٹ کر سوالات اٹھائے۔

## حَارَّةُ الأَسَد

شیر کی کچھار

**حارۃ الاسد** کا لفظی ترجمہ ''شیر کی کچھار'' ہے، آدمی اگر شیر کی کچھار میں داخل ہوجائے تو گویا اس نے خود کو مصیبت میں ڈال لیا، اب شیر کے ذریعے اس کی ہلاکت یقینی ہے، ایسی جگہ یا ایسا معاملہ جس سے نجات کا راستہ نہ ہو یا اس میں ہلاکت یقینی ہو تو اس کی تعبیر کے لیے ''حارۃ الاسد'' استعمال کیا جاتا ہے، یعنی تم شیر کی کچھار میں آ گئے، تقریباً اسی معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے ''برّوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنا'' یعنی ایسے معاملے میں دخل دینا جس میں نقصان یقینی ہے۔

**من يتحدى علماء الأزهر في ميدان العلوم الإسلامية فكأنما يدخل حارة الأسد.**

علوم اسلامیہ میں علمائے ازہر کو چیلنج کرنا ایسا ہی ہے گویا شیر کی کچھار میں داخل ہونا (یعنی اس میں شکست یقینی ہے)

☆☆☆

## حَارَّةُ سَدّ

بندگلی

**حارة سدّ** کالفظی ترجمہ ''بندگلی'' ہے، آدمی اگر ایسی گلی میں داخل ہوجائے جو دوسری طرف سے بند ہے تو اب اس کی واپسی کا راستہ مسدود ہوگیا، اسی لیے آدمی اگر ایسے حالات سے دوچار ہوجائے جس سے نجات کا راستہ نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ ''وہ بندگلی میں آ گیا'' یعنی سخت پریشانی کا شکار ہوگیا اب نجات کا راستہ نظر نہیں آرہا ہے۔

**أصبح أمام خالد حارة سد بعد رسوبه في الامتحان النهائي مرتين. لا يدري ماذا يفعل الآن ؟**

دوبار آخری امتحان میں فیل ہونے کے بعد خالد کے سامنے بندگلی ہے، اس کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ اب کیا کرے۔

☆☆☆

## حَبَّةُ خَرْدَلٍ
## حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ

رائی کے دانے کے برابر، معمولی سے معمولی

قرآن کریم میں ہے: وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا (الانبیاء:۴۷)

اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔

**الحضارة الغربية المدمّرة لقيم الأخلاق لا تساوي حبة خردل في الميزان الإنسانية .**

میزان انسانیت میں/ انسانی نقطہ نظر سے اخلاقی اقدار کو ڈھانے والی مغربی تہذیب کی قدر و قیمت رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے۔

ظل الإمام الغزالي يدافع عن الإسلام حتى الرمق الأخير من حياته.
امام غزالی زندگی کی آخری سانس تک اسلام کا دفاع کرتے رہے۔

☆☆☆

## حَتّی یَشِیْبَ الغُرَابُ

یہ بات ناممکن ہے، محال ہے

لن تنال مني ماتريد حتى يشيب الغراب.
تم جو کچھ مجھ سے چاہتے ہو وہ تمہیں ہرگز حاصل نہیں ہوگا/ اس کا حصول ناممکنات میں سے ہے/ اس کا حصول محال ہے۔
اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ''تم جو کچھ مجھ سے چاہتے ہو وہ تمہیں اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک کوّا سفید نہ ہو جائے''۔ کوّے کا سفید ہونا ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہ کام بھی ممکن نہیں ہے۔

☆☆☆

## حَتّی یَرِثَ اللّٰہُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا

تا قیامت، جب تک سورج پورب سے نکلتا رہے گا

سيبقي الإسلام هو الدين الذي أنزله الله للعباد حتى يرث الله الأرض ومن عليها.
وہ دین اسلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بھیجا ہے اس وقت تک باقی رہے گا جب تک سورج پورب سے نکلتا رہے گا/ تا قیامت باقی رہے گا۔

☆☆☆

## حَتّی یَلِجَ الْجَمَلُ في سَمِّ الْخِیاطِ

یہ بات ناممکن ہے/ محال ہے

قرآن کریم میں ہے: وَلا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِیَاطِ (الاعراف: ۴۰)
ترجمہ: یہ (آیتوں کو جھٹلانے والے) جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔
نہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو سکے گا نہ یہ جنت میں داخل ہوں گے۔

☆☆☆

## حَدِيثُ النَّفْسِ

بانگ درا، دل کی بات، دل کا وہم

**لا تصغ كثيراً إلى حديث النفس فمعظمه من الشيطان.**

دل میں آنے والے اوہام کی پرواہ مت کرو کیوں کہ وہ اکثر شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

## حَرْبُ الأَعْصَابِ

نفسیاتی جنگ

**هناک حرب أعصاب بين المتنافسين في الانتخابات.**

انتخابات میں ایک دوسرے کے مدمقابل امیدواروں کے درمیان نفسیاتی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

☆☆☆

## حَرْبُ الْكَلِمَاتِ

الزام اور جوابی الزام کا تبادلہ، زبانی جنگ

**دائماً ماتكون حرب الكلمات بين الوزراء والزعماء المعارضة.**

حکومت میں شامل وزرا اور اپوزیشن لیڈران کے درمیان ہمیشہ زبانی جنگ چھڑی رہتی ہے۔

☆☆☆

## حَقْلُ أَلْغَام

خطرناک جگہ یا مقام، بارودی سرنگیں، بارود کا ڈھیر

**من يصادق أمريكا فكأنه يسير في حقل ألغام لا يدري متى ينفجر فيه.**

جو بھی امریکا سے دوستی کرے گویا وہ بارودی سرنگ پر چل رہا ہے/ بارود کے ڈھیر پر بیٹھا ہوا ہے، یہ کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔

☆☆☆

## حَمَامَةُ السَّلام

(ا) وہ شخص جو دو لوگوں کے درمیان صلح کروائے

**على المسلم أن يلعب دور حمامة السلام في النزاعات بين إخوته المسلمين .**
مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرانے والے کا رول ادا کرے۔

## خَاتَمُ سُلَيْمَان

حضرت سلیمان کی انگوٹھی

''خاتم سلیمان'' ایسی طاقت یا قوت کی تعبیر کے لیے مجازاً استعمال ہوتا ہے جس سے مشکل سے مشکل کام نہایت آسانی سے کیے جا سکیں، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے ''جادو کی چھڑی'' یا ''علاء الدین کا چراغ'' استعمال ہوتا ہے، مثلاً ''میرے پاس کوئی جادو کی چھڑی/علاء الدین کا چراغ تو ہے نہیں کہ میں راتوں رات یہ عمارت بنا کر کھڑی کر دوں''۔

یہاں ہم مثال دینے سے قصداً گریز کر رہے ہیں کہ ''خاتم سلیمان'' کا ترجمہ علاء الدین کا چراغ یا جادو کی چھڑی کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے۔

☆☆☆

## خَبْطُ عَشْواء

اٹکل پچو، بے سوچے سمجھے

**التزم سلوک الحوار ولا تخبط خبط عشواء .**
آداب بحث کا خیال رکھو اٹکل پچو/ بے سوچے سمجھے مت ہانکو۔

☆☆☆

## خَضْرَاءُ الدِّمَن

وہ چیز جس کا ظاہر اچھا ہو باطن خراب

مجازاً اخلاق باختہ خوبصورت عورت کو کہتے ہیں

**حذّر رسول الله ﷺ من خضراء الدمن حفاظا على طهارة النسب.**
حضور ﷺ نے نسب کی طہارت کی خاطر اخلاق باختہ عورتوں سے نکاح سے منع فرمایا ہے۔
حدیث پاک میں ہے: **إياكم والخضراء الدمن قيل يا رسول الله وما ذاک قال المرأة الحسنى في المنبت السوء** (کنز العمال: حدیث نمبر 45615)

(حدیث کی سند میں واقدی کے تفرد کی وجہ سے علما نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (دیکھیے :تلخیص الحبیر لابن حجر عسقلانی،تخریج أحادیث الاحیاء للعراقی)

☆☆☆

## خَطَأٌ قَاتِل

مہلک غلطی، جان لیوا غلطی، زبردست غلطی

**كانت استقالة أحمد من رئاسة القِسم بمثابة الخطأ القاتل الذي كان عليه أن يحذر منه.**

صدر شعبہ کے عہدے سے احمد کا استعفیٰ ایک زبردست غلطی تھی اس سے اس کو باز رہنا چاہیے تھا۔

☆☆☆

## خِفَّةُ يَدٍ

ہاتھ کی صفائی، چوری

**لو لا خفة اليد ما استطاع لص أن يسرق شيئا.**

اگر ہاتھ کی صفائی نہ ہو تو چور چوری نہیں کر پائے گا۔

☆☆☆

## خُيُوْطُ الْمَوْقِف

معاملہ کی باگ ڈور، کامیابی کی کنجی

**في ميدان السياسة تكون خيوط الموقف كلها في يد من يستطيع التأثير على الناخبين.**

میدان سیاست میں کامیابی کی کنجی اسی کے پاس ہوتی ہے جو ووٹروں کو متأثر کر سکے۔

## ﴿د﴾

## دَبِيْبُ النَّمْلِ

دبے پاؤں

**دخل اللص البيت كدبيب النمل في الليل الحالك.**

اندھیری رات میں چور دبے پاؤں گھر میں داخل ہوا۔

☆☆☆

## دُمُوْعُ التَّمَاسِيْح

مگرمچھ کے آنسو، دکھاوے کے آنسو

**بعض زعماء العرب يذرف دموع التماسيح على ضياع فلسطين.**

بعض عرب رہنما فلسطین کے ہاتھ سے نکلنے پر صرف مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں۔

## ذُو الْوَجْهَيْن

منافق، دورخا

**إحذر مِنْ ذي الوجهين، فهو معک بوجه ومع أعدائک لوجه آخر.**

منافق سے ہوشیار رہو، وہ ایک طرف تو تمہارے ساتھ ہے اور دوسری طرف تمہارے دشمنوں سے ملا ہوا ہے۔

## رَأسُ الأفْعَى

فتنہ کی جڑ، پریشانی اور مصیبت کا سبب

**المنافقون هم رأس الأفعى في كل مصيبة، ويجب قطعها قبل كل شيئ.**

دورخے لوگ یہی مصیبت کی اصل جڑ ہیں، سب سے پہلے انہی کو نکال باہر کرو۔

☆☆☆

## رَأسُ السَّنَةِ

سال کا پہلا دن

**يحتفل المسلمون برأس السنة الهجرية في كل الدول المسلمة.**

تمام مسلم ممالک میں ہجری سال کے پہلے دن مسلمان جشن مناتے ہیں۔

☆☆☆

## رَأسُهُ في السَّمَاءِ

(کبر ونخوت سے) دماغ عرش پر ہے

**إنه يخاطب الناس ورأسه في السماء، وكأنهٔ من طينة غير طينتهم.**

جب وہ لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے تو اس کا سر (کبرونخوت سے) عرش پر ہوتا ہے گویا وہ کسی اور مٹی سے بنا ہے۔

☆☆☆

## رَجْماً بِالْغَيْبِ

اندازاً، اٹکل پچو، الاؤ تک

قرآن کریم میں ہے: **سَيَقُوْلُوْنَ ثَلاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ (الكهف:٢٢)**

ترجمہ: کچھ لوگ کہیں گے کہ (اصحاب کہف) تین تھے ان میں چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا یہ بن دیکھے اندازے ہیں۔

**كل ما يكتب في الصحف عن الأسباب لغزو أمريكا للعراق ماهو إلا رجما بالغيب.**

عراق پر امریکی حملے کے جو اسباب اخبارات میں لکھے جا رہے ہیں وہ سب اٹکل پچو ہیں۔

☆☆☆

## رَيْعانُ الشَّبَابِ

بھری جوانی

**مات ولد جاري وهو في ريعان شبابه.**

میرے پڑوسی کا لڑکا بھری جوانی میں انتقال کر گیا۔

## زِمَامُ الْأُمُورِ

معاملے کی باگ ڈور

**فَكِّر جيّداً، ولا تدع زمام الأمور يفلت من يدک.**

اچھی طرح غور کر لو، معاملے کی باگ ڈور اپنے ہاتھ سے مت جانے دو۔

## سَحَابَةُ صَيْفٍ

کوئی قانون یا واقعہ وغیرہ جس کا اثر بہت جلد زائل ہو جائے

چاردن کی چاندنی، بھادوں کی دھوپ

**الخلافات القائمة بين إخوتي ماهي إلا سحابة صيف و ستزول سريعاً.**

میرے بھائیوں کے درمیان اختلافات بھادوں کی دھوپ کی طرح ہیں یہ بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔

**حماس المدير للقوانين الجديدة بمثابة سحابة صيف.**

نئے قوانین کے لیے منیجر کا جوش وخروش صرف چاردن کی چاندنی کی طرح ہے۔

☆☆☆

## سِكَّةُ السَّلامَةِ

سلامتی کا طریقہ، پرامن راستہ

**سكوتک على ضوضاء الحاسدين هو سكة السلامة لک.**

حاسدین کے شوروغوغا پر تمہاری خاموشی یہی تمہارے لیے سلامتی کا راستہ ہے۔

☆☆☆

## سَلاحٌ ذُوْ حَدَّيْن

دودھاری تلوار، دوہرا اثر کرنے والا شخص یا چیز

**العلم سلاح ذو حدين، ولهٰذا علينا أن ننتبه إليه جيداً.**

علم ایک دودھاری تلوار ہے ہمیں چاہیے کہ اس پر پوری توجہ دیں۔

☆☆☆

## سِهَامٌ طَائِشَةٌ

ناکام کوشش، سعی لا حاصل، غیر موثر دعویٰ یا الزام وغیرہ

**كانت التهم التي وجّهتْها صحف الغرب إلى الإسلام مجرد سهام طائشة لا أثر لها.**

مغربی اخبارات اسلام پر جو تہمتیں لگا رہے ہیں یہ سب سعی لا حاصل ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

☆☆☆

## سُوْءُ التَّفَاهُم

غلط فہمی

**ما أكثر ما يحدث من سوء تفاهم بين الأصدقاء، وما أسرع ما يزول.**

اکثر دوستوں کے درمیان غلط فہمی ہو جاتی ہے، اور بہت جلد ختم بھی ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

## سِيَاسَةُ الْبَابِ الْمَفْتُوْحِ

Open Door Policy

**ليس أمام حكوماتنا في عصر العولمة الذي نعيشه إلا اتباع سياسة الباب المفتوح.**

گلوبلائزیشن کے جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس میں ہماری حکومتوں کے سامنے اوپن ڈور پالیسی اختیار کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

☆☆☆

## سِيَاسَةُ الْبَابِ الخَلْفِي

چوردروازے کی سیاست

**سياسة الأبواب الخلفية لا تأتي بخير أبدا.**

چوردروازے کی سیاست کبھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

## ﴿ش﴾

## شَرِيْعَةُ الْغَابَةِ

جنگل راج، جنگل کا قانون

**في الدول المتحضرة لا وجود لشريعة الغابة، وإنما يكون ذلك من سمات الدول المتخلفة.**

ترقی یافتہ ملکوں میں جنگل راج کا وجود نہیں ہے، یہ تو صرف پسماندہ ممالک کی خصوصیت ہے۔

☆☆☆

## شَوْكَةُ فيِ حَلْقِ/ فيِ ظَهْرِ.....

ناسور

**إسرائيل أصبحت شوكة في ظهر العرب.**

اسرائیل کا وجود عربوں کے لیے ایک ناسور بن گیا ہے۔

## ﴿ص﴾

### صَبْرُ أَيُّوْبَ

صبرِ ایوب

**صبر أحمد صبر أيوب، و لم يمد يد المسألة إلى أحد.**

احمد نے صبرِ ایوب سے کام لیا اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبرِ ایوب کیا گریہ یعقوب کیا

☆☆☆

### صَحِيْفَتُهُ سَوْدَاء

اس کا نامہ اعمال سیاہ ہے، کالے کرتوت ہیں

**شددت المحكمة حكمها على المجرم لصحيفته السوداء(م ت:۳۳۱)**

مجرم کے کالے کرتوت کی وجہ سے عدالت نے اس پر سخت فیصلہ دیا۔

☆☆☆

### صِرَاعُ الحَضَارَات

تہذیبوں کی کشمکش

**كثير من الناس يؤمن بفكرة صراع الحضارات، وإن كنت أظن أنها خاطئة.**

بہت سے لوگ تہذیبوں کی کشمکش کے نظریے کو درست سمجھتے ہیں، اگرچہ میرے خیال میں یہ ایک غلط نظریہ ہے۔

تہذیبوں کی کشمکش کا نظریہ امریکی مصنف صموئیل ہینٹگ ٹن نے پیش کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ دنیا میں تہذیبوں کی کشمکش بالآخر مسیحی تہذیب کی فتح پر ختم ہوگی۔

☆☆☆

### صِفْرُ اليَدَيْنِ

خالی ہاتھ، یک بنی و دو گوش

**عاد/رجع/ خرج/ جاء/ ذهب صفر اليدين.**

عاد الطالب من سفره هذا صفر اليدين، ولم يتعلم شيئاً.
طالب علم اپنے اس سفر سے خالی ہاتھ واپس آ گیا اور کچھ بھی نہ سیکھا۔

☆☆☆

## صَرْخَةٌ في وَادٍ

نقار خانے میں طوطی کی آواز

المطالبة تطوير المنهج الدراسي في المدارس الإسلامية الهندية ما هي إلا صرخة في واد، ولن يلتفت إليها أحد.
ہندوستان کے اسلامی مدارس کے نصاب تعلیم کو نئے طرز پر مرتب کرنے کا مطالبہ نقار خانے میں طوطی کی آواز کی طرح ہے، اس پر کوئی توجہ نہیں دے گا۔

☆☆☆

## صِفْرٌ عَلى الشِّمَالِ

بے قیمت، بے اہمیت، بے وقعت

إن أمريكا تنظر إلى الدول العربية على أنها صفر على الشمال.
عرب ممالک کو امریکہ اس طرح دیکھتا ہے کہ جیسے وہ بالکل بے وقعت ہوں۔

☆☆☆

## صَلابَةُ العَوْدِ

زبردست طاقت وقوت

صلابة العود من سمات الرجال، ولا تتحقق إلا بكثرة تجارب الحياة.
زبردست طاقت وقوت یہ مردوں کی نشانی ہے، لیکن یہ زندگی کے کثیر تجربات سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

## ضَارِبٌ إلى......

(رنگ) مائل بہ........

للبحر لون أزرق ضارب إلى الخضرة. (م ت:٣٣٧)

سمندر کا رنگ نیلا مائل بہ سبز ہوتا ہے۔

☆☆☆

## ضَحْكَةٌ صَفْرَاءُ

مکاری/ منافقت/ خیانت سے بھری مسکراہٹ

**لهذا الرجل ضحكة صفراء مخيفة.**

اس شخص کی مسکراہٹ خطرناک مکاری و منافقت سے بھری ہوئی ہے۔

☆☆☆

## ضَرْبَتَانِ في الرّأْسِ

بیک وقت دو مشکلیں/ مصیبتیں

**زيادة استهلاک وقلة الإنتاج ضربتان في رأس الاقتصاد المصري .(م ت:۳۴۵)**

زیادہ خرچ اور کم پیداوار، مصری معیشت کو بیک وقت ان دو مشکلات کا سامنا ہے۔

☆☆☆

## ضَوْءٌ في نِهَايَةِ الأُفُقِ

امید کی ہلکی سی کرن

**بالرغم من الظروف الصعبة للأمةا لإسلامية إلا أن هناک ضوءاً في نهاية الأفق يتمثل في الاتحاد العالم الإسلامي.**

امت اسلامیہ کے مشکل حالات کے باوجود امید کی ایک کرن ہے جو عالم اسلام کے اتحاد میں ہی نظر آتی ہے۔

☆☆☆

## ضَيِّقُ الأُفُقِ

تنگ نظر، تنگ دل

**لا تكن ضيق الأفق، واستمع إلى آراء الآخرين بصدر رحب.**

اتنے تنگ دل مت بنو، کشادہ قلبی کے ساتھ دوسروں کی رائے بھی سنو۔

## ﴿ط﴾

### طَرْفَةُ عَيْنٍ

پلک جھپکتے

**كنت أقف مع أحمد على شاطئ البحر، ثم اختفى من أمامي في طرفة عين.**

میں احمد کے ساتھ دریا کے کنارے کھڑا تھا پھر وہ پلک جھپکتے میری آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔

☆☆☆

### طَهَارَةُ الْيَد

امانت داری، شرافت

**طهارة اليد هي السبيل الوحيد لاكتساب ثقة الناس.**

لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے امانت داری اور شرافت ہی واحد راستہ ہے۔

☆☆☆

### طَيُّ الْغَيْبِ

نامعلوم، نظروں سے اوجھل

**المستقبل في طي الغيب دائما.**

مستقبل ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔

### عَالَةٌ عَلَى......

(کسی کا) محتاج، دست نگر، (کسی پر) تکیہ کرنے والا

**لا أحب أن أعيش عالة على أحد.**

میں کسی کا دست نگر/محتاج ہوکر جینا نہیں چاہتا۔

☆☆☆

### عَالِي الْكَعْبِ

(اپنے میدان میں) منفرد وممتاز

**كان الإمام الغزالي عالي الكعب في ميدان الفلسفة والكلام.**

امام غزالی میدان فلسفہ اور علم کلام میں منفرد و ممتاز تھے۔

☆☆☆

## عَبْرَ التّارِیْخِ

پوری تاریخ میں/ تاریخ کے ہر دور میں/ کسی دور میں، ہر زمانے میں، کسی زمانے میں

**لم يحدث عبر التاريخ أن أكره المسلمون غيرهم على الدخول في الإسلام.**

پوری تاریخ میں/ تاریخ کے کسی دور میں ایسا نہیں ہوا کہ مسلمانوں نے اسلام لانے کے لیے کسی کو مجبور کیا ہو۔

☆☆☆

## عَبْرَ القُرُوْنِ

تمام صدیوں میں، صدیوں سے، ہر صدی میں

**ظل الأزهر الشريف يخدم الإسلام والمسلمين عبر القرون .**

ازہر شریف صدیوں سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے۔

☆☆☆

## عَصَا مُوْسى

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا

''عصا موسیٰ'' ایسی طاقت یا قوت کی تعبیر کے لیے مجازاً استعمال ہوتا ہے جس سے مشکل کام نہایت آسانی سے کیے جا سکیں، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے ''جادو کی چھڑی'' یا ''علاء الدین کا چراغ'' استعمال ہوتا ہے، مثلاً ''میرے پاس کوئی جادو کی چھڑی/ علاء الدین کا چراغ تو ہے نہیں کہ میں راتوں رات یہ عمارت بنا کر کھڑی کر دوں''۔

یہاں ہم مثال دینے سے قصداً گریز کر رہے ہیں کہ ''عصا موسیٰ'' کا ترجمہ علاء الدین کا چراغ یا جادو کی چھڑی کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے۔

☆☆☆

## عَلامَةُ اسْتِفْهامٍ

(۱) سوالیہ نشان، (۲) شکوک وشبہات، سوالات

هناک علامات استفهام كثيرة حول الأوضاع العربية.

عرب ممالک کی (موجودہ) صورت حال کے سلسلے میں بہت سے شکوک وشبہات/سوالات ہیں۔

☆☆☆

## عَلى أحَرِّ مِنَ الْجَمْرِ

نہایت بے چینی کے ساتھ، نہایت اشتیاق کے عالم میں، شدید انتظار کے عالم میں

انتظرتُک طول السنة على أحرّ من الجمر.

بڑی بے چینی کے ساتھ سال بھر میں نے تمہارا انتظار کیا۔

☆☆☆

## عَلى أهْبَةِ الاسْتِعْدادِ

مکمل تیاری میں، کیل کانٹے سے لیس

يجب أن نكون دائماً على أهبة الاستعداد للدفاع عن ديننا.

اپنے دین کا دفاع کرنے کے لیے ہمیں ہمیشہ تیار رہنا چاہیے/ ہمیشہ کیل کانٹے سے لیس رہنا چاہیے۔

☆☆☆

## عَلى بَاب/أبْوَابِ.....

بہت قریب ہے، سر پر ہے، سامنے ہے

زمان یا مکان میں قرب دکھانے کے لیے

القطار على أبواب المدينة.

ریل شہر کے دروازے پر ہے یعنی ریل شہر پہنچنے ہی والی ہے/شہر سے بالکل قریب ہے۔

الامتحان على الأبواب.

امتحان سر پر ہیں/سر پر کھڑے ہیں/ بہت قریب ہیں۔

☆☆☆

## عَلَى جَنَاحِ السُّرْعَةِ

بہت تیزی سے

سافرت إلى الهند على جناح السرعة.

میں نے ہندوستان کا سفر بڑی تیزی سے طے کیا۔

☆☆☆

## عَلى حَدِّ تَعْبِيْرِهٖ/قَوْلِهٖ

بقول اس کے، اس کے مطابق

**على حد تعبير أمريكا المسلمون هم الذين قاموا بالهجمات الانتحارية على نيويورک.**

امریکہ کے بقول/ کے مطابق نیویارک پر خودکش حملے مسلمانوں نے ہی کیے تھے۔

☆☆☆

## عَلى رُؤُوْسِ الأَشْهادِ

ڈنکے کی چوٹ پر، کھلم کھلا، سب کے سامنے

**لا تضطرني إلى إهانتک على رؤوس الأشهاد.**

مجھے اس بات پر مجبور مت کرو کہ میں سب کے سامنے تمہاری توہین کروں۔

**تدعم الحكومة الفصائل المتطرفة على رؤوس الأشهاد.**

انتہاپسند جماعتوں کو حکومت کھلم کھلا سپورٹ کر رہی ہے۔

☆☆☆

## عَلَى شَاكِلَتِهٖ

اس کے نقش قدم پر، اس کی طرز پر، اسی کی طرح

**أحمد على شاكلة أستاذه يلتزم بالقوانين .**

احمد اپنے استاذ کے نقش قدم پر ہے قوانین کی پابندی کرتا ہے/ قوانین کی پابندی کرنے میں اپنے استاذ کے نقش قدم پر ہے۔

☆☆☆

## عَلى شَفَا حُفْرَةٍ مِنْهُ

کسی حادثے یا خطرے کے بہت قریب/ دہانے پر ہے، کگار پر ہے

قرآن کریم میں ہے: وَكُنتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا (آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ: اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے (اللہ نے) تمہیں بچالیا۔

**أصبحت الولايات المتحدة على شفا حفرة من الانهيار الاقتصادي بعد أحداث ١١ سبتمبر.**

۱۱ر ستمبر کے حادثے کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اقتصادی زوال کے دہانے پر/ کگار پر ہے۔

☆☆☆

## عَلى طَرَفَي النَّقِيْضِ

بالکل الگ الگ، دو جہتوں/سمتوں میں، دو سروں پر

دو شخصوں کے درمیان زبردست اختلاف دکھانے کے لیے آتا ہے

**أحمد وخالد على طرفي نقيض فيما يتعلق بقضية الانتخابات.**

الیکشن کے معاملے کو لے کر احمد اور خالد دو الگ الگ سمتوں میں ہیں/ احمد اور خالد کی رائے میں زبردست اختلاف ہے۔

☆☆☆

## عَلى طُوْلِ الخَطّ

مسلسل، مستقل، بالاستمرار، برابر، لگاتار

**إن أمريكا تؤيد إسرائيل على طول الخط.**

امریکہ برابر/مسلسل اسرائیل کی تائید کیے جا رہا ہے۔

☆☆☆

## عَلى قَدَمٍ وَسَاقٍ

(۱) جوں کا توں، جیسا تھا ویسا ہی ہے

**مازالت قضية كشمير قائمة على قدم وساق بعد مضى نصف القرن من استقلال الهند.**

ہندوستان کی آزادی کے نصف صدی بعد بھی مسئلہ کشمیر جوں کا توں قائم ہے۔

(۲) پوری توجہ/ محنت/ تندہی/ دلچسپی کے ساتھ

**الاستعدادات للعام الدراسي الجديد تجري على قدم وساق.**

نئے تعلیمی سال کی تیاریاں پوری تندہی اور دلچسپی سے جاری وساری ہیں۔

☆☆☆

## عَلى مَاأظُنُّهُ

میرے خیال سے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں

**تعتبر الهند– على ما أظن– ثاني أكبر دولة في العالم من حيث عدد السكان.**

جہاں تک میرا خیال ہے آبادی کے اعتبار سے ہندوستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے/ دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔

☆☆☆

## عَلى مَرِّالعُصُوْرِ وَالأزْمَانِ

قدیم زمانے سے،تاریخ کے ہر دور میں

**ظلت العلاقات بين مصر والهند قائمة على مرالعصور والأزمان .**

مصراور ہندوستان کے تعلقات قدیم زمانے سے قائم ہیں۔

☆☆☆

## عَلى مَرِّالقُرُوْنِ

دیکھیے :عبر القرون

☆☆☆

## عَلى نِطَاقٍ وَاسِعٍ

بڑے پیمانے پر

**الحروب تنشر الخراب والدّمار على نطاق واسع.**

جنگیں بڑے پیمانے پر تباہی اور بربادی لاتی ہیں۔

☆☆☆

## عَلى وُشْک......

عنقریب،قریب ہے کہ...

**أنا على وشک السفر إلى الخارج.**

میں بیرون ملک کا سفر کرنے ہی والا ہوں/عنقریب کرنے والا ہوں۔

☆☆☆

## عَلی وَجْهِ الأرْضِ

روئے زمین پر

**ليس على وجه الأرض من يحب الابن أكثر من والديه.**

روئے زمین پرکوئی ایسانہیں جواپنے بیٹے کووالدین سے زیادہ چاہتا ہو۔

☆☆☆

## عَلی وَجْهِ الخُصُوْصِ

خاص کر، خاص طور سے، بالخصوص

**أنت على وجه الخصوص ينبغي أن تجيد العربية لأنک متخصص في العلوم الإسلامية.**

چونکہ تم علوم اسلامیہ میں اختصاص رکھتے ہولہٰذا خاص طور سے تمہارے لیےضروری ہے کہ تم عربی زبان میں مہارت حاصل کرو۔

☆☆☆

## عِنْدَ أطْرافِ الأصَابِعِ

نہایت آسان، سہل الحصول، ہتھیلی پر، قریب تر

**الانترنت جعلت العالم عند أطراف الأصابع.**

انٹرنٹ نے دنیا کوایسا کردیا کہ گویا ہم دنیا کو ہتھیلی پر دیکھ رہے ہیں/ انٹرنٹ نے دنیا کے بارے میں معلومات کونہایت سہل الحصول کردیا ہے۔

## غِرَامُ الأفاعي

بظاہر محبت مگر درپردہ نفرت وحسد

**مابين خالد ومحمود كان غرام الأفاعي.**

خالداورمحمود کے درمیان بظاہر محبت ہے مگر درپردہ دونوں ایک دوسرے سے حسد رکھتے ہیں۔

اسی معنی میں اردو کی مثل ہے کہ ''بغل میں چھری منھ میں رام رام''، ایسے آدمی کو''مارآستین'' بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆

## غَلْطَةُ العُمْرِ

زندگی کی سب سے بڑی غلطی، بہت بڑی بھول

**كـان رحيلك عن القاهرة غلطة عمرك، ولا أدري إن كنتَ تستطيع تصحيحها أم لا.**

قاہرہ کو چھوڑنا تمہاری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی، مجھے پتا نہیں تم اس غلطی کا ازالہ کر پاؤ گے یا نہیں۔

☆☆☆

## غَيْضٌ مِنْ فَيْضٍ

مشتے نمونہ از خروارے بہت میں سے تھوڑا، دریا میں سے چلو

**ما تفعله أمريكا بالعالم الإسلامي في شكل العراق ماهو إلا غيض من فيض، و هناك المزيد.**

عراقی جنگ کی شکل میں امریکہ عالم اسلام کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے یہ تو محض ایک چھوٹا سا نمونہ ہے، ابھی اور بہت کچھ باقی ہے۔

# ﴿ف﴾

## فَارِسُ الحِلْبَةِ

مردِ میدان

**كان ميرزا غالب فارس الحلبة في مجال الشعر الأردي.**

مرزا غالب اردو شاعری کے مردِ میدان تھے۔

☆☆☆

## فُرْصَةٌ ذَهَبِيَّةٌ

زریں موقع، سنہری موقع، گولڈن چانس

**وجود أحد من علماء الدين في بلدك يعتبر فرصة ذهبية لك.**

علمائے دین میں سے کسی کا تمہارے شہر میں موجود ہونا تمہارے لیے ایک سنہری موقع ہے۔

☆☆☆

## فُرْصَةُ العُمْرِ

گذشتہ معنی میں ہے

**سفرک إلی بلاد اللغة العربية فرصة عمرک فلا تضعها.**

عرب ممالک کا تمہارا سفر تمہارے لیے ایک گولڈن چانس ہے اس کو ضائع مت کرو۔

☆☆☆

## فَضْلاً عَنْ...

چہ جائے کہ......

**لا أمتلک بيتاً لي فضلاً عن السيارة.**

میرے پاس اپنا گھر نہیں ہے چہ جائے کہ کار ہو۔

فارسی میں کہتے ہیں ''تا بہ...... چہ رسد''، یہ فارسی تعبیر اردو میں بھی استعمال ہوتی ہے مثلاً:

**إنی لا أجيد اللغة الأردية فضلاً عن العربية.**

میں ابھی ڈھنگ سے اردو نہیں جانتا ہوں تا بہ عربی چہ رسد۔

☆☆☆

## فَوْقَ الطَّاقَةِ

طاقت سے باہر، بس سے باہر

**العمل في أكثر من جامعة أمر فوق طاقتي.**

ایک سے زیادہ جامعات میں (بیک وقت) کام کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

☆☆☆

## في إطارِ.....

....کے دائرے میں، ......کے تحت

**عليک أن تدبر أمور حياتک في إطار ما هو متاح لک من الإمكانيات.**

جو مواقع تمہیں میسر ہیں انہیں کے دائرے میں تم اپنی زندگی کے معاملات طے کرو۔

☆☆☆

## في أعْقَابِ.....

اس کے فوراً بعد

**ارتفع سعر البترول في أعقاب حرب الخليج.**

خلیجی جنگ کے فوراً بعد پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔

☆☆☆

## فِي ثَوْبٍ جَدِيْدٍ

نئی آن بان کے ساتھ

**ظهرت الهند بعد الاستقلال في ثوب جديد.**

آزادی کے بعد ہندوستان ایک نئی آن بان کے ساتھ ظاہر ہوا۔

☆☆☆

## فِي جَعْبَتِهٖ

ترکش میں

عموماً یہ تعبیر شر، نقصان، مکر اور فریب کے معاملات کے لیے آتی ہے، مثلاً

**جاء وزير الخارجية الأمريكي إلى المنطقة وفي جعبته أفكار جديدة.** (م ت ۴۱۷)

اپنے ترکش میں بہت سے نئے تیر لے کر امریکی وزیر خارجہ اس علاقے میں آئے۔

**لا يزال في جعبة أمريكا الكثير للعالم الإسلامي.**

ابھی امریکہ کے ترکش میں عالم اسلام کے لیے بہت کچھ ہے، یعنی عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کا بہت سامان ہے۔

☆☆☆

## فِي جُنْحِ اللَّيْلِ

رات کی تاریکی میں، رات کے سائے میں

**تسلل اللصوص إلى البلدة في جنح الليل، واستولوا على كثير من ممتلكات أهلها.**

رات کی تاریکی میں چور شہر میں گھس آئے اور شہر والوں کے بہت سے سامان پر قبضہ کر لیا۔

☆☆☆

## فِي حَدِّ ذَاتِهٖ

اپنے آپ میں، دراصل

**اللغة الأردية في حد ذاتها لغة هندية.**

اردو زبان دراصل ایک ہندوستانی زبان ہے۔

☆☆☆

## فِي خِنْدَقٍ وَاحِدٍ

ایک ہی کشتی کے سوار، ایک ہی مصیبت میں گرفتار

**العالم الإسلامي كله في خندق واحد، ولا سبيل أمامه إلا الاتحاد.**

پورا عالم اسلام ایک ہی کشتی کا سوار ہے، (لہٰذا) اس کے لیے سوائے متحد ہونے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

☆☆☆

## في ذِمَّةِ اللّٰهِ

انتقال کے خبر کی سرخی

**العالم الجليل الشيخ متولي الشعراوي في ذمة الله.**

عظیم عالم دین حضرت شیخ متولی شعراوی انتقال فرما گئے۔

☆☆☆

## في سَلَّةٍ وَاحِدَةٍ

ایک ہی طرح کی، ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے

**المشاكل كلها في سلة واحدة، ولا بد من معالجتها معا.**

تمام مشکلیں ایک ہی کی طرح کی ہیں، ان سب سے ایک ساتھ نبٹنا ضروری ہے۔

☆☆☆

## في عُقْرِ دَارِهٖ

اس کے گھر میں گھس کر

**لقد أهانت أمريكا العالم العربي في عقر دارهٖ بغزوها للعراق.**

امریکا نے عراق پر حملے کے ذریعے عربوں کے گھر میں گھس کر ان کی اہانت کی ہے۔

☆☆☆

## في غَمْضَةِ عَيْنٍ

بہت تیزی سے، پلک جھپکتے، دیکھتے دیکھتے

اَنهار المنزل في غمضة عين.
گھر دیکھتے دیکھتے ڈہ گیا/گر گیا۔

☆☆☆

## فِي قَارَبٍ وَاحِدٍ

ایک ہی کشتی کے سوار، ایک جیسی مصیبت میں گرفتار

**ما يصيب بلداً عربياً يصيب البلاد العربية الأخرى ،فنحن جميعاً في قارب واحد.** (م ت:۴۲۲)

کسی عرب ملک کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا اثر دوسرے عرب ممالک کو بھی ہوتا ہے کیوں کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔

☆☆☆

## فِي لَمْحِ الْبَصَرِ/البَرْقِ

پلک جھپکتے میں

**في لمح البصر هجمتُ على اللص وشللت حركته.**

پلک جھپکتے میں مَیں نے چور پر حملہ کیا اور اس کو بے دست و پا کر دیا۔

قرآن کریم میں ہے: وَمَا اَمْرُنَا اِلا وَاحِدَةٍ كَلَمْحٍ بِالبَصَر (القمر:۵۰)

ترجمہ: اور ہمارا حکم تو یک بارگی واقع ہو جاتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

☆☆☆

## فِيْما أعْتَقِد

جہاں تک میں سمجھتا ہوں

**المدارس الإسلامية الهندية ـفيما أعتقد ـ أخذتْ طريقها إلى الأمام .**

جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہندوستان کے مدارس اسلامیہ بھی اب ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔

☆☆☆

## فِي مَوْقِفٍ لا يُحْسَدُ عَلَيْهِ

برے حالوں میں

**المسلمون الآن في موقف لا يحسدون عليه، خاصة بعد احتلال أفغانستان والعراق.**
مسلمان اِس وقت بہت برے حال میں ہیں خاص کر افغانستان اور عراق پر قبضے کے بعد۔

☆☆☆

## فِي نِهَايَةِ المَطَافِ

آخر کار، انجام کار

**لابد أن ينتصر الحق في نهاية المطاف.**
آخر کار حق ہی کو فتح یاب ہونا ہے۔

☆☆☆

## في هٰذا/بهٰذاالصَدَدِ

اس معاملہ میں، اس مسئلہ میں، اسی سلسلے میں، اس بارے میں

**وفي هذا الصدد أود أن أنبه إلى أن الإسلام ليست له علاقة مع الإرهاب.**
اسی سلسلے میں مَیں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مذہب اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

## قَبْلَ فَواتِ الأوان

دیکھیے: **بَعْد فَوات الأوان**

☆☆☆

## قَلْبُهُ أبْيَض

اس کا دل حقد وحسد سے پاک ہے، پاک باطن ہے

**قلب أحمد أبيض وهو دائماً يحسن إلى الآخرين.**
احمد کا دل صاف ہے/ حقد وحسد سے پاک ہے/ وہ پاک طینت ہے اور ہمیشہ دوسرے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔

☆☆☆

## قَلْبُهُ أسْوَد

بہت گناہ گار، بہت برا آدمی، سیاہ قلب

**هذا الرجل قلبه أسود، وإن كان وجهه لا ينبئ بذلك.**

یہ شخص سیاہ قلب ہے اگرچہ اس کے چہرے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔

☆☆☆

## قَلْبُهُ حَدِيْدٌ

بہت بہادر ہے

**الجندی قلبه حديد، وعلى استعداد دائماً لخوض المعارك.**

سپاہی بہت بہادر ہے اور معرکے میں کودنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

☆☆☆

## قَمِيْصُ عُثْمَانَ

کوئی ایسا وسیلہ یا ذریعہ جو بظاہر اچھا ہو مگر بباطن اس سے مذموم مقاصد مطلوب ہوں

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خون آلود قمیص ہاتھ میں لے کر خطبہ دیا اور لوگوں کو حضرت عثمان کے قصاص کے مطالبے کے لیے آمادہ کیا، جب کہ اس سے در پردہ ان کا مقصد خلافت کا حصول تھا (الکامل: ج۳/ص ۹۸ /۱۰۴، بحوالہ م ت: ۴۴۲) اسی واقعہ سے متاثر ہوکر ''قمیص عثمان'' ایسے وسیلے کے لیے ایک اصطلاح بن گئی جس میں ظاہر کچھ ہو مگر بباطن کچھ اور مقصود ہو۔ (دیکھیے: مقدمہ ص ۶۴)

**الغرب جعل من صدام حسين و نظامه الديكتا توري قيمص عثمان للسيطرة على العراق ومنطقة الخليج العربي.**

مغرب نے صدام حسین اور ان کے ڈکٹیٹرشپ کے نظام کو عراق اور خلیج عربی پر قبضہ کرنے کا بہانہ بنایا۔

☆☆☆

## قَيْدُأنْمُلَةٍ/شَعْرَةٍ

ذرہ برابر، ایک انچ بھی

**لم يتحول عن رأيه قيد أنملة.**

وہ اپنی رائے سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔

☆☆☆

## قُطْبُ الرَّحی

کسی بات کا سب سے اہم پہلو

**مسئلة الإمامة هي قطب الرحى في عقائد الشيعة.**

مسئلہ امامت یہی شیعوں کے عقائد کا سب سے اہم پہلو ہے۔

## كَبْشَةُ فِداء

قربانی کا بکرا، بلی کا بکرا

**صدام حسين هو كبش الفداء الذي تقدم أمريكا إلى العالم لتخفي ما تدبره ضد المسلمين.**

صدام حسین تو دراصل ایک قربانی کا بکرا ہیں جن کو امریکہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے، تاکہ مسلمانوں کے خلاف وہ جو سازش کر رہا ہے اس پر پردہ ڈال سکے۔

☆☆☆

## كِذْبَةٌ بَيْضَاء

مصلحت آمیز جھوٹ، بے ضرر جھوٹ (اردو میں ''سفید جھوٹ'' کا معنی ہے محض جھوٹ)

**أراد الولد أن ينجو من العقاب على الكذب فقال إنها كذبة بيضاء يا أبي.** (م ت:۴۴۸)

لڑکے نے جھوٹ کی سزا سے سے بچنے کے لیے اپنے والد سے کہا کہ ''یہ تو بے ضرر جھوٹ ہے''۔

☆☆☆

## كُلُّ مَنْ هَبَّ وَدَبَّ

ہرا یرا غیرا

**أصبح الدين حرفة من لا حرفة له، يتحدث عنه كل من هبّ ودبّ.**

جس کا کوئی کام نہیں ہے اس نے دین کو پیشہ بنالیا ہے اور دین کے بارے میں ہرا یرا غیرا اپنی رائے پیش کر رہا ہے۔

## لاأَصْلَ لَهُ وَلا فَصْلَ

(۱)اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، بے وزن ہے، بے اصل ہے

**ما تقوله أمريكا عن الإرهاب لدى المسلمين لا أصل له ولا فصل، وهو مجرد افتراء.**

مسلمانوں کی دہشت گردی کے بارے میں امریکہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ محض افترا ہے۔

(۲)عزت وشرافت اور حسب نسب کے اعتبار سے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے

**ترفض العائلات تزويج بناتها بمن لا أصل له ولا فصل** (م ت:۴۵۷)

خاندان ایسے لوگوں کے ساتھ اپنی بیٹیوں کی شادی سے انکار کر دیتے ہیں جن کا کوئی حسب نسب نہ ہو۔

☆☆☆

## لا بَأْسَ بِهِ

(۱)مناسب ہے،ٹھیک ہے(کیفیت کے لیے)

**هذا النوع من القماش لا بأس به.**

یہ کپڑا مناسب ہے۔یعنی اس میں کوئی عیب بھی نہیں ہے اور بہت عمدہ بھی نہیں ہے۔

(۲) اچھا خاصہ(کمیت اور مقدار کے لیے)

**حقق التلميذ ۷۰٪من المجموع ،وهي نسبة لا بأس بها.** (م ت:۴۵۸)

طالب علم نے ۷۰ فی صد نمبر حاصل کیے، یہ اچھا خاصا تناسب ہے۔

## لا طَائِلَ مِنْ وَرَائِهِ

اس کا کوئی فائدہ نہیں

**إن كنتَ غير مقتنع بما أقول فلا طائل من ورائه حتى وإن كنتُ على الحق.**

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اگر تم اس سے مطمئن نہیں ہو تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں، اگرچہ میں حق پر ہی کیوں نہ ہوں۔

☆☆☆

## لا غُبَارَ عَلَيْهِ

بے عیب ہے، بے غبار ہے، ٹھیک ہے

**كلامک في الأوضاع الراهنة لاغبار عليه.**

موجودہ حالات کے بارے میں تمہاری بات درست ہے/ ٹھیک ہے/ بے غبار ہے۔

☆☆☆

## لا في العِيْرِ وَلا في النَفِيْرِ

بے اہمیت، بے وزن، کسی کھاتے میں نہیں، کسی قابل نہیں

**كثير من الناس يدعون البطولة وهم لا في العير ولا في النفير.** (م ت:۴٦١)

بہت سے لوگ اپنی بہادری کی ڈینگیں مارتے ہیں حالانکہ وہ کسی قابل نہیں ہوتے۔

☆☆☆

## لا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الإعْرَاب

بے موقع، بے محل، اس کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے

**وجود الكوبري في هذه المنطقة لا محل له من الإعراب.** (م ت:۴٦٢)

اس علاقے میں اس پُل کا کوئی موقع محل نہیں ہے۔

**إسرائيل جملة لا محل لها من الإعراب بين الدول العربية.**

عرب ممالک کے درمیان اسرائیل کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے۔

☆☆☆

## لا نَاقَةَ لَهُ وَلا جَمَلَ في.....

(فلاں کام میں) اس کا کوئی فائدہ نہیں، کوئی لینا دینا نہیں

**كم من الناس قد مات في الحرب، ولم تكن له فيها ناقة ولا جمل.**

جنگ میں کتنے لوگ مارے گئے حالانکہ جنگ سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

☆☆☆

## لَبَنُ الْعُصْفُوْرِ

عنقا، ہتھیلی پر سرسوں، وہ چیز جس کا حصول ناممکن ہو۔

**آمالک کلبن العصفور لا یمکن تحقیقها.**
تمہاری یہ آرزوئیں ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے مترادف ہیں، جن کا پورا ہونا ممکن نہیں ہے۔

☆☆☆

## لُغَةُ الْجَسَدِ

باڈی لینگویج، ہاؤ بھاؤ

**احتلّت لغة الجسد مکانا بارزاً في الدراسات اللغویة الحدیثة.** (م ت:۴۷۲)
جدید لغوی تحقیقات میں باڈی لینگویج نے بھی ایک نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے۔

☆☆☆

## لَیْسَ لَهُ الْمَدَی

اس کی کوئی حد نہیں

**أمنیاتک في المستقبل لیس لها المدَی.**
مستقبل کے بارے میں تمہاری تمناؤں کی بھی کوئی حد نہیں۔

☆☆☆

## لَیْلُهَا کَنَهَارِهَا

بہت واضح، صاف ستھرا، چمک دار (جس کی رات بھی دن کی طرح ہے)

حدیث پاک میں ہے: **قد ترکتُکم علی البیضاء لیلها کنهارها لا یَزِیْغُ عنها بعدي إلا هالک** (سنن ابن ماجۃ: باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المهدیین)
میں تمہیں بہت واضح/چمک دار شریعت پر چھوڑ رہا ہوں (گویا جس کی رات بھی دن کی مانند ہے) میرے بعد اس سے جو بھی بہکے گا وہ ہلاک (گمراہ) ہوگا۔

## مِائَةٌ وَثَمانُوْنَ دَرَجَة

ایک سو اسی ڈگری

(۱) کوئی شخص اپنے سابقہ موقف سے بالکل مختلف موقف اختیار کرلے

**العقید القذافي تراجع عن موقفهِ حول البرنامج النووي مائة وثمانین درجة.**

کرنل قذافی اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں ایک سو اسی ڈگری پیچھے ہٹ گئے (یعنی بالکل برعکس موقف اختیار کرلیا)

(۲) کسی معاملے میں زبردست اختلاف رائے ہوا

**اختلفت الآراء في هٰذه القضية مائة وثمانين درجة.** (م ت:۴۸۲)

اس مسئلے میں زبردست اختلاف رائے ہوا۔

☆☆☆

## مُتَرَامِيَةُ الأَطْرَافِ

کثیر الجہات، کثیر الحیثیات

**شخصية الإمام الغزالي كانت مترامية الأطراف في العلوم.**

علوم وفنون میں امام غزالی کثیر الجہات شخصیت کے مالک تھے۔

☆☆☆

## مَثْوَاهُ الأَخِيْر

قبر، آخری ٹھکانہ

**التراب هو المثوى الأخير للبشر مهما طال بهم العمر.**

انسان کی عمر خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو آخر کار اس کا آخری ٹھکانہ مٹی ہی ہے۔

☆☆☆

## مَحَطُّ الأَنْظَار

مرکز نگاہ، مرکز توجہ

**صار أحمد محط أنظار الطلاب والأساتذة منذ فاز في المسابقة الدولية لحفظ الحديث.**

جب سے احمد حفظ حدیث کے عالمی مقابلے میں کامیاب ہوا ہے طلبہ اور اساتذہ کا مرکز توجہ بن گیا ہے۔

☆☆☆

## مِخْلَبُ قِطّ

وسیلہ یا ذریعہ جو کسی کو ڈرانے کے لیے استعمال کیا جائے

اردو میں اس کو "ہوّا" کہتے ہیں، مثلاً فلاں چیز کو ہوّا بنا کر پیش کیا۔

**أمريكا تستعمل إسرائيل كمخلب قط ضد العرب.** (م ت:۴۹۱)

امریکہ عربوں کے خلاف اسرائیل کو ہوّا بنا کر پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

## مَسْأَلَةُ حَيَاةٍ أَوْمَوْتٍ

زندگی وموت کا مسئلہ

**قضية فلسطين بمثابة مسألة حياة أو موت بالنسبة لنا جميعاً .**

فلسطین کا معاملہ ہم سب کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

☆☆☆

## مَسْقَطُ الرّأسِ

جائے پیدائش

**يحن الإنسان إلى مسقط رأسهِ دائماً مهما طال به العمر بعيدا عنه.**

انسان ہمیشہ اپنی جائے پیدائش کا اشتیاق رکھتا ہے خواہ اس سے دور وہ کتنی ہی عمر گزار لے۔

☆☆☆

## مَشْدُوْدُالأعْصَابِ

حیران وپریشان، الجھن کا شکار

**لا تناقش مع أحد وأنت مشدود الأعصاب،وإلا تتحول المناقشة إلى مشادة.**

جس وقت تم ذہنی الجھن کا شکار ہو ایسے وقت کسی سے بحث میں مت پڑو، ورنہ بحث سخت کلامی/جھڑپ میں تبدیل ہو جائے گی۔

☆☆☆

## مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأرْضِ

کہیں کا نہیں، نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

**لقد ترك الرَّجُل زوجتَه معلقة بين السماء والأرض، فلا هو طلَّقها، ولا هو عاش معها.**

اس آدمی نے اپنی بیوی کو کہیں کا نہ چھوڑا، نہ طلاق ہی دیتا ہے اور نہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔

☆☆☆

## مُفْتَرَق الطُّرُق

ایسی صورت حال جہاں یہ طے کرنا مشکل ہو کہ کون سا راستہ اختیار کیا جائے، دوراہا

**أصبحت الأمة العربية هذه الأيام في/علی مفترق الطرق،امّا أن تقف مع أمريكا أو مع العراق أو أن تجلس مشاهدة.**

ان دنوں عرب ایک دوراہے پر کھڑے ہیں، وہ امریکا کا ساتھ دیں یا عراق کا، یا پھر محض تماشہ دیکھیں۔

☆☆☆

## مِنَ الآن فَصَاعداً

اس وقت سے، آج کے بعد سے، آئندہ سے

**اعتبر العلاقات بيني وبينک مقطوعة من الآن فصاعداً، فلا تحاول الاتصال بي ثانية.**

سمجھ لو کہ آج سے میرے اور تمہارے درمیان تعلقات منقطع ہیں، اب آئندہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔

☆☆☆

## مِنْ تِلقَاءِ نَفْسِهٖ

(۱) اپنی طرف سے، من گھڑت

قرآن کریم میں ہے: **قُلْ مَایَکُوْنُ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلا مَا یُوْحیٰ اِلَیّ** (یونس:۱۵)

ترجمہ: (اے نبی) آپ کہہ دیں کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے (قرآن کو) اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو فقط اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

(۲) خود بخود، اپنے آپ

**قبل أن أتحدث إليه قام هو من تلقاء نفسه واعتذر إليّ.**

اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ کہتا وہ خود بخود اٹھا اور مجھ سے معذرت کر لی۔

**التقدم لا يحدث من تلقاء نفسه ،بل لابد من بذل جهد في سبيله** (م ت:۵۱۸)

ترقی اپنے آپ نہیں ہو جاتی /مل جاتی، بلکہ اس کی خاطر جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔

☆☆☆

## مِنْ رَأسِهٖ إلَى أخْمَصِ قَدَمَيْهِ

(۱) سر سے پیر تک (گہری نظر سے جائزہ لینا)

**نظر شرطي إلى اللص من رأسه إلى أخمص قدميه.** (م ت:۵۱۹)

پولس مین نے سر سے پیر تک چور کا جائزہ لیا۔

(۲) سراپا، سرتاپا (کسی وصف وغیرہ میں)

**هٰذا الرجل كريم من رأسه إلى أخمص قدميه.**

یہ شخص سراپا/سرتاپا کریم النفس ہے۔

(۳) رونگٹا رونگٹا، بال بال

**تورّط خالد في المشاكل من رأسه إلى أخمص قدميه.**

خالد کا رونگٹا رونگٹا مصیبتوں میں پھنسا ہے/ بال بال مشکلوں میں جکڑا ہوا ہے۔

☆☆☆

## المِنْظَارُ الأسْوَد

منفی نظر، تعصب کی عینک

**لا تنظر إلى الحياة بمنظار أسود (بنظارة سوداء) فالحياه جميلة و تستحق أن نحياها.**

زندگی کو منفی نظر سے مت دیکھو، زندگی خوبصورت ہے اور اس بات کی مستحق ہے کہ اس کا لطف لیا جائے۔

☆☆☆

## مِنْ كُلِّ صَوْبٍ وَحَدْبٍ

دور و نزدیک سے، ہر چہار جانب سے، گوشے گوشے سے

**يأتي المسلمون إلى مكة المكرمة من كل حدب وصوب لزيارة بيت الله الحرام.**

بیت اللہ کی زیارت کے لیے دنیا کے گوشے گوشے سے لوگ مکہ مکرمہ حاضر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

## مُنْذُ نُعُوْمَةِ أظْفَارِهٖ

بچپن سے

**كان خالد ذكياً ومؤدباً منذ نعومة أظفاره.**

خالد بچپن ہی سے ذہین اور باادب تھا۔

☆☆☆

## مِنْ وَراءِ سِتَار

پردے کے پیچھے چھپ کر، پیٹھ پیچھے سے

**تعال نتحدث بشكل مباشر، ودعك من الحديث من وراء ستار.**

آو آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرلیں اور یہ پیٹھ پیچھے باتیں بنانا چھوڑو۔

☆☆☆

## مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ

پیچھے سے (حملہ کرنا) غفلت میں، پیٹھ پیچھے سے

**هذا جاري يمدحني في وجهي و يسئ إليّ من وراء ظهري.**

یہ میرا پڑوسی میرے سامنے میری تعریف کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے میرے ساتھ برائی کرتا ہے۔

## ﴿ن﴾

## نَاطِحَةُ/نَاطِحَاتُ السَّحَابِ

فلک بوس (بہت اونچی عمارت، کئی منزلہ عمارت)

(Sky Scrappers)

**كثرت ناطحات السحاب في شتّى مدن الهند.**

ہندوستان کے مختلف شہروں میں اب فلک بوس عمارتیں کثیر تعداد میں ہوگئی ہیں۔

☆☆☆

## نَصِيْبُ الأسَدِ

وافر حصہ، بڑا حصہ

**حاز خالد نصيب الأسد في علوم الحديث.**

**له نصيب الأسد في علوم الحديث.**

علوم حدیث میں خالد کو وافر حصہ ملا ہے۔

☆☆☆

## نُقْطَةُ التَّحَوُّلِ

Turning Point

**كأن سفري إلى الأزهر الشريف نقطة تحول كبرى في حياتي.**

ازہر شریف کا میرا سفر گویا میری زندگی کا ایک اہم ٹرننگ پوائنٹ ہے۔

☆☆☆

## نُقْطَةٌ في الْبَحْرِ

ایک قطرہ، بہت تھوڑا سا، اونٹ کے منھ میں زیرہ

**كل ما حصله البشر من معرفة هو مجرد نقطة في بحر .**

انسان نے جو کچھ بھی علم و معرفت حاصل کی ہے وہ تو محض ایک قطرہ ہے۔

☆☆☆

## نَوْمُ أَهْلِ الْكَهْفِ

گہری نیند، گھوڑے بیچ کر سونا

**حاولت كثيراً أن أوقظه، ولكنه كان ينام نوم أهل الكهف.**

میں نے اس کو بیدار کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ بہت گہری نیند میں تھا۔

ھ

## هَرْج مَرْج

افراتفری، اضطراب

**عندما أطلقتِ الشرطة الغازات المسبلة للدموع ساد الجمع هرج ومرج، و تفرق الناس بعدها.**

جب پولس نے آنسو گیس کے گولے چھوڑے تو بھیڑ میں افراتفری مچ گئی اور اس کے بعد مجمع منتشر ہو گیا۔

☆☆☆

## هَمْزَةُ وَصْلٍ

دو لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا آدمی

**الرجل الصالح يكون همزة وصل بين المتخاصمين.**

نیک آدمی دولڑائی کرنے والوں کے درمیان ہمزہ وصل کا کردار ادا کرتا ہے/صلح کرواتا ہے۔

## وَاسِعُ الأُفُق

وسیع النظر، بلند نظر، کشادہ قلب

**إن محمودا واسع الأفق، ولكن مع ذلك يضيق صدره بما يقوله الآخرون أحيانا.**

یوں تو محمود وسیع النظر ہے مگر کبھی کبھی وہ دوسروں کی باتوں پر تنگ دل ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

## وَاسِعُ الصَّدْرِ

کشادہ قلب

**كن واسع الصدر حتى يحبك الناس.**

کشادہ قلب بنو تا کہ لوگ تم سے محبت کریں۔

☆☆☆

## وَجْهاً لِوَجْهٍ

آمنے سامنے، منہ در منہ

**فلما تحدثتُ إليه وجهاً لوجهٍ لم يستطع أن ينكر ماقال في حقي، واعترف بخطئه.**

جب میں نے اس سے آمنے سامنے بات کی تو وہ میرے بارے میں کہی ہوئی باتوں سے انکار نہیں کر سکا اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔

☆☆☆

## وَجْهَانِ لِعُمْلَةٍ وَاحِدَةٍ

ایک ہی سکہ کے دو رخ، ان دونوں میں کوئی فرق نہیں

**الإسلام والحب وجهان لعملة واحدة.**

دین اسلام اور محبت یہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ (یعنی یہ جدا نہیں ہو سکتے، جہاں اسلام ہوگا وہاں محبت بھی ہوگی)

☆☆☆

## وِسَامٌ عَلى صَدْرٍ......

(فلاں کے لیے) قابلِ فخر

**خدمة للغة العربية وسام على صدري سأفخر به طالما بقيتُ حياً.**

عربی زبان وادب کی خدمت میرے لیے قابلِ فخر ہے، جب تک زندگی ہے اس پر فخر کرتا رہوں گا۔

☆☆☆

## وَصْمَةُ عَارٍ

(فلاں کے لیے) باعث شرمندگی، باعث عار، بدنما داغ

**مافعله بعض المتطرفين الهندوس بهدمهم المسجد البابري عام ١٩٩١م يعد وصمة عار في جبين الهند.**

بعض انتہا پسند ہندوؤں نے ۱۹۹۱ء میں بابری مسجد کے انہدام کی صورت میں جو کچھ کیا وہ ہندوستان کی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے/ ہندوستان کے لیے باعث شرم وعار ہے۔

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لانبى بعده

**أما بعد،**

فهذا كتاب جديد فى نوعه، فريد فى موضوعه، جمع بين دفتيه قدراً كبيراً من ''**العبارات الاصطلاحية**'' العربية مترجمة إلى اللغة الأردية بما يقابلها من ''**محاورات**'' أحياناً، وبما يشرحها من الألفاظ أحياناً أخرى، و هذه ''**العبارات الاصطلاحية**'' العربية مشمولة بجمل عربية تطبيقية تبين كيفية استخدامها، والمعنى الذى يمكن أن تؤديه، وهو كما ترى كتاب على قدر كبير من الأهمية، وخاصة لدارسي اللغة العربية من غير أهلها، وربما لم يفطن أحد من قبل إلى فكرة هذا الكتاب، وإن كانت بعض مادته متفرقة في بعض الكتب والبحوث، لكن إخراجها في كتاب، وبهذا الشكل المنهجي المنظم، هو بالتأكيد مما يحمد لمؤلف الكتاب.

و ''**العبارات الاصطلاحية**'' أداة هامة وخطيرة من أدوات التعبير في أية لغة من اللغات، وتكمن أهميتها في أننا نستطيع من خلالها أن نضفي على مانقول قوة وجمالاً، وأن نستغني عن كثير من التطويل والإطناب الذي يصيب المستمع أو القارئ بالملل، ولكن بشرط أن نحسن استخدامها، وأن نتجنب التكلف في إيرادها. أما خطورتها فتكمن في أن ''**التعبيرات الاصطلاحية**'' تحتمل معنيين؛ المعنى الحقيقي أو القريب، وهو المعنى الذي يكسو ألفاظ ''**التعبير الاصطلاحي**'' من الخارج، ويستطيع فهمه من لديه إلمام بسيط باللغة، ولكن هذا المعنى غير مقصود في ''**التعبير**''،

والمعنى المجازي أو البعيد، وهو المعنى الذى يكمن في داخل "**التعبير الاصطلاحي**" ككل، وهو المقصود في التعبير، ويفهمه أهل اللغة بما يسمى بالحس اللغوي، بينما لا يفهمه من غير أهل اللغة إلاّ من درسها جيداً، ومارسها بين أهلها ردحاً من الزمن، ويربط بين المعنى الحقيقي أو القريب من جانب، والمعنى المجازي أو البعيد "**للتعبير الاصطلاحي**" من جانب آخر خيط دقيق يخلق قدراً من التشارك، وهنا مكمن الخطورة في استخدام "**التعبيرات الاصطلاحية**"، فالخطأ في استخدامها قد يقلب المعنى رأساً على عقب، ويعود بالضعف على الأسلوب التعبيري الذي أردنا له أن يكون قوياً بـ "**التعبير الاصطلاحي**" الذي أوردناه.

ومن هنا نستطيع أن ندرک مدى أهمية هذا العمل الذي بين أيدينا، سواء على مستوى أهل الأردية الذين يدرسون العربية، أوحتى على مستوى أهل العربية الذين يدرسون الأردية أيضاً، كما نستطيع أن ندرک مدى الجهد الذي بذله المؤلف الأخ/ **أسيد الحق محمد عاصم القادری** في جمع هذا الجزء الطيب من "**التعبيرات الاصطلاحية**" العربية وترتيبه و تنظيمه وترجمته و شرحه وإيراد أمثلة تطبيقية عليه، ولهذا أسعدني كثيراً أن يطلب مني المؤلف أن أقوم بمراجعة الكتاب والتقديم له نظراً لأهمية الموضوع من جانب، ولحاجة دارسي العربية من غير أهلها إليه من جانب آخر، وأدعوالله أن يكون هذا العمل مفيداً بقدر ما بذل فيه من جهد.

هذا وقد أسعدني التعرف إلى مؤلف الكتاب الأخ/ **أسيد الحق محمد عاصم القادری الهندی** الذي ينتمي إلى مدينة "**بدايون**" من إقليم "**أتربرديش**"، وهي المدينة التي أنجبت كثيرين من كبار العلماء والشعراء والأدباء الذين يفخر بهم مسلمو شبه القارة الهندو باكستانية، ونتوقع – إن شاء اللّٰه – أن ينضم الأخ/**أسيد الحق محمد عاصم القادری** إلى صفوف هؤلاء العلماء، خاصة وأنه تخرج في قسم التفسير من كلية أصول الدين

بجامعة الأزهر الشريف، وحصل على ''**إجازة الإفتاء**'' من ''**دار الإفتاء المصرية**'' بعد دراسة تخصصية متعمقة على مدار عام كامل، وربما كان **أسيد الحق** من بين شعراء ''**بدايون**'' المرموقين أيضاً، إذ نما إلى علمي أنه يكتب الشعر، وينتمي إلى إقليم ربما كانت اللغة الأردية فيه بمثابة اللغة الأم لأهله، وهو إقليم ''**أترپرديش**'' سابق الذكر. وإن كنت لم أقرأ للأخ **أسيد الحق** شيئاً من إبداعه الشعري، فإن ذلك يعود إلى حداثة تعرفنا إلى بعضنا البعض من خلال صديقنا العزيز الأخ/ **حافظ محمد منير الباكستاني**، والذي حصل مؤخراً على درجة ''**الماجستير**'' من معهد البحوث والدراسات العربية بجامعة الدول العربية بالقاهرة.

وآخيراً لمؤلف الكتاب تمنيات طيبة، وللمسلمين في الهند التحية.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

د/إبراهيم محمد إبراهيم

رئيس قسم اللغة الأردية

كلية الدراسات الإنسانية

جامعة الأزهر – فرع البنات

القاهرة – مصر

يوليو ٢٠٠٢م

بسم الله الرحمن الرحيم

الـحـمد للّٰه رب العالمين حمدا دائما طيبا مباركا فيه ملء السموات وملء الأرض وما بينهما كما ينبغي لجلال وجهه وعظيم سلطانه، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه ومن والاه.

وبعد:

فإن هذا الكتاب الذي بين أيدينا كتاب مهم ومفيد، حيث جمع مؤلفه فيه قدراً كبيراً من العبارات الإصطلاحية العربية، وترجمها إلى اللغة الأردية دون كلل وملل، فأتى بالجواهر الثمينة المفيدة، وبذل كثيراً من الجهد في جمع هذه التعبيرات الإصطلاحية وترتيبها وفهمها ثم ترجمتها ونقلها إلى اللغة الأردية مع ما في الترجمة من مشاق ومتاعب.

والحق فإن مؤلف الكتاب الأخ/ أسيد الحق محمد عاصم القادرى قد جلس أمامي في دار الإفتاء ليتعلم دروسا في اللغة العربية تكون عونه وسنده في فهم القرآن الكريم وقد استفاد من كثير مما كنت أتناوله بالشرح والتفسير لمسائل النحو والصرف واللغة والإنشاء ولا شك أن في ذلك عظيم الفائدة لكل من يدرس العلوم الإسلامية ويدرسها.

ومن خلال تعاملي مع الأخ أسيد الحق رأيت فيه إقبالا عظيما على العلم النافع الجيد وهذا شأن أمثاله ممن يتعلمون علوم التفسير والحديث والفقه رغبة في اكتمال أدواتهم وسعة إطلاعهم وقلة أخطائهم.

أدعـو الله تعالى للأخ الكريم / أسيد الحق أن يكون كتابه هذا خطوة على الطريق، وأن ينتفع به وبعلمه في كل مكان و زمان.

مع خالص أمنياتي الطيبة، ودعواتي الصادقة.

عصام عيد فهمي أبو غريبة

أستاذ بقسم النحو والصرف والعروض

بكلية دار العلوم جامعة القاهره

٢٨/٧/٢٠٠٤م

# مصنف ایک نظر میں

نام: اسید الحق محمد عاصم قادری عثمانی

پیدائش: مولوی محلّہ بدایوں (یوپی)، ۲۳؍ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ/ ۶؍مئی ۱۹۷۵ء

والد گرامی: حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری

جد محترم: حضرت مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی ابن تاج الفحول مولانا عبدالقادر قادری بدایونی ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی

تعلیم:
(۱) حفظ قرآن
(۲) فاضل درس نظامی
(۳) الاجازۃ العالیۃ، شعبۂ تفسیر و علوم قرآن، جامعۃ الازہر الشریف مصر
(۴) تخصص فی الافتاء، دار الافتاء المصریۃ قاہرہ مصر
(۵) ایم۔اے۔ علوم اسلامیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

مشغلہ: تدریس، تبلیغ، تحقیق، تصنیف

خادم التدریس مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں

ڈائرکٹر الازھر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز بدایوں

## قلمی خدمات

تقریباً پچاس سے زیادہ مقالات و مضامین ہندو پاک کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں:

## تصانیف

(۱) حدیث افتراق امت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں (مطبوعہ)
(۲) قرآن کریم کی سائنسی تفسیر ایک تنقیدی مطالعہ (مطبوعہ)
(۳) احادیث قدسیہ: اردو، ہندی، انگلش، گجراتی (مطبوعہ)
(۴) اسلام، جہاد اور دہشت گردی
(۵) اسلام اور خدمت خلق

(۶) عربی محاورات (مطبوعہ)
(۷) تحقیق وتفہیم: مجموعۂ مقالات (مطبوعہ)
(۸) خامہ تلاشی: تنقیدی مضامین (مطبوعہ)
(۹) اسلام ایک تعارف: (مطبوعہ) انگلش، ہندی، مراٹھی
(۱۰) خیرآبادیات (مطبوعہ)

## ترتیب وتقدیم

(۱۱) تذکرۂ ماجد (مطبوعہ)
(۱۲) خطبات صدارت: مولانا مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی (مطبوعہ)
(۱۳) مثنوی غوثیہ: مولانا مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی (مطبوعہ)
(۱۴) علوم حدیث (مطبوعہ)
(۱۵) مولانا فیض احمد بدایونی: پروفیسر محمد ایوب قادری (مطبوعہ)
(۱۶) ملت اسلامیہ کا ماضی، حال، مستقبل: مولانا حکیم عبدالقیوم قادری بدایونی (مطبوعہ)
(۱۷) نگارشات محبّ احمد: مولانا محبّ احمد قادری بدایونی (مطبوعہ)
(۱۸) باقیات ہادی: مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی (مطبوعہ)
(۱۹) احوال ومقامات: مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی (مطبوعہ)
(۲۰) مولود منظوم مع انتخاب نعت ومناقب: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)
(۲۱) مفتی لطف بدایونی شخصیت اور شاعری (مطبوعہ)

## ترجمہ، تخریج، تحقیق (عربی سے)

(۲۲) مناصحة فی تحقیق مسائل المصافحة مولانا عبدالقادر بدایونی (مطبوعہ)
(۲۳) الکلام السدید فی تحریر الاسانید مولانا عبدالقادر بدایونی (مطبوعہ)

## ترجمہ، تخریج، تحقیق (فارسی سے)

(۲۴) احقاق حق: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)

(۲۵) اکمال فی بحث شد الرحال: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)

(۲۶) حرز معظم: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)

(۲۷) اختلافی مسائل پر تاریخی فتویٰ: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)

(۲۸) مکاتیب فضل رسول: مولانا فضل رسول بدایونی

(۲۹) رد روافض: مولانا عبد القادر بدایونی (مطبوعہ)

(۳۰) تحفۂ فیض: مولانا عبد القادر بدایونی

## تسہیل و تخریج

(۳۱) عقیدۂ شفاعت: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ) اردو، ہندی، گجراتی

(۳۲) طوالع الانوار (تذکرۂ فضل رسول): مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی (مطبوعہ)

(۳۳) فصل الخطاب: مولانا فضل رسول بدایونی (مطبوعہ)

☆☆☆

## مطبوعات تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | **احقاق حق** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۲ | **عقیدۂ شفاعت** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۳ | **اختلافی مسائل پر تاریخی فتویٰ** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۴ | **اکمال فی بحث شد الرحال** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۵ | **فصل الخطاب** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۶ | **حرزمعظم** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۷ | **مولود منظوم مع انتخاب نعت ومناقب** | مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی |
| ۸ | **عظمت غوث اعظم** | علامہ محبّ احمد قادری بدایونی |
| ۹ | **سنت مصافحه** | تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی |
| ۱۰ | **الکلام السدید** | تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی |
| ۱۱ | **رد روافض** | تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی |
| ۱۲ | **تذکرۂ فضل رسول** | مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی |
| ۱۳ | **مردے سنتے ہیں؟** | مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی |
| ۱۴ | **مضامین شہید** | مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی |
| ۱۵ | **ملت اسلامیه کا ماضی حال مستقبل** | مولانا عبدالقیوم شہید قادری بدایونی |
| ۱۶ | **عرس کی شرعی حیثیت** | مولانا عبدالماجد قادری بدایونی |
| ۱۷ | **فلاح دارین** | مولانا عبدالماجد قادری بدایونی |
| ۱۸ | **خطبات صدارت** | عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی |
| ۱۹ | **مثنوی غوثیه** | عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی |
| ۲۰ | **عقائد اهل سنت** | مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی |
| ۲۱ | **دعوت عمل** | مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی |
| ۲۲ | **نگارشات محب احمد** | علامہ محبّ احمد قادری بدایونی |
| ۲۳ | **تحقیق وتفهیم** (مجموعۂ مضامین) | مولانا اسید الحق قادری بدایونی |
| ۲۴ | **شارحة الصدور** | مفتی حبیب الرحمٰن قادری بدایونی |
| ۲۵ | **الدرر السنیة** ترجمہ از : | مفتی حبیب الرحمٰن قادری بدایونی |

| | |
|---|---|
| ۲۶ **احکام قبور** | مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی |
| ۲۷ **ریاض القرأت** | مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی |
| ۲۸ **تذکار محبوب** (تذکرۂ عاشق الرسول) | مولانا عبدالرحیم قادری بدایونی |
| ۲۹ **مختصر سیرت خیرالبشر** | مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی |
| ۳۰ **احوال ومقامات** | مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی |
| ۳۱ **خمیازۂ حیات** (مجموعۂ کلام) | مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی |
| ۳۲ **باقیات ہادی** | مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی |
| ۳۳ **مدینے میں** (مجموعۂ کلام) | حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری بدایونی |
| ۳۴ **مفتی لطف بدایونی:** شخصیت اور شاعری | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۳۵ **قرآن کریم کی سائنسی تفسیر** | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۳۶ خیرآبادی سلسلہ علم وفضل کے احوال وآثار **خیرآبادیات** | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۳۷ **حدیث افتراق امت** تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۳۸ **احادیث قدسیہ** | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۳۹ **تذکرۂ ماجد** | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۴۰ **خامہ تلاشی** (تنقیدی مضامین) | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۴۱ **فلاح دارین** (ہندی) | مولانا عبدالماجد قادری بدایونی |
| ۴۲ **دعوتِ عمل** (ہندی) | مولانا عبدالحامد قادری بدایونی |
| ۴۳ **عقائد اہل سنت** (ہندی) | مولانا عبدالحامد قادری بدایونی |
| ۴۴ **معراجِ تخیل** (ہندی) | حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری بدایونی |
| ۴۵ **اسلام : ایک تعارف** (ہندی، مراٹھی) | مولانا اسیدالحق قادری بدایونی |
| ۴۶ **پیغمبرِ اسلام کا مہان ویکتتو** (ہندی) | محمد تنویر خان قادری بدایونی |
| ۴۷ **احادیث قدسیہ** (ہندی) | مولانا اسیدالحق قادری |
| ۴۸ **Understanding Islam** | Maulana Usaid ul Haq Qadri |
| ۴۹ **Call to Action** | Maulana Abdul hamed qadri |
| ۵۰ **100,Hadith Qudsi** | Maulana Usaid ul Haq Qadri |